لن اللہ تعالیٰ کا عربی زبان میں ہے ہندوستانیوں کو اس کا سمجھنا بہت مشکل ہے اس واسطے اس
بندۂ عاجز عبد القادر کے خیال میں آیا کہ جس طرح ہمارے بابا صاحب بہشتی بڑے
حضرت شیخ ولی اللہ عبد الرحیم کے بیٹے سب حدیثیں جاننے والے ہندوستان کے
رہنے والے نے فارسی زبان میں قرآن کے معنی آسان کرکے لکھے ہیں اسی طرح عاجز نے
ہندی زبان میں قرآن شریف کے معنی لکھے الحمد للہ کہ سنہ ۱۲۰۵ میں یہ میسر ہوئی اب یہاں
حاصل ہوئی اب کئی باتیں معلوم کیا چاہیے. پہلی یہ کہ اس جگہ معنی ہر لفظ کے جدا جدا ضرور نہیں
کس واسطے کہ محاورہ ہندی زبان کا اور عربی زبان کا بہت موافق نہیں اگر جس طرح قرآن میں لفظ
ہیں اسی طرح جدا جدا لفظوں کے معنی لکھے تو ہرگز کسی کی سمجھ میں نہ آویں اس واسطے ایضاً
لکھ کر معنی لکھے ہیں اور دوسری یہ کہ یہ جو ہندی معنی آسان ہیں ہر ایک سے پڑھے جاتے
ہیں پر اسے بھی استادی سند چاہیے جو معنی قرآن کے بغیر سند کے اعتبار نہیں رکھتے
اور تیسرے قرآن اگلی اور پچھلی آیتوں کے معنوں کو اور بات کا کٹ جانا بغیر استاد کے معلوم
نہیں ہوتا جو قرآن شریف عرب کی زبان میں ہے وہاں کے لوگوں کو اپنی اپنی زبان کا محاورہ
معلوم ہے استاد کے محتاج نہیں اور بہت بڑے معانی اور خوبیاں قرآن شریف کی
جو بڑے عالم اور اللہ صاحب کے لوگ سمجھتے ہیں اس میں نہیں لکھیں یہ ہندی زبان میں کم
سمجھنے والوں کے واسطے آسان کرکے بیان کئے ہیں پر تب بھی بغیر استاد سمجھا جاوے گا
اور کتنی چیزیں ہندی زبان میں لکھتے ہیں جو فارسی میں نہیں ہیں اس سبب فارسی خوان
اول الکتا ہے جب ایک جزو سمجھ کر پڑھے تو واقف ہو جاوے اور اس کتاب کا نام
موضح قرآن ہے یہی اس کی صفت ہے اور یہی اس کی تاریخ ہے الٰہی تو صاحب اور
مالک ہے میرا اور سب کا تیرا ہی فضل ہے مجھ پر اور سب پر اور تو ہی قبول کر اپنے کرم سے
اور بخشنے والے مہربان اور بڑے بادشاہوں کے بادشاہ یا ذوالجلال والاکرام



تفسیر موضح القرآن منزل اول

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

پناہ پکڑتا ہوں اور حمایت ڈھونڈھتا ہوں خدا تعالیٰ کی بہکانے اور پھسلانے شیطان کے سے جو شیطان
کہ رحمت سے خدا تعالیٰ کی نکالا ہوا ہے اور دور کیا ہوا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک سے

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ سَبْعُ اٰیَاتٍ

شروع اس کتاب کا اللہ صاحب کے نام سے ہے جو اللہ صاحب بہت مہربان مہربانی کرنیوالا ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ سب تعریفیں اور بڑائیاں خاصی سے خاصی اور ستھری سے ستھری
اول سے آخر تلک جو ہوئی ہیں اور ہونگی تمام خدا تعالیٰ ہی کو لائق ہیں جو پیدا کرنے والا اور پالنے والا
سب طرح کی ساری خلقت کا ہے جو اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ بہت مہربان نہایت مہربانی کرنیوالا
ہے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ بادشاہ ہے مختار انصاف کے دن کا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ ۝ تیری ہی بندگی کرتے ہیں ہم دل اور جان سے سب کو چھوڑ کر اور تجھی سے مدد چاہتے
ہیں ہم سب سے منہ موڑ کر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ چلا ہمکو اور بتا اور سمجھا ہمکو سیدھی راہ
ہر بات اور ہر کام میں جس راہ سے تو خوش ہو صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ ۝ راہ اُن
لوگوں کی سمجھا ہمکو جنپر فضل اور رحم کیا ہے تو نے اُن پر غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

نہ اُن لوگون کی راہ بتا جن پر غصہ ہوا تو اور نہ بہکے ہوئے گمراہون کی راہ دکھا جنکو آمین یعنی
الٰہی ایسا ہی ہو جو اچھے لوگون کی راہ چلنے کی توفیق ملے ہمکو اور بُرے لوگون کی راہ نہ چلین ہم
فائدہ جن پر تو نے فضل کیا اُن سے چار فرقے مراد ہین نبیین و صدیقین و شہداء و صالحین
اور جن پر غصہ ہوا اُن سے یہود اور گمراہون سے نصاریٰ مراد ہین ۔ یہ سورہ خدا تعالیٰ نے اپنے
بندون کی زبان سے بہیجا اور سکھایا اپنے بندون کو جو اس طرح کہا کرین ۔

ایاتھا ۲۸۶ رکوعاتھا ۴۰
کلماتھا ۶۱۲۱ حروفھا ۲۵۵۰۰

جزو ۱

ماتا بان ویسبعون اٰیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	سورۃ البقرۃ مدنیۃ وھی

الٓمّٓ یہ حرف جدا جدا بھید ہے قرآن شریف کا اللہ صاحب اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
درمیان ہر کوئی اس بھید سے واقف نہین ہے پر بعضے عالمون نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یعنی
مین خدا تعالیٰ خوب جانتا ہون کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ یہ کتاب یعنی قرآن جس کا
توریت اور انجیل مین بھیجنے کا وعدہ کیا تھا یہ وہی ہے کچھ شک اور شبہ اس مین نہین اور یہ کتاب
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ۙ —— راہ بتادی اور سمجھا دی ہے پرہیزگارون کو جو بُرے کام کرنے سے
ڈرتے ہین سو پرہیزگار وہ لوگ ہین جو ایمان لاتے ہین یعنی یقین لاتے ہین بغیر دیکھے ان باتون پر
کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہین کسی کام مین اور قیامت کا دن مقرر آویگا اور پیغمبر بیشک اُسی کے
بھیجے ہوئے ہین اور قائم رکھتے ہین نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر ادا کرتے ہین اور جو ہمنے روزی دی ہے
اُن کو اُس مین سے کچھ بانٹ دیتے ہین محتاجون کو وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۙ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اُس پر
جو تیری طرف بھیجا ہے ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعنی قرآن پر یقین لائے ہین اور اُس پر
جو تجھ سے پہلے بھیجا ہے یعنی توریت اور انجیل پر بھی یقین لائے ہین اور قیامت کے دن کو بھی
سچ جانتے ہین یہی لوگ یقین لانے والے ہین اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہ لوگ جنکا بیان کیا وہی سیدھی راہ پر ہین اپنے پروردگار کے فضل سے اور اُسکی
توفیق سے اور وہی لوگ چھٹکارا پانے والے ہین عذاب سے اور مطلب کو پہنچنے والے ہین یہ آیت
مومنون کے حق مین تھی اب آگے کی آیت کافرون کے حق مین فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے

ف شیطان آسیب جادو گرکو گھر سے دور کرتی ہے جس گھر مین ان چیزون کا خلل ہو وہان گھر والون میں کوئی شخص ایکبار اسکو روزانہ پڑھ لیا کرے پھر اس گھر

یعنی جنہوں نے خدا اور رسول کو نہ مانا اور قیامت کے دن کو سچ نہ جانا اُن کو برابر ہے جو تو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراوے اُن کو یا نہ ڈراوے اُن کو وہ یقین نہیں لانے کے کسو واسطے کہ
خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰۤی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۠
مہر کر دی ہے خدا تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر جو حق بات نہیں سمجھتے اور اُن کے کانوں پر مہر ہے جو سچی بات
نہیں سنتے اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے جو راہ حق نہیں دیکھتے اور واسطے اُن لوگوں کے بڑا
عذاب ہے اب کافروں کے ذکر کے پیچھے منافقوں کے حق میں تیرہ آیتیں اتری ہیں وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۘ اور بعضے لوگ ایسے
وہ ہیں جو کہتے ہیں زبان سے کہ ہم ایمان لائے ہیں خدا تعالیٰ پر یعنی خدا تعالیٰ کو ایک اور بغیر شریک
جانتے ہیں اور قیامت کے دن کو سچ جانتے ہیں اور وہ در اصل دل سے ایمان نہیں لائے بلکہ وہ
یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ؕ
دغابازی اور فریب کرتے ہیں خدا تعالیٰ سے اور اُن لوگوں سے فریب کرتے ہیں
جو ایمان لائے ہیں اور در اصل وہ کسو کو دغا نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو اور نہیں سمجھتے کہ ہم آپ
دغا اپنے تئیں دیتے ہیں فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌۢ ۙ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝ اُن کے دلوں میں بیماری ہے پھر بڑھائی خدا تعالیٰ نے بیماری اُن کے
دلوں میں یعنی جوں جوں قرآن شریف اترتا ہے توں توں حسد اُن کے دل میں زیادہ ہوتا ہے اور
اُن کے واسطے عذاب دکھ دینے والا تیار ہے یہ عذاب اس سبب ہوگا جو مسلمانوں کو جھوٹا
کہتے ہیں آپس میں اور مسلمانوں کے روبرو کہتے تھے کہ ہم تم جیسے مسلمان ہیں وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ
لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ اور جب کہتے تھے مسلمان منافقوں کو کہ
خرابی اور ہنگامہ مت اٹھاؤ ملک میں گناہوں سے اور مکروں سے تو کہتے کہ ہم تو اچھے کام کرتے
ہیں کہ تمہارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَاۤ اِنَّهُمْ
هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝ جانو اے مسلمانو کہ مقرر منافق ہے خرابی کرنے والے ہیں
اور نہیں سمجھتے اپنے تئیں خرابی کرنے والے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا
اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ جب کہتے ہیں منافقوں کو
کہ ایمان لاؤ صدق دل سے جیسے کہ ایمان لائے ہیں اور مسلمان تو کہتے ہیں آپس میں کیا ہم ایمان لاویں
اس طرح جیسے کہ ایمان لائے ہیں احمق بیوقوف اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جانو اے مسلمانو کہ وہی

بیوقوف احمق ہین اور نہین جانتے اپنے تئین احمق اور منافق وہ لوگ ہین وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝
اور جب ملین وہ مسلمانون سے تو کہین کہ ہم ایمان لائے ہین جیسے کہ تم لائے ہو اور جب اکیلے
جاوین اپنے شیطانون شریرون کے پاس یعنی جب اپنے یارون سے ملین تو کہین ہم تمہارے ساتھ
ہین دین مین ہم تو مقرر ہنسی اور مزاح کرتے ہین ان سے جو کہتے ہین کہ ایمان لائے ہین سو خدا تعالی
فرماتا ہے کہ وہ غلط سمجھے ہین بلکہ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ
یَعْمَهُوْنَ ۝ خدا تعالی ہنسی کا بدلا اور سزا دینے والا ہے ان کو اور ڈھیل چھوڑتا ہے ان کو
تکبری اور گمراہی مین حیران بہکے ہوئے یعنی جب تک ان کے عذاب کا وقت آوے تب تک ڈھیل ہے
جو اپنے غرور مین خراب رہین اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی ۪ فَمَا رَبِحَتْ
تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ۝ وہ لوگ جنکا بیان کیا وہی ہین جنھون نے گمراہی مول لی راہ کے
بدلے یعنی ایمان دے کر کفر لیا سو فائدہ نکیا ان کی سوداگری نے ان کو اور نہ وہ لوگ راہ
پانے والے ہین عذاب سے چھوٹنے کے مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ
اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ ۝
مثل منافقون کی اس شخص کی سی ہے جو بدلی کی اندھیری رات کو جنگل مین آگ سلگا دے
رستہ دیکھنے کو پھر جب کہ وہ آگ اجیالا کرے آس پاس کا تو لیجا وے خدا تعالی ان کی
روشنی کو اور چھوڑ دے ان کو اندھیرے مین بدلی کی رات مین جو نہ دیکھین آس پاس اپنا یعنی
کچھ نظر نہ آوے ان کو وہ منافق صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ بہرے ہین
جو سچ بات نہین سنتے گونگے ہین جو سچ بات نہین کہتے اندھے ہین جو سچ نہین سوجھتا انہین
پھر یہ ان باتون سے نہین پھرنے کے یعنی اپنی خو نفاق کی نہین چھوڑنے کے منافقون کی مثل
ہے جو اندھیری رات مین گمراہی کی مسلمانون کے ڈر سے جو قتل نکر ڈالین کلمہ شہادت کی آگ سے
روشنی کی جو قتل سے بچے پر مرنے بعد ان کے کلمہ کے روشنی جاتی رہتی ہے اندھیری مین خراب
رہین گے اور پچھتاوین گے اور عذاب مین پڑین گے اب دوسری مثل منافقون کی فرماتا ہے
اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ
اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ۝ مثل ان کی ایسی ہے کہ جیسی
زور کا مینھ پڑتا ہو آسمان سے اس مین اندھیری ہو اور گرجنا ہو اور بجلی ہو سننے والے انگلیان

اپنے کانوں میں ڈالتے ہیں بجلی کی کڑک کے وقت موت کے ڈر سے اور خدا تعالیٰ گھیرنے والا ہے
کافروں کو یعنی اُن کے کام سب جانتا ہے اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے سب کا بدلہ دیوے گا
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ
قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
نزدیک ہے کہ بجلی کی چمک لیجاوے اُن کی آنکھوں کی روشنی جس وقت کہ چمکتی ہے بجلی اُن کے واسطے تو
چلتے ہیں کئی قدم اس کی روشنی میں اور جب اندھیرا ہوتا ہے اُن پر بجلی کے جاتے رہنے سے تو
کھڑے ہو رہتے ہیں حیران اور اگر چاہے خدا تعالیٰ البتہ لیجاوے اُن کے کان گرج کی
آواز سے اور آنکھیں اُن کی لیجاوے بجلی کی چمک سے تو بہرے اور اندھے ہو جاتے
بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے ان آیتوں میں منافقوں کی مثل اُن لوگوں
کی سی مثال بیان کی ہے جو اندھیری رات کو جنگل میں مینہ اور بجلی اور گرج گھیرلی
اور وہ لوگ گرج کی آواز سے انگلیاں کانوں میں دیتے ہیں اور اندھیری میں راہ نظر نہ آوے اور
بجلی چمکی تو کئی قدم راہ چلیں پھر جب جاتی رہی بجلی تو حیران ہو کر کھڑے رہیں یہ مثال مینہ سے
دین اسلام کو دی ہے جیسے کہ مینہ سے کھیت ہرے اور تازے ہوتے ہیں ایسے دین
اسلام سے جان تازی اور خوش ہوتی ہے اور ہمیشہ کی زندگی پاتی ہے جان ایمان سے اور
اندھیری رات اور بدلی کی مثال محنت اور دُکھ دین میں کے جیسے اے عزیزو دین کافروں سے
لڑنا خدا تعالیٰ کی راہ میں اور گرج کی مثال مارا جانا لڑائی میں اور زر خرچ کرنا اور بجلی سے
مثال جو لوٹ کا مال ہاتھ آتا اور فتح ہوتی مسلمانوں کی منافق جو ظاہر میں مسلمان ہوئے تھے
تو جب حکم ہوتا کہ کافروں کو قتل اور جلاوطن کرو تو ڈر کر کانوں میں انگلیاں دیتے جو قرآن
شریف کو نہ سنیں اور جب فتح ہوتی اور لوٹ کا مال ہاتھ آتا تو دین کی تعریف کرتے کہ
اسلام خوب ہے اور جب کافروں سے لڑنے جاتے تو ٹھہر رہتے اور سچا جانتے جو لڑنے جاویں
تب دین کو عیب اور طعن کرتے **حاصل** یعنی منافق کبھی دین سے خوش اور کبھی ناخوش
ہوتے تھے **فائدہ** سورہ کے اول سے یہاں تک تین طرح کے لوگوں کا احوال فرمایا
اول مومنوں کا پھر کافروں کا جنکے دلوں پر مہر ہے کہ ہرگز ایمان نہ لاویں گے پھر منافقوں کا
احوال جو ظاہر میں مسلمان ہیں اور دل اُن کا ایک طرف نہیں يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ
الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اے لوگو بندگی کرو اُس

پروردگار کی جس نے پیدا کیا تمکو اور جو تم سے پہلے تھے اُن کو بھی اُسی نے پیدا کیا اُسی کا حکم بجالاؤ تو شاید کہ پرہیزگاری کرو تم الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اُس خدا تعالیٰ کی بندگی کرو جس نے اپنی حکمت سے بنایا تمھارے واسطے زمین کو بچھونا اور چھت اونچی اور اُتارا تمہارے واسطے آسمان سے پانی مینھ کا جتنے سب نہایت فائدے ہیں پھر باہر نکالے اُس پانی سے سب طرح کا میوہ تمھارے کھانے کو پھر مت بناؤ اور مت ٹھہراؤ خدا تعالیٰ کے واسطے شریک اور برابر کے اور تم جانتے ہو کہ اُس جیسا کوئی نہیں ہے وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَادْعُوْا شُهَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اور اگر تم شک میں ہو اُس چیز میں جو نیچے بھیجا ہمنے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یعنی اگر تمھیں یقین نہیں کہ قرآن شریف کلام خدا تعالیٰ کا ہے اور کہتے ہو کہ آدمی کا بنایا ہوا ہے تو تم بھی بنا لاؤ ایک سورہ ایسا جیسا کہ قرآن ہے اور بلاؤ اپنے لوگوں کو جو موجود ہیں قابل اور شاعر اسوقت میں سوائے خدا تعالیٰ کے سب سے مدد چاہو اس کی مانند بنانے میں اگر تم سچے ہو اپنی بات میں جو کہتے ہو کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ نے نہیں بھیجا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝ پھر اگر نہ بنا سکو قرآن کے مانند اور ہرگز نہ بنا سکو گے اُس جیسا تو پھر ڈرو اور اپنے تئیں بچاؤ دوزخ کی اُس آگ سے جو سب آگوں سے تیز ہے اُس کا ایندھن کافر اور پتھر ہیں اُس آگ سے بچو اور قرآن شریف پر ایمان لاؤ اور وہ آگ تیار کی ہوئی ہے کافروں کے واسطے جو قرآن شریف اور رسول اللہ کو جھوٹا کہتے ہیں وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ط وَلَهُمْ فِیْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور خوشخبری دی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کئے ہیں انھوں نے کہ اُن کے واسطے باغ ہیں آخرت میں سب طرح کے میووں سے بھرے ہوئے جو نیچے اُن کے نہریں جاری ہیں جب کھانے کو دویں اُن باغوں کے میووں سے تو کہیں کہ یہ وہ میوے ہیں جو کھلایا تھا ہمکو اِس سے پہلے دنیا میں اور دیا جاوے گا میوہ اُس صورت کا جیسے دنیا میں کھاتے تھے

پیچ مزہ ایک میوہ مین سب طرح کا ہوگا اور بہشتیون کے واسطے بہشت مین عورتین ہون گی
خوب ہین ستھری پاکیزہ اور وہ لوگ بہشت مین ہمیشہ رہین گے ان نعمتون کی خوشخبری دی
إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا بیشک خدا تعالی نہین
شرماتا اور کسی کا لحاظ نہین اسکو کہ بیان کرے مثل کوئی مچھر کی جو ذرا سا ہے یا اس سے
بڑی کی جو مکھی یا مکڑی ہو جسکی مثل چاہے کہنے مختار ہے فائدہ کہتے ہین یہود جو قرآن
مین مکھی اور مکڑی کا ذکر اور مثل سنتے تو ہنسی کرتے آپس مین کہ ایسی باتین خدا کے کلام مین
نہین ہوتین اسواسطے یہ دو آیت اترین فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَبِّهِمْ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے ہین وہ جانتے ہین کہ وہ مثل سچ ان کی پروردگار
کی پاس سے اتری ہے وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا اور وہ لوگ
جو کافر ہین سو کہتے ہین کیا مطلب چاہا خدا تعالی نے اس مثل کہنے سے اور نہین جانتے کہ
يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ گمراہ کرتا ہے خدا تعالی
اس مثل سے بہتیرے کافرون اور منافقون کو جو حیران شک مین ہین اور راہ پر لاتا ہے
اپنے فضل سے بہتون کو جو سچ جانتے ہین کہ یہ مثل خدا تعالی نے بھیجی ہے اور گمراہ نہین
کرتا خدا تعالی اس مثل سے مگر بدکارون کو جو حکم نہین مانتے انھین کو گمراہ کرتا ہے جو
الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ
وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ لوگ بدکار کہ توڑتے ہین قول خدا تعالی کا
مضبوط کئے پیچھے اور یہ قول توریت مین بنی اسرائیل سے کیا تھا جو آخری زمانے کے
پیغمبر پر ایمان لانا سو وہ قول انھون نے توڑا اور کاٹتے ہین اس چیز کو جسے فرمایا خدا تعالی نے
جوڑنے کو اور خرابی کرتے ہین شہر مین وہی لوگ ہین نقصان پائے ہوئے یعنی اپنا ہی
کچھ کھوتے ہین ان باتون سے خدا اور رسول کو کیا پرواہ ہے كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَ
كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ کیونکر کافر ہوئے جاتے
تم خدا تعالی سے اس پر کہ مردہ تھے تم پہلے پھر جلایا تمکو جو پیدا کیا دنیا مین پھر ماریگا خدا تعالی تمکو جب
وقت مرنے کا آویگا پھر بعد مرنے کے قیامت کو پھر جلاویگا تمکو حساب لینے کے واسطے پھر تم خدا تعالی کی طرف
جاؤ گے سب بے اختیاری کامون کا بدلہ پانے کو هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ
إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وہ ہے

خدا تعالی جس نے اپنی قدرت سے پیدا کیا تمہارے واسطے وہ چیزیں جو زمین میں ہیں یعنی
اور درخت اور دریا اور پہاڑ اور ان میں سے جو فائدے پیدا ہوتے ہیں سب تمہارے
واسطے ہیں پھر سب پیدا کرکے قصد کیا آسمان کی طرف پھر درست کئے سات آسمان اور خدا تعالی
سب چیز سے خبردار ہے اور جانتا ہے ہر ایک کو جو کیوں اور کس واسطے پیدا کیا ہے وَاِذْ قَالَ
رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یعنی لوگوں کے آگے بیان کر کہ جب کہا پروردگار تیرے نے فرشتوں کو کہ مقرر میں بنانے
والا ہوں اور پیدا کرنے والا ہوں زمین میں ایک نائب تب قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا
وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ کہا فرشتوں نے کہ اے
پروردگار پیدا کرے گا تو زمین میں اس شخص کو جو خرابی کرے اور گناہ کرے گا زمین میں
اور لہو ڈالے گا یعنی اولاد اس کی ناحق خون کریں گے آپس میں ایک کو ایک مار ڈالیں گے
... اور ہم ستھرائی اور پاکیزگی سے تیری تعریف کرتے ہیں اور یاد کرتے ہیں ہم تیری پاک
ذات کو ہمیشہ تیرے حکم مانتے ہیں تب قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۵ کہا خدا تعالی نے
فرشتوں کو کہ میں خوب جانتا ہوں اس کے پیدا کرنے میں جو حکمتیں ہیں سو تم نہیں جانتے
حضرت آدم کے پیدا ہونے کا احوال کئی جگہ آوے گا پھر جب خدا تعالی نے حضرت آدم کو پیدا
کیا تو پھر وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ
هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۵ اور سکھایا اور بتا دیے خدا تعالی نے آدم علیہ السلام کو نام سب کے
جو کچھ پیدا کیا تھا پھر سامنے کیا ان سب کو فرشتوں کے خدا تعالی نے پھر فرمایا فرشتوں کو کہ بتاؤ
ان کے نام اگر تم سچے ہو تب قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۵ کہا فرشتوں نے کہ اے پروردگار پاک ہے تو سب نقصانوں سے
ہمیں سمجھ بوجھ ہم کو مگر اتنی ہے جتنی تو نے سکھائی ہم کو بیشک تو ہی ہے جاننے والا
مضبوط کام کرنے والا تب قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۵
کہا خدا تعالی نے کہ اے آدم خبر دے تو فرشتوں کو ان کے ناموں کی یعنی سب کے نام
بتا دے پھر جب حضرت آدم نے خبر دی تو فرشتوں کو ان کے نام بتا دیئے تو کہا
خدا تعالی نے فرشتوں کو کہ میں نہ کہتا تھا تم کو کہ میں مقرر خوب جانتا ہوں چھپے ہوئیں

آسمان کی اور زمین کی سب اور جانتا ہوں میں وہ بھی جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اپنے
دل میں یعنی خیال سب مجھے معلوم ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ
اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۵ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
جب کہا ہم نے فرشتوں کو جو سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو پھر سجدہ کیا فرشتوں نے پر ابلیس نے
نہ کیا اور حکم نہ مانا اور تکبری کی حضرت آدم علیہ السلام سے اور تھا کافروں کی قوم سے یعنی
جن کی اولاد سے تھا یہ قصہ سورہ اعراف میں مفصل آوے گا وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ
وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْھَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ص وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور کہا ہم نے کہ اے آدم رہا کر تو اور تیری جورو یعنی بی بی حوا بہشت میں اور کھاؤ تم
دونوں میوے بہشت کے جہاں سے چاہو اور جونسا میوہ چاہو یعنی ساری بہشت میں مختار رہو
پر اور پاس مت جایو اس ایک درخت کے وہ درخت گیہوں کا مشہور ہے یعنی یہ ایک میوہ
نہ کھاؤ اور سوائے اسکے جو چاہو سو کھاؤ اور اگر اس منع کیے ہوئے کو کھاؤ گے تو پھر ہو گے
بے انصاف **قصہ** کہتے ہیں کہ حضرت آدم اور حوا بہشت میں رہنے لگے اور شیطان کو
اس کی عزت کی جگہہ سے نکال دیا مور اور سانپ دونوں بہشت کے شیطان ان دونوں کے
مل کر بہشت میں گیا اور بی بی حوا کو اپنا پھسلایا اور بہکایا جو انھوں نے گیہوں آپ بھی کھایا
اور حضرت آدم کو کھلایا فَاَزَلَّھُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْھَا فَاَخْرَجَھُمَا مِمَّا کَانَا فِیْہِ ص پھر پھسلا دیا
اور ڈگا دیا ابلیس نے ان دونوں کو بہشت سے پھر نکالا ان دونوں کو وہاں سے جہاں نعمت
اور عیش میں تھے وہ دونوں وَقُلْنَا اھْبِطُوْا بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ۵ اور کہا ہم نے آدم اور حوا کو اور شیطان اور مور اور سانپ کو کہ
نیچے جاؤ یہاں سے یعنی بہشت سے نکلو ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے آپس میں تم اور
واسطے تمہارے زمین میں ہے جگہ ٹھہرنے کی اور فائدہ اور مدعا حاصل کرنا تمہیں زمین سے ہے
ایک وقت تلک جو وہ وقت موت کا ہے فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ
اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۵ پھر سیکھیں آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار
سے کئی باتیں یعنی خدا تعالی نے حضرت آدم کے جی میں ڈال دیا جو اس طرح توبہ کریں کہ
ربنا ظلمنا انفسنا تمام آیت پھر توبہ قبول کی خدا تعالی نے آدم علیہ السلام کی بیشک خدا تعالے
ہی ہے توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا مہربان قُلْنَا اھْبِطُوْا مِنْھَا

جَمِيعًا ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
کہا ہم نے نیچے جاؤ یہاں سے تم سب زمین پر پھر جو کوئی تم پاس میری طرف سے آوے راہ پانا
یعنی پیغمبر راہ نجات کی بتلانے والا پھر جو کوئی تابعداری کرے گا میری راہ کی پھر ان
تابعداری کرنے والون کو نہ کچھ ڈر ہے ان کو اور نہ وہ غمگین ہوں گے وَالَّذِينَ كَفَرُوا
وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ اور وہ کافر ہوئے اور جھٹلایا
ہماری قدرت کی نشانیون کو سو وہی لوگ ہیں دوزخ میں جانے والے جو وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ
بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝ اے بنی اسرائیل یاد کرو میری ان نعمتون کو جو انعام کین
اور بخشیں میں نے تم پر یعنی تمہارے اگلے باپ دادا پر جنکی تم اولاد ہو اور قول پورا کرو تم
میرا جو مجھ سے کیا تھا تو پورا کرون میں قول تمہارا جو تم سے کیا ہے اور مجھ سے ڈرو ۔

قصہ حضرت یعقوب کا نام اسرائیل تھا ان کے بارہ بیٹے تھے ان کو بنی اسرائیل
کہتے ہیں سو یہ بارہ فرقے تھے اور احسان اور انعام یہ کیا تھا کہ یہ ساری قوم بنی اسرائیل
کی فرعون کی اور اس کی قوم کی خدمتگار اور محتاج تابعدار تھی خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی
قوم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا پھر ان کے سبب فرعون کو سمیت لشکر کے دریا
میں ڈبویا اور بنی اسرائیل کو وہاں کا مالک اور حاکم کیا پھر توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام
بھیجی اس میں یہ قرار کیا تھا کہ تم توریت کے حکم پر قائم رہو گے اور جس پیغمبر کو بھیجون میں اس پر
ایمان لا کر اس کے رفیق رہو گے تو ملک شام کا بھی تمہارے قبضہ میں رہے گا تب اس
قول کو بنی اسرائیل نے قبول کیا تھا پر بعد اس قرار پر نہ رہے پھر وہ گمراہ ہوئے یعنی
بدنیت ہوئے رشوت لیتے اور مسئلہ غلط بتاتے اور خوشامد کے واسطے حق بات چھپاتے
اور اپنی ریاست چاہتے پیغمبر کی اطاعت نکرتے اور کئی پیغمبرون کو مار ڈالا اور
توریت کی آیتون میں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت تھی ان آیتون کو
الٹا کیا سو خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرمایا کہ ان احسانون کو یاد کرو اور قول قرار پر قائم رہو
وَآمِنُوا بِمَا أَنزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا
بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ۝ اور ایمان لاؤ اس پر جو اتارا ہے
میں نے یعنی قرآن کو سچ جانو جو یہ قرآن سچا رکھتا ہے اس کو جو تمہارے ساتھ ہے یعنے

توریت کے موافق ہیں بہت حکم اس کے اور مت ہو تم پہلے نہ ماننے والے قرآن کے اور
نہ بیچو میری آیتوں کو تھوڑے مول کے بدلے یعنی دنیا کی دولت اور عزت جو کچھ دن کی
ہے اس کے واسطے توریت کی آیتیں بگاڑ کر دین مت کھو اور مجھی سے ڈرو وَلَا تَلْبِسُوا
الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ ۵ ع . اور مت ملاؤ سچی بات کو جو توریت
میں صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھی ہے ساتھ جھوٹھ کے جو تمنے آپ بنائی ہے
اور تم جانتے ہو کہ محمد رسول اللہ برحق ہے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا
مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝ اور قائم رکھو نماز کو اور دو مال زکوٰۃ کا اور جھکو نماز میں جھکنے والوں کے
ساتھ یعنی جماعت سے نماز پڑھا کرو أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ
تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اے کیا تم فرماتے ہو لوگوں کو کہ اچھے کام کرو اور
بھولتے ہو اپنے آپ کو مدینے کے یہودیوں کہتے تھے کہ یہ دین اسلام اچھا ہے اور
آپ مسلمان نہ ہوتے تھے ان کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور اس پر کہ تم پڑھتے ہو توریت
میں کہ اس دین کو قبول کرنے کا حکم ہے اے پھر کیوں سوچ کرتے اور کیوں نہیں سمجھتے
وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ اور مدد چاہو خدا تعالیٰ
سے ساتھ صبر اور تحمل کرنے میں مصیبتوں پر اور نماز روزے میں مضبوط رہ کر خدا تعالیٰ
سے التجا کرو تو سب کام آسان ہوں اور البتہ صبر اور نماز حضور دل سے بڑی اور بھاری
ہے مگر ان پر آسان ہے جو عاجزی کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں سو عاجزی کرنے والے
الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ وہ لوگ ہیں جنکو خیال اور دھیان
ہے اس بات کا جو انہیں ملنا ہے اور روبرو ہونا ہے اپنے پروردگار سے اور یقین ہے
انہیں وہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف انہیں پھر جانا ہے حساب دینے کو اور اپنے کاموں کا بدلہ
پانے کو يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ
عَلَى الْعَالَمِينَ یاد کرو اے بنی اسرائیل وہ احسان میرے جو کیے تم پر اور وہ یاد کرو جو بزرگی
اور بڑائی دی تم کو یعنی تمہارے اگلے بڑوں کو عزت دی اوپر خلقت کے جو اس وقت تھی
وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ
وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝ اور ڈرو اس دن کے عذاب سے جس دن کچھ کام نہ آوے گا کوئی کسی کے
ذرہ بھی اور قبول کیا نہ جاوے گا بخشوانا کسی کا کافر کے حق میں یعنی اگر کوئی کافر کسی کافر کو

بخشواوے تو قبول نہوگا اور نہ لیا جاوے گا کسی کافر کے عذاب کے بدلے کچھ یعنی اگر
کافر چاہے کہ کچھ دیکر عذاب سے چھوٹے تو یہ بھی نہوگا اور نہ کافر اس دن مدد دیئے
جاوینگے یعنی اس دن کوئی ان کی ہمراہی اور حمایت نکریگا اور نکر سکے گا بنی اسرائیل
کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں ہم پر عذاب نہوگا ہمارے باپ دادا جو پیغمبر ہیں ہمیں
بخشوا دینگے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گمان تمہارا غلط ہے ۔
قصہ کہتے ہیں کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا نجومیوں نے اس خواب کی تعبیر دی
کہ اس برس بنی اسرائیل کی قوم میں سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا جو اس کی سبب تیرا
دین اور تیری بادشاہت خراب ہوگی فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے
اس برس جو بیٹا پیدا ہو اسے مار ڈالو اور جو بیٹی پیدا ہو اسے کام خدمت کو رہنے دو اس
سبب ہزاروں بیٹے قتل کیے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اسی برس
پیدا کیا اور سلامت رکھا جیسا کہ فرماتا ہے وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ
سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيْمٌ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اسوقت کو جو چھڑایا ہمنے تمکو یعنی تمہارے اگلے باپ
دادا کو فرعون کے لوگوں سے جو کرتے تھے تم پر بڑا عذاب جو وہ لوگ مار ڈالتے تھے تمہارے
بیٹوں کو اور جیتا چھوڑتے تھے تمہارے بیٹوں کو یعنی مردوں کو مار ڈالتے تھے اور عورتوں کو
نمانتے تھے اور اس کام میں آزمائش تھی تمہارے پروردگار کی بڑی آزمائش جو فرعون نے
اپنی تدبیر کی پر تقدیر سے کچھ پیش نگئی وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ
فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس احسان کو جو پھاڑا
دریا کو تمہارے بچانے کے واسطے جب کہ تمہارے اگلے باپ دادا فرعون کے ڈر سے بھاگے
تھے آگے دریا اور پیچھے فرعون کا لشکر تھا پھر بچایا تمکو فرعون کے لشکر سے جو بنی اسرائیل
سب دریا سے سلامت نکلے اور ڈبو دیا ہمنے فرعون کے لوگوں کو فرعون سمیت اور تم
دیکھتے تھے دریا کے کنارے پر کھڑے ہوئے جو دریا مل گیا اور فرعون سارے
لشکر سمیت ڈوبا یہ قصہ مفصل اور سورتوں میں آویگا وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس بات کو
جو وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو چالیس رات دن کا توریت دینے کو پھر تمنے یعنی اگلے باپ دادا نے

پکڑا بچھڑے کو خدا یعنی بچھڑے کو جو سامری نے بنایا تھا اُسے سجدہ کیا خدا جان کر جب کہ گئے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جو وہ توریت لینے کو طور پر گئے تھے اور تم بے انصاف ہو
جو بچھڑے کو خدا جان کر اُس کی بندگی کرنے لگے یہ قصہ سورہ اعراف میں مفصل آویگا
ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۵ پھر بخشا ہم نے او معاف کیا
تم سے یہ گناہ بعد اُس توبہ کے جس کا اب آگے بیان آتا ہے جو شاید کہ تم شکر بجا لاؤ خدا تعالیٰ کے
احسانوں کا وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۵ اور یاد کرو
کہ جب دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت اور جدا کرنے والے حق کو ناحق سے
حکم اسواسطے کہ شاید تم سیدھی راہ پاؤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ
اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ
اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل اُس وقت کو کہ جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو
یعنی اُن لوگوں کو جنھوں نے بچھڑے کو سجدہ کیا تھا کہ اے قوم میری مقرر تم نے ستم کیا اپنے
اوپر اب سبب بچھڑا پوجنے کے پھر اب تم توبہ کرو اور اُس کام سے پھرو عجز کرو خدا تعالیٰ
کے آگے جو پروردگار تمھارا ہے پھر مار ڈالو اپنے تئیں جو یہی مارے جانا تو بیچ بچھڑے
کے پوجنے والوں کی سو یہی مارے جانا بہتر ہے تمھارے واسطے خدا تعالیٰ کے نزدیک
جو تمھارا رب ہے جب یہ حکم اُنھوں نے سنا اور قبول کیا پھر سب بچھڑے کے پوجنے والے
جنگل میں سر جھکا کر دو زانو بیٹھے اور حضرت ہارون بھائی حضرت موسیٰ علیہما السلام کے کئی
ہزار آدمیوں سے تلواریں کھینچ کر گئے اور قتل کرنا اُن کو شروع کیا دوپہر دن تک جو ستر ہزار
آدمی قتل کیا پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اب جو تم نے حکم مانا اور اپنے تئیں قتل کیا تو فَتَابَ
عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پھر توبہ قبول کی تمھاری اور مہربان ہوا اُپر پروردگار
تمھارا بیشک کہ وہی توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان توبہ کرنے والوں پر وَاِذْ قُلْتُمْ
يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۵
اور یاد کرو اُس وقت کو جو کہا تم نے یعنی ستر آدمی چنے ہوئے بنی اسرائیل میں سے جو حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور کی طرف گئے تھے تو خدا تعالیٰ کی باتیں سنیں پھر جب
سنیں تو کہا انھیں ستر آدمی نے کہ اے موسیٰ ہم سچ نہ مانیں اُس بات کو کہ یہ جو پردے
میں سنی آواز خدا تعالیٰ ہی کی تھی جب تک کہ دیکھیں ہم خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے صریحا

سامنے سچا ہے اس بے ادبی کے سبب پکڑا تمکو یعنی اور انھیں ستر آدمیوں کو جو تمھاری
قوم سے چنے ہوئے گئے تھے آگ نے پکڑا جو آسمان سے آئی سخت آواز سے اور تم یعنی
وہی تمھارے ستر آدمی دیکھتے تھے اس آگ کو پھر سب مر گئے حضرت موسی نے
حیران ہو کر جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی اب میں بنی اسرائیل میں جا کر کیا کہوں جو وہ ستر
آدمی کیا ہوئے خدا تعالی نے ان موئے ہوؤں کو اپنی قدرت سے پھر جلایا جیسے کہ فرماتا ہے
ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ پھر اٹھایا اور جلایا ہمنے تمھارے انھیں
ستر آدمیوں کو جو تمھارے بزرگ تھے بعد اس کے جو وہ مر گئے تھے صاعقہ سے اسواسطے جلایا کہ
شاید تم شکر کرو اور احسان مانو ایسی نعمتوں کا یہ سب احوال مفصل سورہ اعراف میں آویگا اب آگے
اشارہ ہے تیہ کے قصے میں تیہ نام ایک جنگل کا ہے جو چالیس برس بنی اسرائیل اس جنگل سے
نہ نکل سکے خدا تعالی کی مرضی سے وہاں گرفتار رہے اپنی تقصیر کے سبب یہ قصہ سورہ
مائدہ میں مفصل آویگا وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور یاد کرو اس وقت کو
کہ جب سایہ کیا ہمنے تم پر بدلی کا جو دھوپ کی گرمی سے دکھ پاتے تھے تم اور اتارا تم پر یعنی
تمھارے اگلے بزرگوں پر من یعنی ترنجبین اور سلوی ایک جانور کا نام ہے کہ وہ بیٹر کی برابر ہے
اور فرمایا ہمنے کہ کھاؤ من اور سلوی جو پاکیزہ اور ستھری چیز ہے روزی کی ہمنے تمھاری خوب ہے
اتارا اسے کھاؤ اور دوسرے دن کے واسطے مت رکھو پھر انھوں نے نمانا دوسرے دن کے واسطے
رکھنے لگے خدا تعالی پر بھروسا نکیا اور نافرمانی کی جب اسے رکھا تو وہ بدبو ہوا اس نافرمانی سے
کچھ ہمارا نقصان نکیا بلکہ اپنے اوپر ستم کیا جو من سلوی رکھا تو وہ سڑا اور بدبو ہوا اور خدا تعالی
ناخوش ہوا کہتے ہیں کہ جب اس جنگل میں بنی اسرائیل کے خیمے پھٹ گئے تو ابر کا سایہ ہوا اور
جب اناج ہو چکا تو رات کو گرد لشکر کے ترنجبین کے ڈھیر ہو رہتے اس سے اور سلوی
جانور بیشمار لشکر کے گرد شام کو آبیٹھتے لشکر کے لوگ انھیں پکڑ کے کھاتے جو گوشت ان کا
بہت مزے کا تھا برسوں اسی طرح گذرے وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا
حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ
وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور یاد کرو اسوقت کو کہ جب کہا ہمنے کہ داخل ہو اس شہر میں
پھر کھاؤ میوے اور نعمتیں اور داخل ہو اس شہر کے دروازے میں سے سجدہ کرتے ہوئے

لشکر گاہ اور کہتے جاؤ حطہ یعنی گناہ بخش دے جب تم یہ سب حکم بجا لاؤ گے تو پھر ہم بخشیں گے تقصیریں تمہاری اور ثواب زیادہ دیویں گے ہم تمہارے نیک کاموں کا اچھے کام کرنے والوں کو فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ پھر بدل ڈالا بے انصاف لوگوں نے بات کو سوائے اُس بات کے جو اُنکو کہی گئی یعنی اُنھیں حکم ہوا تھا کہ حطہ کہو اُنہوں نے اُس بات کو ٹھٹھے میں ڈال کر کہنے لگے حنطہ یعنی گیہوں پھر جب اُنھوں نے یہ نافرمانی کی تو بھیجا ہم نے اُن لوگوں پر جنہوں نے بے انصافی کی حطہ کے بدلے جو حنطہ کہا عذاب اُتار آسمان سے سبب اُس گناہ کے جو حکم کی حد سے باہر نکل گئے تھے اُن پر وبا پڑی جو ایک پہر میں ستر ہزار آدمی مر گئے وَإِذِ اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور یاد کرو اُس نعمت کو کہ جب مانگا موسیٰ علیہ السلام نے پانی اپنی قوم بنی اسرائیل کے واسطے جو وہ من سلوی کھا کر پیاسی ہوئی تھی پھر کہا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ مار اپنے عصا کو پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب پتھر پر مارا عصا کو خدا تعالیٰ کی قدرت سے بہنے لگے اُس پتھر سے بارہ چشمے جو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے سو پہچان لئے ہر قبیلہ نے اپنے پانی پینے کی جگہ پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ کھاؤ من سلوے اور پیو یہ پانی جو روزی دی خدا تعالیٰ نے اور مت حد سے نکلو شہروں میں خرابی کرتے ہوئے اور دھوم مچاتے ہوئے وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَنْ نَصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُس وقت کو جب کہا تم نے یعنی تمہارے اگلے بزرگوں نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہم صبر نہیں کرتے ایک طرح کے کھانے پر جو من سلوی ہے پھر دعا مانگ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے جو اپنی قدرت سے نکالے ہمارے واسطے اُن چیزوں سے جو اُگتی ہیں زمین سے جیسے ترکاری اور کھیرا ککڑی اور لہسن اور پیاز اور مسور جو زمین میں سے پیدا ہوتی ہیں ایسی چیزیں ہمارا جی چاہتا ہے اور آسمان کے کھانے سے جو اُترتا ہے من سلوی آسمان سے ہم اکتائے ہیں تب قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ کہا کیا بدلتے ہو تم جو نالائق چیز ہے ساتھ اُس کے جو وہ چیز بہتر ہے

یعنی من سلویٰ جو بہتر ہے اور ستھرا اور پاکیزہ ہے لہسن اور پیاز سے بدلتے ہو نکل کر کہیں
جی چاہتا ہے تمہارا تو اترو کسی شہر میں جو وہاں تمہارے واسطے ہے وہ جو تم مانگتے ہو
آرزو سے پھر دیں وہ چیزیں جو خدا تعالیٰ نے ان کو وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ط اور ڈالی ان پر خواری اور محتاجی ان کی ناشکری سے اور پھر پھرے ساتھ
غصہ خدا تعالیٰ کے یعنی غصہ کے لائق ہوئے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ
النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۵ یہ خواری اور محتاجی اس سبب ع ۷
ہوئی جو تھے کہ نہ مانتے تھے حکم خدا تعالیٰ کا یعنی توریت کی آیتوں کو نہ مانتے تھے اور مار ڈالتے
تھے پیغمبروں کو ناحق یہ اس سبب تھا کہ نافرمانی کرتے تھے خدا تعالیٰ کی اور رہتے تھے وہ
حکم کی حد سے باہر نکلے ہوئے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۵ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یعنی مسلمان اور
یہودی اور نصاریٰ اور صابئین جو کوئی ایمان لایا انہوں میں سے خدا تعالیٰ پر جو اسے
لاشریک جانتے اور سچ مانتے قیامت کے دن کو اور اچھے کام کرے پھر واسطے ان
لوگوں کے ہے بدلہ ان کے کاموں کا خدا تعالیٰ کے پاس اور نہ خوف ہے ان لوگوں کو
اور نہ وہ غمگین ہوں گے صابئین ایک فرقہ ہے جو ہر ایک دین سے انہوں نے اچھا سمجھ کر
اختیار کر لیا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتے ہیں اور فرشتوں کو بھی پوجتے
ہیں اور زبور پڑھتے ہیں اور کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں ان کو صابئین کہتے ہیں بنی
اسرائیل کہتے تھے کہ ہم پیغمبرزادے ہیں سب لوگوں سے بہتر ہیں سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ جو کوئی ایمان لاوے وہی بہتر ہے کسی فرقہ پر موقوف نہیں وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ط اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اس وقت کو جو لیا ہم نے قسمیں تمہارے
اگلے بزرگوں سے قول کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور توریت کا حکم مانیں گے اور اٹھایا
تمہارے سر پر پہاڑ کہتے ہیں کہ جب توریت اتری تو بنی اسرائیل شرارت سے کہنے لگے
کہ توریت کے حکم مشکل اور بھاری ہیں ہم سے نہیں ہو سکتے تب خدا تعالیٰ نے ایک پہاڑ کو
حکم کیا جو ان سب کے سر پر آ کر ٹھہرنے لگا اور سامنے ان کے آگ پیدا ہوئی
جب انہوں نے بھاگنے کا ٹھکانا نہ دیکھا اور لاچار ہوئے تب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ پکڑو جو دیا ہے تمکو اسکو مضبوط
کر کے معمول کرو یعنی توریت کا حکم کوشش کر کے اختیار کرو اور یاد کرو اسکو جو توریت میں لکھا ہے
اور اس پر عمل کرو تو شاید کہ تم ڈرو خدا تعالیٰ سے اور بچو برے کاموں سے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ پھر تم پھر گئے
خدا تعالیٰ کے حکم سے بعد قبول کیے کے پھر اگر نہ ہوتا فضل خدا تعالیٰ کا تم پر اور مہربانی خدا تعالیٰ
کی تو البتہ ہوتے تم نقصان پائے ہوؤں سے اور خراب ہوتے وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا
مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝ اور البتہ تم نے خوب
جانا ہے اے بنی اسرائیل ان لوگوں کو جو حضرت داؤد نبی کے وقت حکم کی حد سے
نکل گئے تھے تمہاری قوم میں سے ہفتہ کے دن میں یعنی حکم یوں تھا کہ ہفتہ کے دن شکار
مچھلی کا نہ کرو پھر وہ لوگ فریب اور فند کر کے ہفتہ کے دن شکار مچھلیوں کا کرنے لگے اور حکم
کی مخالفت کی پھر اس نافرمانی کے سبب فرمایا ہمنے کہ ہو جاؤ تم بندر خراب اور رسوا یہ قصہ سورہ
اعراف میں آویگا فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پھر کیا ہمنے اس عذاب کو جو وہ لوگ بندر ہو کر مر گئے خوف اور ڈرنا یا
گلے اور پچھلے لوگوں کے واسطے یعنی جب لوگ جو ہفتہ کے روز فریب سے مچھلی کا شکار کرتے
تھے بندر کی صورت بنکر مر گئے جنہوں نے یہ عذاب ان پر دیکھا تو ڈرے خدا تعالیٰ سے اور
لوگ جو پیچھے پیدا ہوں گے یہ احوال سنکر خوف کھاوینگے اور یہ احوال عذاب کا نصیحت ہے
ڈرنے والوں کے واسطے اب آگے قصہ عامیل کا ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ اور یاد کرو اسوقت کو کہ جب بنی اسرائیل میں ایک شخص عامیل
نام مارا گیا تھا اور قاتل اس کا معلوم نہ ہوتا تھا بنی اسرائیل چاہتے تھے کہ قاتل معلوم ہو تب کہا
موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ مقرر خدا تعالیٰ فرماتا ہے تمکو وہ کہ ذبح کرو گائے کو اور ایک
ٹکڑا اس گائے کا اس مردے پر مارو تو وہ جی اٹھے اور آپ اپنا قاتل بتاوے قَالُوْٓا
اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ کہا بنی اسرائیل نے کیا ہے موسیٰ علیہ السلام کیا تو ہمسے ٹھٹھا کرتا
ہے کہ کہیں مردہ بھی جیتا ہے گائے کے ٹکڑا مارنے سے یہ تو کبھی ہمنے سنا بھی نہیں
پھر قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ پناہ
مانگتا ہوں خدا تعالیٰ سے وہ کہ ہوں میں احمقوں سے یعنی ٹھٹھا کرنا احمقوں کا کام ہے اور

خدا تعالی کے حکم سے کہتا ہوں تب قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ کہا قوم نے کہ اگر تو
خدا تعالی کے حکم سے کہتا ہے تو پکار اپنے پروردگار کو ہمارے واسطے تو بیان کرے خدا تعالی
ہمارے واسطے کہ وہ گائے کتنی ہے عمر اسکی پھر قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ
بَيْنَ ذَٰلِكَ ط فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ٥ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ خدا تعالی فرماتا ہے
کہ وہ گائے نہ بوڑھی نکمی ہے اور نہ بہت نوجوان ہے بوڑھاپے اور جوانی کے درمیان ہے
پھر کرو تم کام جو تمہیں فرمایا ہے یعنی اس گائے کو ذبح کرو تب قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ
يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا ط کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسی علیہ السلام پھر پکارو ہمارے
واسطے اپنے پروردگار کو تو بیان کرے ہمارے واسطے جو کیا ہے رنگ اس گائے کا.
تب پھر قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ٥ کہا حضرت
موسی علیہ السلام نے کہ تحقیق فرماتا ہے خدا تعالی کہ مقرر وہ گائے زرد ہے خوب گہری ہے
زردی اس کی رنگ کی خوش کرتی ہے اپنے دیکھنے والوں کو رنگ کی خوبی سے قَالُوا ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ٥
کہا بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام کو کہ پھر پکار ہمارے واسطے پروردگار اپنے کو تو
بیان کرے اور کھول کر کہے ہمارے واسطے جو وہ گائے کس طرح کے کام میں ہے جو معتبر
اس گائے میں شبہ پڑا ہے ہم کو جو ایسی گائیں کہ جو نہ بہت بوڑھی اور نہ بہت جوان ہو اور
رنگ زرد ہو بہت ہیں اور مقرر اگر خدا تعالی نے چاہا تو ہم راہ پانے والے ہونگے اس گائے کی
طرف تب پھر قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ
مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا ط کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ مقرر فرماتا ہے خدا تعالی کہ تحقیق
وہ گائے نہ محنت کرنے والی نہ سدھائی ہے جو ہل چلاتی ہو زمین میں اور نہ پانی دیتی کھیت کو
سلامت اور درست ہے سارا بدن اس کا جو کچھ نقصان نہیں اس میں نہ داغ ہے کسی اور
رنگ کا اس کے بدن میں سوائے زردی کے جو وہ ایک رنگ زرد ہے تب قَالُوا الْآنَ جِئْتَ
بِالْحَقِّ ط فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ٥ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے
موسی علیہ السلام یہ صفت جو اس گائے کی بیان کی تو نے تو اب لایا تو ٹھیک بات جو صاف کھلی
قصہ سو وہ گائے ایک شخص کی تھی جو وہ اپنی ماں کی خدمت اور تابعداری بہت کرتا تھا اور
نیک بخت تھا اس شخص سے وہ گائے مول لی انہنے مال کو جتنا اس گائے کی کھال میں سوتا بھر کر

آونے پھر اس گائے کو لیکر ذبح کیا اور ایسی لگتی تھی جو یہ کام کریں یعنی بنی اسرائیل بچاتے
تھے یعنی اُس تھے وارث جو اس گائے کو اُسکے مال کے بدلے مول لیکر ذبح کریں اب یہہ
آگے اس تھے قصہ کا سرا ہے جو فرماتا ہے خدا تعالیٰ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ
وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل کہ جب مار ڈالا
تھا تم نے ایک شخص کو یعنی تمھارے اگلے بزرگوں نے عامیل کو مار ڈالا تھا پھر ایک دوسرے پر تہمت
کرنے لگے اور خدا تعالیٰ ظاہر کرنے والا ہے اس چیز کو جو تم چھپاتے ہو پھر جب وہ گائے ذبح کی تب
فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝
پھر کہا ہم نے کہ مارو اس مُردے کو ایک پارچہ اس گائے کے بدن کا جب کوئی ٹکڑا اس گائے
کے بدن کا اسے مارا تو وہ جی اٹھا اور لہو زخم سے بہنے لگا اور اس نے اپنے قاتل کا نام بتا دیا
جو قتل کرنے والے دو اسی کے بھتیجے تھے انہوں نے مال کے واسطے جنگل میں لیجا کر چچا کو مار ڈالا
تھا پھر وہ ان کا نام بتا کر گر پڑا اور مر گیا سو پھر اسی طرح جلاوے گا خدا تعالیٰ قیامت کے دن
مُردوں کو اور دکھاتا ہے خدا تعالیٰ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں شاید کہ تم غور کرو اور سمجھو کہ خدا تعالیٰ
مُردوں کو جلا سکتا ہے ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ
اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ پھر سخت ہو گئے دل تمھارے اے یہود پیچھے اس کے یعنی عامیل کے جی
ایسی نشانی قدرت کی دیکھ کر دل تمھارے نرم نہ ہوئے پھر وہ دل تمھارے جیسے پتھر ہیں بلکہ
پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں کس واسطے کہ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ
مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاۗءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور مقرر بعضے پتھروں میں سے نہریں نکلتی ہیں
اور بعضے پتھر جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے نکلتا ہے پانی اور بعضے پتھر ہیں جو وہ گر پڑتے ہیں
خدا کے ڈر سے اور نہیں خدا تعالیٰ بیخبر ان چیزوں سے جو تم کرتے ہو اے یہود اَفَتَطْمَعُوْنَ
اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ
بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اے کیا مسلمانوں اب تم توقع رکھتے ہو وہ
کہ سچ مانیں یہودی تمھاری اسلام کی بات کو اور تھی ایک قوم یہودیوں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے وقت جو سنتے تھے اپنے کانوں سے باتیں خدا تعالیٰ کی کوہ طور کے پاس پھر سنکر اس بات کو
بدل ڈالتے تھے سمجھ کر اور جان بوجھ کر یعنی حکم خدا تعالیٰ کا سنکر جب قوم میں آتے تو کہتے کہ یہ حکم تو نہ

سنتا ہے اور سمجھے یہ کہ کرتے کہ اب تمہارا جی چاہے کرو جی چاہے نکرو اور مت ڈرو اور وہ
جانتے تھے کہ یہ بات جھوٹھ اپنے جی سے بنا کر ہم کہتے ہیں **فائدہ** یعنے یہود ہی منافق جب
مسلمانوں سے کہتے کہ ہم بھی تم جیسے مسلمان ہیں اور خوشامد کی راہ سے آخری زمانے کے پیغمبر کی
تعریف جو توریت میں لکھی تھی بیان کرتے پھر جب اپنے لوگوں میں جاتے تو وہ اُن کو طعن کرتے
جیسے کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَا
بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور جب بعضے یہودی مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے
ہیں جیسے تم ایمان لائے ہو اور جب خلوت کرتے ہیں یعنی ان کی مجلس میں مسلمان کوئی نہیں ہوتا تو
بعضا دولتمند بعضے غریب کو کہتا ہے کہ اے کیا تم باتیں کرتے ہو اور خبر دیتے ہو مسلمانوں کو وہ
جو کھولا ہے احوال خدا تعالی نے تم پر آخری زمانے کے پیغمبر کا اسواسطے کہ مسلمان جھگڑیں
اور دلیل پکڑیں تم پر اس تمھاری خبر دی ہوئی سے تمھارے پروردگار کے آگے جو کہیں کہ
سچ جان کر بھی ایمان نلائے کیا تم نہیں جانتے اس بات کو جو خبر سے کہ تم پر غالب ہو جاوینگے
جو تم اپنا بھید دشمن کو دیتے ہو سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ احمق اَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ کیا اتنا بھی نہیں جانتے یہودی دیکھ خدا تعالی جانتا ہے
وہ جو چھپائے رکھتے ہو دشمنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُن کے یاروں کی اپنے دلوں میں اور وہ جو
ظاہر کرتے ہیں زبانوں سے وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ
إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ اور ایک قوم ہیں یہودیوں میں جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ اور نہیں خبر اونہیں
جو توریت میں کیا لکھا ہے مگر اپنی آرزو میں سمجھ رکھی ہیں جو اپنے عالموں سے جھوٹی باتیں
اُنہوں کی بنائی ہوئی سن رکھی ہیں جیسے کہ بہشت میں سوائے یہودیوں کے اور کوئی نہیں
جانے کا اور باپ دادا اُن کے جو پیغمبر ہیں وہ سب گناہ بخشوالیوینگے اور نہیں ہیں وے لوگ
اس بات کے کچھ مگر گمان رکھنے والے یعنی یہ باتیں اپنے گمان سے کہتے ہیں کچھ دلیل
نہیں اُس پاس فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ
الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ
لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۝ پھر غم اور خرابی اور عذاب ہے اُن لوگوں کو جو لکھتے
ہیں کتاب اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا تعالی کی طرف سے ہے یعنی عالم یہودیوں کے

آپ لکھ کر جاہل لوگوں سے کہتے کہ توریت میں لکھا ہوا ہے یوں خدا تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے
یہ اس واسطے کرتے تھے تو لیویں اس لکھے ہوئے کے سبب مول تھوڑا سا یعنی توریت میں
صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یوں لکھی تھی کہ آخری زمانے کا پیغمبر خوبصورت گندم رنگ
سیاہ آنکھیں میانہ قد پیچواں بال پیدا ہوگا انہوں نے اس صفت کو پھیر کر یوں لکھا اپنے
ہاتھ سے کہ آخری زمانے کا پیغمبر لنبا قد نیلی ایک آنکھ والا بہت گورا لنبے بال ہوگا سو صفت
دجال کی ہے یہ بات دنیا کے عیش کے واسطے کی سو عیش دنیا کا بہت تھوڑا ہے آخرۃ کے
عیش کے مقابلے میں فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝
پھر بڑا عذاب اور خواری ہے ان کو جنہوں نے لکھا ہے اپنے ہاتھ سے صفت پھیر کر اور بڑا
عذاب اور خواری ان کو اپنے کاموں کے سبب جو آپ کرتے ہیں وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ
إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ط قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ
أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اور کہتے ہیں یہودی کہ ہمکو ہرگز آگ نہ لگے گی مگر گنتی دن گنتی کے جو وہ
سات دن ہیں ہر دن ہزار برس کا یا چالیس دن ویسے ہی جو اتنی مدت انہوں نے بچھڑے کو
پوجا تھا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہہ ان کے جواب میں کہ تمنے
قول لیا ہے خدا تعالیٰ کے پاس سے اتنی مدت کے عذاب کا جو اس سے زیادہ نہ ہوگا جو اگر یہ سچ
ہے تو قول سے پھرنے کا نہیں خدا تعالیٰ اپنے یا تم کہتے ہو آپ ہی اپنی خوشی سے خدا تعالیٰ
پر وہ جو نہیں جانتے تم یوں نہیں ہے جو یہودی کہتے ہیں کہ کئی دن سے زیادہ دوزخ میں
نہ رہیں گے ہم یہ جھوٹ ہے بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ بلکہ جس نے برا کام کیا یعنی شرک کیا پھر گھیر لیا اس کو اس کے
گناہ نے یعنی اسی گناہ میں موا اور توبہ نکی پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے ہیں سو وہ
لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا تعالیٰ پر جو اسکے
بے شریک جانا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ برحق جانا اور اچھے کام کیے
یعنی فرمانبرداری پیغمبر کی بجالائے وہ لوگ بہشت کے رہنے والے ہیں سو وہ لوگ بہشت میں
ہمیشہ رہیں گے وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ
إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور یاد کرو ای یہود تو کہ
جب قول لیا ہمنے توریت مین یعقوب نبی کی اولاد سے ان باتون کا جو یہ ہو اور بندگی نکرو
سوائے خدا تعالی کے کسی کی اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور اپنے کنبے سے نیکی کرو اور یتیمون سے
اور محتاجون سے بھلائی کرو اور کہو سب لوگون سے اچھی بات اور قایم رکھو نماز کو اور دو مال
زکوٰۃ کا محتاجون کو یہ قول لئے تھے بنی اسرائیل سے پھر تم پھر گئے اُن قولون سے جو تمھارے
اگلے بزرگون کی تہی مگر تھوڑے سے رہے تم مین سے قول پر جو حکم پر توریت کے رہنے
اور تم اے یہود منھ پھیرتے ہو توریت کے حکم سے جو توریت مین حکم ہے کہ آخری
زمانے کے پیغمبر کی تابعداری کرو سو تم نہین کرتے وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ
دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝
اور یاد کرو اس بات کو کہ جب قول لیا ہمنے توریت مین تمھارے اگلے بزرگون سے کہ
نہ ڈالو تم خون اپنی قوم کا یعنی آپس مین نہ لڑو اور نہ نکالو اپنے لوگون کو اپنے گھرون سے
یعنی اپنی قوم کو جلاوطن نکرو پھر تم اے یہود یہ اقرار کرتے ہو اور گواہی دیتے ہو یہ کہ
قول کیا ہے اور گواہ اور شاہد ہو کہ تمھارے اگلے بزرگون نے یہ قول کیا ہے ثُمَّ اَنْتُمْ
هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ
بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ پھر تم وہ قوم ہو جو قول توڑکر لڑتے ہو اور قتل کرتے ہو اپنی قوم کو ایک کا ایک
خون کرتے ہو اور نکال دیتے ہو ایک قوم کو اُن کے شہر سے پشتی اور حمایت کرکے اون
کم زوروں پر گناہگاری اور ظلم سے مدینہ مین دو فرقے یہودیون کے تھے ایک بنی **قریظہ**
اور دوسرے بنی **نضیر** یہ دونون آپس مین لڑا کرتے تھے اور مشرکون کے بھی دو فرقے
تھے ایک **اوس** اور دوسرے **خزرج** یہ بھی دونو آپس مین دشمن تھی بنی قریظہ
اوس سے موافق ہوے اور بنی نضیر نے خزرج سے دوستی کی تہی پھر یہ ایک ایک
کی حمایت کرکے لڑا کرتے تھے جو کوئی غالب ہوتا تو کم زوروں کو جلاوطن کرکے اُن کے
گھر ڈہا کر ویران کر دیتے اور اگر کوئی قید مین پکڑا آتا تو تب سب ملکر زر خرچ کرتے اور
چھڑاتے کو تیار ہوتے جیسے کہ فرماتا ہے پروردگار وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ
وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ اور اگر قید مین پڑے
آن پہونچے تو مال دیکر چھڑاتے ہو اور حرام ہے تم پر نکال دینا اُن کا وطن سے اپنے پھر کیا تم

مانتے ہو بعضا حکم توریت کا جو قیدی کا چھڑانا ہے بندیسے اور نہیں مانتے تم بعضا حکم توریت کا جو قتل اور جلا وطن کرتے ہو اپنی قوم کو فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ پھر کچھ جزا نہیں ہے اس کی جو کوئی کرے ایسا کام تم میں سے مگر رسوائی اور خواری دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن پھیرا جاویگا انکا ہو اطرف بڑے سخت عذاب کے دوزخ میں اور نہیں ہے خدا تعالیٰ بیخبر ذرا بھی ان کاموں سے جو تم کرتے ہو اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ ۔ وہ لوگ وہی ہیں جو خرید تے ہیں دنیا میں زندگانی کو یعنی دنیا کے عیش کو خرید تے ہیں آخرت کے بدلے پھر ہلکا اور کم ہو گا ان پر سے عذاب دوزخ کا اور نہ یہ لوگ مدد دئے جاوینگے یعنی کوئی ان کی سفارش یا حمایت نکر سکیگا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اور بیشک دی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت اور بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بہت پیغمبر بھیجے ہمنے آگے پیچھے جیسے حضرت یوشع اور داؤد اور سلیمان اور زکریا اور یحییٰ علیہم السلام اور دی ہمنے عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے کو معجزے کھلے ہوئے صریحاً جیسے مردے کا جلانا اور غیب کی خبر بتانا اور قوت دی ہمنے عیسیٰ علیہ السلام کو ساتھ روح پاک کے جو حضرت جبرئیل ہر وقت ان کے ساتھ رہتے تھے یا اسم اعظم روح پاک تھا جس سے مردوں کو جلاتے تھے اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۔ ای پھر جب آیا تم پاس کوئی پیغمبر ہماری طرف سے اور لایا وہ چیز جسکو تمھارا جی نچاہتا تھا تکبری کی تمنے اور اس پیغمبر کا کہا نمانا پھر جھوٹا کہا ایک گروہ کو پیغمبروں کے جیسے حضرت عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا کہا اور ایک قوم کو پیغمبروں کی قتل کیا جیسے حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو مار ڈالا ناحق وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِھِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔ اور کہتے ہیں یہودی کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں کچھ بات سمجھتے نہیں سوائے اپنے دین کے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں بلکہ لعنت کی ہے خدا تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب پھر تھوڑے سے ایمان لائے ہیں وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ

عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
جسوقت کہ آئی یہودیون کے پاس کتاب یعنی قرآن اللہ کے پاس سے سچا کرنیوالی وموافق اسکے جوان کے پاس ہے یعنی توریت
سچا آنیوالی اور تھے یہودی پہلے قرآن کے اترنے سے جو فتح مانگتے تھے دین کے دشمنون پر طفیل میں قرآن
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی جب یہودی کافرون سے عاجز ہوتے تو دعا مانگتے کہ ہم
پروردگار آخری زمانے کے پیغمبر کے طفیل ہمین فتح دی ان پہ پھر جب آیا یہودیون کے پاس
جسکو پہچانتے تھے نشانیون سے یعنی توریت میں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت
اور نشانیان جو لکھی تھین سب درست پائین تو کافر ہو گئے اور سناتا پھر لعنت خدا تعالی کی ہے
کافرون پر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نلاوین یہودیون کو گمان تھا کہ آخری نبی کا
پیغمبر بنی اسرائیل میں سے پیدا ہوگا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسمٰعیل میں سے
پیدا ہوئے تو یہودیون کو برا لگا اسواسطے جان بوجھ کر کافر ہوئے اور سنا بِئْسَمَا اشْتَرَوْا
بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ
بری چیز ہے وہ جس کے بدلے بیچا انہون نے اپنے آپ کو ساتھ اس چیز کے سو وہ چیز یہ ہے
جو کافر ہوئے ساتھ اس چیز کے جو بھیجا ہے قرآن خدا تعالی نے یعنی قران سے منکر ہوئے
سبب اوس حسد اور ضد کی جو بھیجا خدا تعالی نے قرآن اپنے فضل سے جس پر چاہا اپنے
بندون سے جسکو لائق اس کے بنایا تھا سو پھر پھرے یہودی ساتھ غصہ خدا تعالی کے اوپر
غصہ کے یعنی یہودی غصہ پر غصہ کے لائق ہوئے اور دوسرے یہ غصہ جو حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نہین مانتے اور کافرون کے واسطے عذاب ہے دکھ دینے والا سخت خراب
اور رسوا کرنے والا اہانت وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ
اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور جب کہین یہودیون کو کہ ایمان لاؤ اس پر
جو بھیجا ہے خدا تعالی نے انجیل اور قرآن تو کہتے ہین کہ ہم ایمان لاتے ہین اس پر جو اترا ہے
ہم پر یعنی توریت کو مانتے ہین اور نہین مانتے جو سوائے توریت کے ہے اور اس پر کہ وہ
یعنی انجیل اور قرآن سچ اور درست ہے خدا تعالی کے پاس سے اور سچا رکھنے والے ہین
توریت کے جو ان کے پاس کتاب ہے اس کے موافق ہے کہ امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم جو کہتے ہو کہ ہم توریت پر ایمان رکہتے ہیں تو پہر کیوں قتل کرتے تھے انبیاء الٰہی خدا تعالیٰ کے بہیجے
ہوئے کو پہلے اس سے اگر تم ایمان رکہتے ہو توریت پر وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور البتہ آیا تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام
ساتھ نشانیوں روشن کے یعنی معجزے اور نشانیاں خدا تعالیٰ کے لیکر آیا تہا پہر تمنے اسکے پیچہے بچہڑا پکڑا
معبود اسکے پیچہے یعنی موسیٰ علیہ السلام کے جو وہ کوہ طور پر گئے تھے اور تم ظالم ہو جو تمنے
بچہڑے کو خدا بنایا تہا وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ
اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا اور یاد کرو اے یہودیو کہ جب لیا تہا ہمنے قول تمہارا اور اٹہایا
تم پر ایک پہاڑ کو اور کہا تہا ہمنے کہ پکڑو تم جو ہمنے دیا ہے تمکو یعنی توریت کو مضبوطی سے پکڑو
اور سنو حکم توریت کے یعنی مانو اور وہی کام کرو جو توریت میں لکہا ہے تب قَالُوْا سَمِعْنَا وَ
عَصَیْنَا وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ کہا یہودیوں نے زبان
سے سنا ہمنے اور دل میں کہا کہ ہمنے نہ مانا اور پلایا یہودیوں نے یعنی داخل کیا اپنے دلوں میں
محبت کو بچہڑے کے سبب کفر کے اور نہ ماننے کے قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ بری باتیں سکہاتا ہے تمکو
ایمان تمہارا اگر تم ہو مسلمان یعنی اگر یہی تمہارا ایمان ہے جو سکہاتا ہے کہ قرآن کو اور پیغمبر کو نہ مانو
تو یہ بات بری ہے قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ
النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ اگر
ہے تمہارے ہی واسطے آخرۃ کا گہر یعنی بہشت نری تمہارے ہی واسطے ہے خدا تعالیٰ
کے ہاں سوائے اور آدمیوں کے جو کہتے ہو کہ سوائے ہمارے کوئی بہشت میں نہیں جانے کا
ہم ہی جاوینگے تو بہلا پہر آرزو کرو مرجانے کی اگر سچے ہو تم تو جاؤ بہشت میں جاؤ سو خدا کہتا
ہے وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝
اور ہرگز آرزو نکرینگے یہودی موت کی کبہی سبب اسکے جو آگے بہیجا ہے ان کے
ہاتہوں نے یعنی انہوں نے ایسے برے کام کئے ہیں اس سبب موت سے ڈرتے ہیں اور
خدا تعالیٰ جانتا ہے ظالموں کو کہ یہ جہوٹ بولتے ہیں وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی
حَیٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ
بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝ اور مقرر پاویگا تو اے محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو سب لوگوں سے زیادہ حرص کرنے والے زندگی پر اور اُن لوگوں سے جو
شریک کرتے ہیں خدا تعالی کے ساتھ اُن کو بھی حریص پاویگا جو چاہتا ہے ہر ایک اُنہوں
میں سے کہ ہووے عمر ہزار برس کی یعنی یہودی اور مشرک چاہتے ہیں کہ ہماری ہزار ہزار
برس کی عمر ہووے اور نہ چھوٹنا پاویں گے عذاب سے اگر عمر پاویں بڑی جو ہزار برس بھی
جیویں تب بھی عذاب میں گرفتار ہوں گے اور خدا تعالی دیکھتا ہے اُن کاموں کو جو یہ لوگ
کرتے ہیں **شانِ نزول** یہ ہے کہتے ہیں کہ جبرئیل فرشتہ قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پاس لاتا ہے اور جبرئیل ہمارا دشمن ہے اور ہمارے اگلے بزرگوں کو اس سے بہت دکھ اور
مصیبت پہنچی ہے اگر جبرئیل کے بدلے اور کوئی فرشتہ خدا تعالی کا پیغام لاوے تو ہم محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاویں سو خدا تعالی نے فرمایا کہ فرشتہ بغیر حکم خدا تعالی کے کچھ
کام نہیں کرتے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ
نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ کہ جو کوئی کہ
ہووے دشمن جبرئیل کا پھر وہ جبرئیل لاتا ہے آسمان سے قرآن کو تیرے دل پر اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالی کے حکم سے اس پر کہ سچا بتانے والا ہے قرآن اس چیز کو
جو اُن کے آگے ہے یعنی توریت اور انجیل اور قرآن راہ دکھانے والا ہے سیدھی اور خوشخبری
دینے والا ہے ایمان لانے والوں کو نعمتوں کی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ
وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ جو کوئی کہ ہووے دشمن خدا تعالی کا
اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا جو یہ فرشتے
اور فرشتوں سے مقرب ہیں خدا تعالی کے جو اُن کا دشمن ہووے کافر ہے پھر بیشک خدا تعالی
دشمن ہے کافروں کا وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا
الْفَاسِقُونَ ۝ اور مقرر اتاریں ہم نے تیری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتیں روشن
یعنی قرآن اور معجزے اور منکر نہ ہوگا کوئی اُن آدمیوں سے مگر بدکار جو حکم سے باہر ہوئے یعنی
اُن آیتوں کو سب مانیں گے اور بدکار نہیں مانیں گے أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ
مِّنْهُم ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ کیا اور جس وقت کہ یہودی قرار کریں ایک قول کا یعنی بات
مقرر کریں تو اُن میں سے ایک قوم توڑ ڈالیں اس قول کو یعنی بہت یہودی ایمان
نہیں لاتے توریت پر جو خلاف اس کے کام کرتے ہیں وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور جس وقت کہ آیا یہودیوں کے پاس بھیجا ہوا خدا تعالی کے پاس سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ ماننے والا اس چیز کو جو ان پاس ہے توریت تو ڈال دیا ایک قوم نے کتاب والوں سے یعنی یہودیوں کے عالموں نے ڈال دیا خدا تعالی کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے جان بوجھ کر اس طرح گویا کہ وہ نہیں جانتے کہ یہ کلام خدا تعالی کا ہے وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ اور پیچھے لگے ہیں یہ لوگ اس علم کے جو پڑھتے تھے یعنی جادو کو سلیمان نبی کی بادشاہت کے وقت اور سلیمان نبی کفر کی بات نہ کرتے تھے یعنی جادو نہ کرتے تھے پر لیکن دیو اسوقت کافر ہوئے تھے جو سکھلاتے تھے لوگوں کو جادو ع

قصہ - یہ احوال یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں دیوؤں میں بہت طرح کے جادو کے عمل اور تماشے جمع کر کے ایک کتاب بنائی تھی اور جاہل احمق لوگوں میں اسے مشہور کیا تھا جب حضرت سلیمان کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے وہ کتاب منگا کر صندوق میں بند کر کے زمین میں گاڑ دی جب حضرت سلیمان کا وصال ہوا پیچھے ان کے دیوؤں نے اس صندوق کو نکال کر لوگوں سے کہا کہ حضرت سلیمان اسی کتاب کے عمل سے بادشاہت کرتے تھے اس سبب یہودی حضرت سلیمان کو کہتے تھے کہ یہ جادو ان سے ہے سو خدا تعالے نے فرمایا کہ سلیمان نبی جادو نہ کرتے تھے وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اور اس علم کے پیچھے لگے ہیں یہودی جو اترا ہے دو فرشتوں پر بابل کے شہر میں ان فرشتوں کا نام ہاروت ماروت ہے

قصہ ان کا یوں ہے کہ ہاروت ماروت گنہگار آدمیوں کو طعن کرتے تھے خدا تعالی نے فرمایا کہ آدمی گرفتار ہیں نفس اور شہوت میں اگر وہ نفس تمکو لگ جاوے تو تم ان سے بھی بدتر کام کرو انہوں نے کہا کہ ہمسے ہرگز گناہ نہ ہوگا خدا تعالی نے نفس اور شہوت جیسا کہ آدمیوں کو ہے ویسا ہی ان کو لگا دیا اور حاکم کر کے زمین پر بھیجا تو لوگوں کو راہ خدا تعالی کی بتاویں پھر وہ دو فرشتے دن کو خلقت سے معاملہ رکھتے اور عبادت کرتے اور رات کو آسمان پر جا رہتے خدا تعالی نے ان دونوں فرشتوں پر جادو اتارا تھا اسواسطے کہ اسوقت جادوگر پیغمبری کا دعوی کرتے تھے تو یہ فرشتے اس زمانے کے عقلمندوں کو سکھاویں پھر وہ عقلمند جادو کے بھید جان کر ان دعوا کرنے والوں کو جھوٹا کریں

ساختہ کرکے سو ہاروت ماروت بابل میں رہتے تھے ایک عورت پر جس کا نام زہرہ تھا
عاشق ہوئے اور شراب پیکر ایک خون ناحق کیا اور بت کو سجدہ کیا ان گناہوں کے سبب
آسمان پر جانے سے موقوف ہوئے بابل کے کوئیں میں لٹکے ہیں وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ
حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ اور نہیں سکھاتے وہ دو فرشتے بعد قید ہونے کے
جادو کسی کو جب تک پہلے کہہ نہ دیتے ہیں سیکھنے والوں کو کہ ہم تو آزمائش
خلقت کی ہیں پھر تم کافر مت ہو جاؤ سیکھ کر یعنی جو کوئی جادو سیکھے گا اسے اس جہان میں
سوائے عذاب کے کچھ بھلائی نہیں فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ
وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ پھر سیکھتے ہیں یہ لوگ ان دو فرشتوں سے وہ
جادو جو جدائی ڈالے بیچ مرد ہیں اور اس کی عورت ہیں اور نہیں ہیں جادوگر نقصان کرنے والے
جادو سے کسی کا مگر حکم خدا تعالیٰ کے سے یعنی تقدیر میں ہوتا ہے تو جادو بھی اثر کرتا ہے وَ
يَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اور سیکھتے ہیں جادوگر وہ چیز
جو نقصان کرے ان کا اور فائدہ نہ کرے اور نہیں سیکھتے جادو سیکھنے میں ہر طرح نقصان ہی ہے
فائدہ کچھ نہیں اور مقرر خوب جانتے ہیں وہ جنہوں نے خریدا جادو کو کہ کچھ نہیں اس کو حصہ
نیکی کا اس جہان میں یعنی جس نے جادو سیکھا اس نے اپنی عاقبت خراب کی اور بری چیز ہے
جادو جس کے بدلے بیچا انہوں نے اپنے آپ کو اگر ہوتے وہ جاننے والے اس بات کو
تو جانتے کہ بہت برا ہے جادو وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ
خَيْرٌ ۖ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ اور اگر یہود بھی ایمان لاتے قرآن پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ع ۱۲
وسلم پر اور پرہیز کرتے گناہوں سے تو البتہ بدلہ پاتے خدا تعالیٰ کے پاس اچھا رشوت سے
جو لیتے ہیں تحریف چھپا کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر جانتے وہ اس بات کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت کہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بات کرنے کے وقت
کہ راعنا یعنی متوجہ ہو ہماری طرف اور رعایت کر ہم پر مسلمان کوئی جو بات حضرت کی نہ سمجھتا
تو کہتا کہ راعنا یعنی مہربانی کر اور پھر سمجھا ہمیں اس بات کو اور یہ لفظ یہودیوں کی زبان میں
بری بات تھی یا گالی تھی مسلمانوں کو دیکھ کر یہودی بھی اپنی نیت بد دل میں رکھ کر حضرت کو کہتے

لیے راعنا سو اسطے مسلمانوں کو حکم ہوا کہ لفظ راعنا نہ کہو اور کہو کہ انظرنا یعنی دیکھ ہماری طرف اور مہربانی کر معنی ان دونوں لفظوں کے ایک ہیں اور سنو بات کو دل لگا کر جو پھر دوبارہ پوچھنا نہ پڑے اور کافروں کے واسطے جو لفظ برا سمجھ کر عداوت سے کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے واسطے عذاب ہے دکھ دینے والا کہ پھر کبھی کم نہ ہوگا مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ہ نہیں چاہتے وہ لوگ جو کافر ہیں کتاب والوں سے یعنی یہودی اور نہ مشرک مکے کے رہنے والے چاہتے ہیں وہ کہ اترے تم پر اے مسلمانوں کچھ بھلائی تمہارے پروردگار کی طرف سے یعنی قرآن نہ اترے یہودی چاہتے تھے کہ پیغمبر آخری زمانے کا بنی اسرائیل میں سے پیدا ہووے اور مشرک مکے کے آرزو رکھتے تھے کہ کوئی دولتمند ہماری قوم سے پیغمبر ہو اس سبب یہ دونوں دشمن تھے اور خدا تعالی خاص اپنا کرتا ہے اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی صاحب بڑے فضل اور بزرگی کا ہے **شان نزول** یہودی طعن کر کے مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تمہارے قرآن میں بعضی آیت موقوف ہوتی ہے اگر خدا تعالی کی طرف سے ہے تو اس میں کیا عیب ہوتا ہے جو موقوف کرتے ہیں سو خدا تعالی نے ان کے جواب میں یہ آیت بھیجی مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ط أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ہ جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت قرآن کی موافق مصلحت وقت کے یا بھلا دیتے ہیں اس آیت کو دلوں سے تو لاتے ہیں ہم یعنی بھیج دیتے ہیں ہم اس سے اچھی جیسے کہ لڑائی میں اول حکم تھا کہ دس کافروں سے ایک مسلمان لڑے پھر حکم ہوا کہ دو کافروں سے ایک مسلمان لڑے یہ آسانی ہوئی مسلمانوں پر یا برابر اس کی آیت بھیجتے ہیں جیسے کہ پہلے حکم تھا کہ بیت المقدس کی طرف سجدہ کرو پھر مکے کی طرف نماز کا حکم ہوا اے کیا نہیں جانتا تو اس بات کو کہ خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے سو حکم کرتا ہے أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ہ اے کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ خدا تعالی ہی کے واسطے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں ہے واسطے تمہارے سوائے خدا تعالی کے کوئی دوست جو تمہیں فائدہ پہنچاوے اور نہ کوئی تمہارا مدد کرنے والا ہے جو تمہاری نقصان کو تم سے دور کرے

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ کیا تم چاہتے ہو اے مسلمانوں کہ سوال کرو اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے کہ سوال کئے تھے موسیٰ نبی علیہ السلام سے اُس کی شریر اُمت نے پہلے اس سے اور جو کوئی بدل ڈالے کفر کو مسلمان ہوئے پیچھے البتہ وہ گم ہوا سیدھی راہ سے یعنی جو کوئی یہودیوں کے بہکانے سے اپنے نبی پر شبہہ لاویگا پھر شبہہ کا لانا ہی داخل ہونا کافرین ہے وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ښ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ چاہتے ہیں بہت لوگ کتاب والوں سے یعنی بہت سے یہودیوں کو آرزو ہے کہ کسی طرح تمکو دین سے پھیر کر مسلمان ہوئے کے پیچھے تمکو کافر کر دیں اپنے جی کے حسد سے بعد اس کے جو کھل چکا اُن پر حق یعنی یہودیوں کو یقین ہو چکا ہے کہ تمہارا دین اور قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب حق اور درست ہے پر حسد سے چاہتے ہیں کہ تمھیں دین اسلام سے پھیر دیں فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر درگذر کرو اے مسلمانوں اور خیال نکرو اُن کی باتوں پر جب تک بھیجے خدا تعالیٰ اپنا حکم بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے سو آخر کو حکم آیا کہ یہودیوں کو مدینہ کے گرد سے نکال دو وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور قائم رکھو نماز کو جو وقت پر ہمیشہ پڑھا کرو اور دو مال زکوٰۃ کا اور وہ جو آگے بھیجو گے اپنے واسطے نیکی اور مال خیرات کر کے پاؤ گے تم وہ اُس جہان میں خدا تعالیٰ کے پاس سے بیشک خدا تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّھُمْ ۭ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہیں یہودی اور نصاریٰ کہ ہرگز کوئی اندر نجاویگا بہشت کے مگر وہ جو ہوگا یہودی یا نصرانی یعنی یہودی کہتے تھے کہ ہمارے سوائے کوئی بہشت میں نجاویگا اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمارے بغیر بہشت میں کوئی نجاویگا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ باتیں اُن کی آرزو ہے اپنی خوشی سے کہتے ہیں تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں اور نصرانیوں کو کہ لاؤ کوئی دلیل اسبات پر اگر تم سچے ہو تو کیونکر تمنے جانا کہ تمہارے سوائے کوئی بہشت میں نجاوے گا کیس منہ سے کہتے ہو یہودی اور نصرانی جھوٹے ہیں بَلٰي ۤ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ہاں بلکہ جس نے تابعداری کی اور سیدھا رکھا اپنا منہ خدا تعالیٰ کے حکم بجا لانے پر اور وہ نیک کام کرنیوالا ہے پھر اُس کو بدلہ ہے

اُس نے نیک کاموں کا اُس کے پروردگار کے پاس سے اور نہ کچھ ڈر ہے اُن لوگوں پر اور نہ
غمگین ہوں گے کسی چیز کے سبب وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ
النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ اور کہتے ہیں یہودی کہ نہیں ہیں نصرانی کچھ راہ پر
دین کی اور کہتے ہیں نصرانی کہ نہیں ہیں یہودی کچھ دین کی راہ پر اس پر کہ یہ سب پڑھتے ہیں کتاب توریت
اور انجیل یہودیوں نے توریت پڑھ کر جانا کہ نصرانی حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا سمجھ کر کافر ہوئے اور
نصرانیوں نے انجیل میں پڑھا کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر نہ جان کر کافر ہوئے كَذَٰلِكَ
قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا
فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ اسی طرح کہا اُن لوگوں نے جو نہ جانتے تھے اور کوئی کتاب خدا تعالی کی
نہ پڑھے ہوئے تھے جیسے مشرک عرب کے جس طرح کہ یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں یعنی ہر ایک کہتا ہے
دوسرے فرقہ کو بے راہ جانتا ہے دین میں پھر خدا تعالی حکم کریگا اُن لوگوں میں قیامت کے دن
اُس چیز میں جو یہ ہر ایک اُس میں جھگڑتے ہیں وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ
فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۝ اور کون ہے
بڑا ظالم اُس شخص سے جو منع کرے خدا تعالی کی مسجدوں سے جو وہاں جا ویں اس واسطے جو یاد کریں
مسجدوں میں نام خدا تعالی کا اور بندگی کریں مسجدوں میں اور تلاش کرے وہ شخص مسجدوں کے
ویران کرنے کے وہی لوگ ہیں جو نہیں ہے اُن کو مقدور جو مسجد کے اندر آویں مگر ڈرتے ہوئے
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ انہیں لوگوں کے واسطے ہے دنیا
میں خواری اور رسوائی اور انہیں کے واسطے ہے اُس جہان میں عذاب بڑا شان نزول
کہتے ہیں کہ کئی شخص مسافر ایک رات کو اندھیرے میں جاتے تھے بادلے کے سبب قبلہ معلوم نہوا
تو ہر ایک نے اپنی اٹکل سے جنگل میں لکیر محراب کی زمین پر بنا کر نماز پڑھی صبح جو دیکھا تو کسی کی
محراب قبلہ کی طرف نہ تھی پھر جب مدینہ میں پہنچے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت
مانگی جو اُس نماز کو پھر کر قضا پڑھیں تب یہ آیت اُتری وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا
تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ اور خدا تعالی ہی کی ہے جگہ نکلنے
سورج کی اور جگہ ڈوبنے سورج کی یعنی جہاں سے سورج نکلتا ہے اور جہاں ڈوبتا ہے
یہ سب طرفیں خدا تعالی ہی کی ہیں پھر جدھر کو منہ لاؤ بندگی کرنے کو پھر اُس جگہ خدا تعالی
متوجہ ہے اور دیکھتا ہے اپنی بندے کو بیشک خدا تعالی ہے نہایت بخشش کرنے والا ہے

سب کچھ جاننے والا ہے تمھارے دل کی نیتوں کا وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ٥ اور کہتے ہین یہودی اور نصرانی کے
اختیار کیا خدا نے فرزند یہود حضرت عزیر کو اور نصاری حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہتے تو پاک ہے
خدا تعالی ایسی باتون سے اور سب عیبوں سے بلکہ اسی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین
اور زمین مین وہ سب کا مالک اور خداوند ہے اور سب اسی کے تابعدار فرمانبردار ہین اور
خدا تعالی ہے بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ
فَيَكُوْنُ نیا پیدا کرنے والا ہے آسمانون کا اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو
تو پھر اتنا ہی ہے جو کہتا ہے اس کام کو کہ ہو وہ ہو جاتا ہے اسی وقت وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَاۤ اٰيَةٌ ط كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ
قَوْلِهِمْ ط تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ط قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ٥
اور کہا ان لوگون نے جو نہین جانتے پڑھنا یعنی جاہل کہتے ہین کہ کیون نہین بات کرتا ہم سے
خدا تعالی یا آوے ہم مین سے کسی پاس کوئی آیت جیسے قرآن کی آیتین اترتی ہین سو
خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ لوگ بھی ویسی بات کہتے ہین جیسا کہ کہا تھا ان لوگون نے جو ان سے
پہلے تھے حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم السلام کے وقت ان لوگون کے دل بھی انہین
لوگون سے ہین کفر مین اور دشمنی مین سو مقرر بیان کر دین ہمنے نشانیان جو پیغمبر
برحق ہے واسطے ان لوگون کے جو یقین لاتے ہین اور سچ جانتے ہین قرآن اور رسول کو
اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا لا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ٥
بیشک ہمنے تجکو بھیجا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچی بات یعنی قرآن سمیت بھیجا تجھے
خوشخبری دینے والا مومنون کو اور ڈرانے والا کافرون کو اور نپوچھا جاویگا تو دوزخ کے
رہنے والون کے احوال سے یعنی تجھے نپوچھیں گے کہ ان کو مسلمان کیون نہ کیا وَلَنْ تَرْضٰى
عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ط قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ
هُوَ الْهُدٰى ط اور ہرگز راضی نہون گے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی
اور نہ نصرانی جب تک کہ تابعداری کرے تو ان کے دین کی یعنی جب دین ان کا قبول
کرے گا تو تب تجھ سے خوش ہون گے کہہ ان کو کہ جب تم اپنے دین کی تعریف
کرتے ہو جانو کہ مقرر جو راہ خدا تعالی دکھاوے وہی راہ اصل سیدھی ہے

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ
مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ اور اگر تابعداری کرے تو اُن کی چاہ کی خوشی کی یعنی جو وہ کہیں سو کرے تو بعد اُسکے
جو آیا ہے تیرے پاس علم اور سمجھ یعنی قرآن تو پھر کوئی نہیں تجکو خدا تعالیٰ کے عذاب سے چھڑانیوالا
دوست اور نہ کوئی مدد کرنیوالا یہ اشارہ ہے اُمت کو یعنی جو کوئی مسلمان ہوکر قرآن سمجھ کر دین سے
پھرے گا تو اُسے کوئی عذاب سے چھڑا نہ سکیگا اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ
اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ لوگ جنکو
دی ہم نے کتاب توریت سو وہ لوگ پڑھتے ہیں اُس کتاب کو جیسے کہ حق پڑھنے کا ہے یعنی اُس کتاب کا
حکم مان کر دینے ہی کا کام کرتے ہیں وہ لوگ ایمان لائے ہیں اُس کتاب پر اور جو کوئی کافر ہوا اور
نہ مانا اُس کتاب کو تو پھر وہی لوگ نقصان پائے ہوئے ہیں کئی شخص یہودیوں میں سے ایمان
لائے تھے جیسے کہ عبد اللہ بن سلام اور اُس کے دوست یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ
الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ۝ اے بنی اسرائیل یاد کرو
اُن نعمتوں کو اور احسانوں کو جو انعام کیے ہیں نے تم پر یعنی تمہارے اگلے بڑوں پر اور وہ یاد کرو
کہ بڑائی دی تمہارے اُنھیں بزرگوں کو اُسوقت کے سب آدمیوں پر وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ
نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝
اور ڈرو اُس دن کے عذاب سے جو اُس دن ہول سے کوئی شخص کسی کے کام نہ آویگا
ذرا بھی اور نہ قبول ہوگا بدلہ گناہوں کا کسی سے یعنی کسی کے گناہ کے بدلے کچھ لیکر معاف نہ ہوگا
عذاب اور نہ فائدہ کریگا کسی کو بخشوانا بخشوانے والے کا اور نہ کافر اُس دن مدد دیے جاوینگے
یعنی کوئی اُن کی مدد نکر سکے گا وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ اور یاد کر
یعنی مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب آزمایا ابراہیم نبی علیہ السلام کو اُسکے پروردگار
نے کئی باتوں سے جیسے حج کے مناسک اور سنتیں جو اب تک مشہور ہیں جیسے حجامت میں
کئی چیزیں ہیں اور ختنہ اور مسواک یعنی خدا تعالیٰ نے حکم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ یہ
کام کر پھر اُنہوں نے سب پورے کیے اور بجالائے تب قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ
اِمَامًا ؕ فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ تو جو حکم بجالایا تو ہم نے کیا تجکو واسطے سب لوگوں کے پیشوا دین
میں جو سب نبی تیری متابعت میں چلیں گے یہ انعام خدا تعالیٰ کا سنکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ کہا اور میری اولاد میں سے بھی امام کر

جیسا تجھے کیا تب کہا پروردگار نے کہ نہیں پہنچتا میرا قول ظالموں کو یعنی جو ظالم ہوگا تیری اولاد میں
اُسے میری نعمت یا امامت نہ پہنچے گی فائدہ بنی اسرائیل مغرور تھے اور کہتے تھے کہ ہم
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور خدا تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے کہ نبوت اور بزرگی
تیری اولاد میں دی سو حضرت ابراہیم کا دین سب مانتے ہیں اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور
سمجھاتا ہے انہیں کہ وعدہ خدا تعالیٰ کا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو ہے جو نیک راہ چلتے ہیں
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے ایک مدت تلک حضرت اسحاق کی اولاد میں
پیغمبری اور بزرگی رہی اب حضرت اسمٰعیل کی اولاد کو پہنچی اور اُن کی دعا دونوں بیٹوں کے
حق میں ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ
مُصَلًّى اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب مقرر کیا ہمنے کعبہ کے گھر کو جمع
ہونے کی جگہ ثواب کے لوگوں کے واسطے جو ہر سال حج کرنے آتے ہیں اور کیا اُس گھر کو
جگہ امن کی جو کوئی کسی پر وہاں ہرگز ظلم زیادتی نکرے اور پکڑو اے مسلمانوں ابراہیم کے
کھڑے ہونے کی جگہ کو جا نماز مقام ابراہیم کا ایک جگہ ہی کہتے ہیں اُس جگہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے پانو کا نشان ہے وہاں جا کر نماز پڑھتے ہیں وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۵ اور قول کیا یعنی
حکم کیا ہمنے طرف ابراہیم کے اور اُس کے بیٹے اسمٰعیل کو وہ کہ پاک کریں میرے گھر کو یعنی کعبہ
میں کوئی بُرا کام نکرے اور ناپاک اُسے طواف نکرے تو ستھرا رہے واسطے طواف کرنیوالوں کے
اور اعتکاف کرنے والوں کے اور رکوع سجود کرنے والوں کے یعنی نماز پڑھنے والوں کے
واسطے پاک کریں کعبہ کے گھر کو جو اسے خدا تعالیٰ نے اپنا گھر کہا ہے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ
اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور یاد کر
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا یعنی جب دعا مانگی ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے پروردگار
میرے بنا اُس گھر کو شہر امن کا بے ڈر اور روزی دے اس شہر کے رہنے والوں کو میووں کی
جو یہاں کے رہنے والے یقین لاویں خدا تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یعنی مومنوں کو میووں کی
روزی دے پھر قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ط
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۵ کہا خدا تعالیٰ نے اور جو کوئی کافر ہووے اُس کو بھی نفع ہے تھوڑا سا
یعنی دنیا ہی میں پھر اُس کافر کو عاجز اور لاچار کر رکھیں گے دوزخ کی آگ میں عذاب ہوگا

اُسے اور بہت بری جگہ ہے دوزخ اُن کی جا رہنے کی وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ
الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ جب اٹھانے لگے بنیاد کعبے کی دیواروں کی ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام
تب دعا مانگی اور کہا کہ اے پروردگار ہمارے قبول کر ہم سے اس کام کو بیشک تو ہی ہے سننے والا
سب کی دعا تو ہی ہے جاننے والا سب کے احوال کا اور دل کی نیتوں کا اور دعا مانگی انہوں نے کہ
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ
عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اے پروردگار ہمارے کر تو ہمکو حکم بردار اپنا
اور ہماری اولاد کو کر ایک قوم فرمان بردار اپنے حکم کا یعنی حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے
حضرت اسمٰعیل علیہم السلام نے یہ دعا مانگی کہ اے پروردگار ہمکو اور ہماری اولاد کو توفیق دے
جو ہمیشہ تیرے حکم بردار رہیں اور دکھا یعنی سکھا ہمکو دستور حج کے جس جس مکان میں جو جو کچھ
کام کرتے ہیں وہ بتا ہمکو اور معاف کر ہمکو ہماری خطائیں۔ بیشک تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا
مہربانی کرنے والا اور دعا مانگی یہ کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اے پروردگار ہمارے
اٹھا یعنی پیدا کر ہماری اولاد میں سے ایک پیغمبر انہیں میں کا جو پڑھے اُن پر تیری کلام کی
آیتیں اور سکھاوے اُن کو کتاب کا پڑھنا اور عقل اور دانائی کی باتیں بتاوے اور پاک کرے
ان لوگوں کو گناہوں سے۔ بیشک تو ہی ہے بہت زبردست مضبوط کام کرنے والا خدا تعالی
نے اُن کی دعا قبول کی وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط وَلَقَدِ
اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ج وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور کون ہے
جو پھرے ابراہیم علیہ السلام کے مذہب سے مگر وہ کوئی جو احمق ہووے جی اس کا۔ اور
بیشک ہم نے ابراہیم کو چن لیا ہے اور خاصہ کیا اپنے درگاہ کا دنیا میں اور مقرر ابراہیم علیہ السلام
آخرت میں نیکیوں سے ہے اور اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
یاد کر جب کہا ابراہیم علیہ السلام کو اس کے پروردگار نے کہ حکم برداری کر کہا ابراہیم علیہ السلام
نے کہ میں حکم بردار ہوں تمام عالم کے پروردگار کا وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ط
يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور وہی
وصیت کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور اس کے پوتے یعقوب علیہ السلام نے بھی

وصیت کی کہ اے بیٹو مقرر خدا تعالی نے چنکر دیا تمکو دین سب دینون سے اچھا پھر نہ مریو تم مگر
مسلمانی پر یعنی ایک ہم دین کو نچھوڑیو مرتے دم تک اسی دین میں مرجائیو اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ
إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي بیٹے
کیا تم موجود تھے اسوقت جب کہ آپہنچی یعقوب علیہ السلام کو موت یعنی تمکو خبر ہے کہ یعقوب علیہ السلام
نے مرنے کے وقت جب کہا اپنے بیٹون کو کہ تم کیا پوجوگے اور کس کی بندگی کروگے میرے پیچھے
قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا
وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ کہا بیٹون نے کہ ہم پوجینگے اور بندگی کرینگے تیرے خدا تعالی کی اور
تیرے باپ دادا کے پروردگار کی جو دادا تیرا ابراہیم اور تایا تیرا اسمعیل اور باپ تیرا
اسحق علیہ السلام ہین وہی ایک خدا تعالی ہے اور ہم اُسی پروردگار کے حکم بردار تابعدار
ہین اور بندگی کرنے والے ہین تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ
وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۵ یہ ایک جماعت تھی یعنی حضرت ابراہیم
اور حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق اور حضرت یعقوب علیہم السلام اور اُن کی اولاد سو وہ
گذر گئے اُن کے واسطے ہے بدلہ اُن کامون کا جو اُنہون نے کئے اور تمہارے واسطے ہے
بدلہ اُن کامون کا جو تمنے کئے اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤگے تم یعنی تم سے نپوچھینگے اُن کے
کامون سے فائدہ یہودیون کو یقین یون تھا کہ مان باپ کے گناہون مین اولاد
گرفتار ہوگی اور اُن کے ثواب مین بھی اولاد شریک ہوگی سو یہ غلط ہے اپنا ہی کیا اپنے
آگے آوے گا بھلا یا برا وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۵ اور کہتے ہین یہودی مسلمانون کو کہ یہودی ہوجاؤ اور
نصرانی کہتے ہین کہ نصرانی ہو تو راہ پاؤ تم سیدہی دین کی تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ نہین مانتے تمہارا کہنا بلکہ تابعداری کرتے ہین ہم ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کی جو وہ
سب بُرے دین اور مذہبون سے علیحدہ ہے اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک
لانے والون سے اور قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ
النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۵ کہو تم اے مسلمانون کہ
ہم ایمان لائے خدا تعالی پر اور اُس پر ایمان لائے جو اُترا ہم پر قرآن اور اُس پر ایمان لائے ہم

جو اترا ابراہیم پر اور اس کے بیٹوں اسمعیل اور اسحاق پر اور اس کے پوتے یعقوب پر علیہم السلام
اور جو اُن کی اولاد پر اترا اور ایمان لائے ہم اس پر جو اترا موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام پر اور
جو ملا ہے اور پیغمبروں کو اُن کے پروردگار کی طرف سے سب پر ایمان لائے ہم جو تفاوت
اور جدائی نہیں کرتے ہم اُن سب پیغمبروں سے ایک میں بھی اور ہم اسی پروردگار کے حکم بردار
ہیں فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پھر اگر ایمان لاویں یہودی اور
نصرانی اس طرح تم ایمان لائے ہو اُن سب پیغمبروں پر اور اُن کی کتابوں پر پھر البتہ
سیدھی راہ پائی انہوں نے بھی اور اگر پھر جاویں دین اسلام سے اور نہ مانیں تو پھر مقرر
ہیں وہ عداوت اور دشمنی میں پھر کفایت کرے گا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُن کی بدی سے خدا تعالی یعنی وہ کچھ برا نکر سکیں گے دشمنی سے اور خدا تعالی سننے والا ہے
سب کی باتوں کا اور جاننے والا ہے سب کے احوال کا اور نیتوں کا۔

فائدہ ان آیتوں سے یہودی پھر گئے اور دین اسلام قبول نکیا اور نصرانیوں کو بھی
برا لگا اور اپنی بڑائی اور شیخی کر کے کہا کہ ہمارے ہاں ایک رنگ رہے جو مسلمانوں پاس
نہیں ہے نصرانیوں نے ایک رنگ زرد بنا کر دستور مقرر کر رکھا تھا کہ جب ان کے بچہ
پیدا ہوتا یا کوئی اُن کے دین میں آتا تو اس رنگ میں اسے غوطہ دے کر کہتے کہ خاصہ پاکیزہ
نصرانی ہوا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے مسلمانوں کہو تم کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ
مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ کہ رنگ خدا تعالی کا قبول کیا
ہمنے جو دین حق اور درست ہے اور کونسا رنگ بہتر ہے خدا تعالی کے رنگ سے جو سب سے
بہتر دین ہے اور پاک ہوتا ہے اس دین میں آکر سب طرح کی ناپاکی سے اور ہم خدا تعالی
ہی کی بندگی کرتے ہیں اور قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ کیا تم
جھگڑتے ہو ہم سے خدا تعالی کے دین میں اور وہ پروردگار ہمارا اور پروردگار
تمہارا اور ہمکو ہے بدلہ ہمارے کاموں کا جیسا کہ ہم کریں اور تمہارے واسطے ہے بدلہ
تمہارے کاموں کا جیسا کہ تم کرو اور ہم تو نرے خدا تعالی ہی کو مانتے ہیں اور اسی پر
یقین لائے ہیں اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ اے کیا تم کہتے ہو اپنے گمان سے کہ حضرت ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام اور اُن کی اولاد یہودی تھے یا نصرانی کہتے ہیں کہ وہ سب نصرانی تھے قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا تم خوب جانتے ہو اُن پیغمبروں کا دین یا خدا تعالی خوب جانتا ہے جس نے اُن کو بھیجا کہ اُن کا دین کیا تھا اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو چھپاوے وہ گواہی جو اُس کے پاس تحقیق ہو چکی ہو خدا تعالی کی طرف سے اور خدا تعالی نہیں ہے بے خبر اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو۔ یہود اور نصاری کو توریت اور انجیل سے تحقیق معلوم تھا جو نشانیاں اُن کتابوں میں لکھی تھیں سب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہچانیں یہ سب جان کر گواہی نہ دی کہ یہی آخری زمانے کا پیغمبر ہے بلکہ اس بات کو پھیر دیا تو یہی بڑے ظالم ہیں تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وہ پیغمبر جنکا ذکر ہوا وہ ایک قوم تھی جو گزر گئی اُن کے واسطے ہے بدلہ اُن کاموں کا جو انہوں نے کیے اور تمہارے واسطے ہے بدلہ اُن کاموں کا جو تم نے کیے اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤ گے تم یعنی تم سے نہ پوچھیں گے اُن کے کاموں سے جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے میں تھے تو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر حضرت جب مدینہ میں تشریف لائے تب حکم الٰہی سے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے تو یہودی اس بات سے خوش ہو کر کہنے لگے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کو نہیں مانتا لیکن ہمارے قبلہ کی طرف نماز تو پڑھتا ہے اور بعضے یہودی کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ سے واقف نہ تھے ہمیں دیکھکر بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے ایسی باتوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ حکم آوے جو کعبہ کی طرف نماز پڑھو جب تک کہ حکم آیا تب یہودی اور منافق طعن کرنے لگے

خدا تعالی اُن کے حال سے خبر دیتا ہے

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ

كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ اب کہیں گے احمق بیوقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو اُن کے

قبلہ سے جس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے یعنی بیت المقدس کی طرف جو نماز پڑھتے تھے آپ
انہیں کیا ہوا جو اودھر سے منہ پھیر کر کعبہ کی طرف کیا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تو قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
کہہ کہ خدا تعالیٰ ہی کی ہین طرفین مشرق اور مغرب کی راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ
کی طرف یعنی جسے چاہتا ہے اُسے فرماتا ہے کہ اسطرف چلو سب طرف اُسی کی ہے سب طرف کا
مالک ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ اور جیسا کہ تمہارا قبلہ بہتر مقرر کیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا
بنایا ہوا تھا ایسا ہی تمکو کیا ایک قوم معتدل یعنی راست اور درست تو ہو تم گواہ منکروں پر
قیامت کے دن اور ہووے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر گواہی دینے والا وَمَا جَعَلْنَا
الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ
اور نکیا ہمنے مقرر وہ قبلہ جس کی طرف تو نماز پڑھتا ہے مگر اسواسطے کہ تو جانین جو کون تابعداری
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہے نماز پڑھنے مین اور کون پھر جاتا ہے اُلٹے پاؤن یعنی
آزماوین جو کون تابعداری مین قائم رہتا ہے اور کون دین سے پھر جاتا ہے وَاِنْ كَانَتْ
لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ اور یہ قبلہ کا پھرنا البتہ بھاری ہے مگر اُن پر جنکو راہ
دکھائی خدا تعالیٰ نے یعنی بیت المقدس کی طرف سے پھر کر کعبہ کی طرف نماز پڑھنا بڑی اور
بھاری بات ہے پر مسلمانوں کو جو خدا تعالیٰ نے ہدایت دی ہے آسان ہے ف
فائدہ یہودی اس مین شبہ اُٹھاتے تھے کہ اگر یہ قبلہ اصل ہے تو اتنی مدت کی نماز
جو بیت المقدس کی طرف پڑھی تھی ضائع ہوئی اور جو لوگ پہلے اس سے مر گئے وہ بیراہ ہوئے
سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ۝ اور نہیں ہے خدا تعالیٰ جو ضائع کرے یقین لانا تمھارا اے مسلمانون
جو تم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے بیشک خدا تعالیٰ لوگوں پر البتہ مہربان ہے
مہر کرنے والا **فائدہ** یہودی جو کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے قبلے کی طرف
نماز پڑھتا ہے اس سبب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف
نماز پڑھنے کا حکم آوے سو آسمان کی طرف منہ کر کے راہ دیکھتے تھے جو شاید فرشتہ حکم
لاوے جو کعبہ کی طرف نماز پڑھو اتنے مین یہ آیت اُتری قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ

فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط
بیشک ہم دیکھتے ہیں پھرنا تیرے منہ کا جو پھیرتا ہے آسمان کی طرف پھر البتہ پھیرا دینگے
اُس طرف قبلہ تیرا جدھر کو تیری خواہش اور تمنا تھی اب پھیر منہ اپنا نماز کے وقت مسجد حرام
کی طرف جو کعبہ ہے وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط اور جس جگہ ہو تم
مسافری میں دریا کی یا خشکی کی اے مسلمانوں تو منہ پھیرو اپنا نماز کے وقت اُس کی طرف
کہتے ہیں جو کعبہ ہے اُسے مسجد حرام کہتے ہیں اسواسطے کہ بڑی حرمت کا ہے اور وہاں
کئی باتیں منع ہیں جیسے آدمی کو مارنا اور جانور کا ستانا اور گری چیز کا اٹھانا زمین سے
پس حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعت پڑھی تھی جو یہ آیت اتری
اور حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت نماز کے
بیچ کعبہ کی طرف پھر گئے اور دو رکعتیں باقی کعبہ کی طرف پڑھیں سمیت یاروں کے جو
پیچھے ساتھ جماعت کے پڑھتے تھے اس مسجد کو ذو قبلتین کہتے ہیں یعنی دو قبلہ والے
وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝
اور بیشک وہ لوگ جنکو کتاب دی ہے البتہ جانتے ہیں اس بات کو کہ پھرنا کعبہ کی طرف
درست ہے اُن کے پروردگار کی طرف سے یعنی یہودی جانتے تھے جو توریت میں
پڑھا تھا کہ آخری زمانے کا پیغمبر اول بیت المقدس کی طرف نماز ادا کریگا اور آخر کو کعبے
کی طرف نماز پڑھا کریگا یہ جان کر حسد سے انکار کرتے ہیں اور نہیں ہے بےخبر خدا تعالے
اُن کاموں سے جو یہودی کرتے ہیں انکار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ
بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ط اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں نصرانیوں
کے واسطے سب نشانیاں اور معجزے اور دلیلیں اس بات پر کہ کعبہ کی طرف نماز پڑھنا
درست اور واجبی ہے تو بھی بعداوت نہ کریں گے وہ تیرے قبلہ کی اور نہ تو مانے گا اُن کے
قبلہ کو اور نہیں مانتے بعضے اُن میں سے بعضے کے قبلہ کو یعنی نہ یہودی نصرانیوں کے
قبلہ کو مانتے ہیں اور نہ نصرانی یہودیوں کے قبلہ کو مانتے ہیں وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اگر تو تابعداری
کرے اُن کے جی کی خوشی کی یعنی اُن کے قبلہ کی طرف نماز پڑھی تو بعد اس کے کہ آیا تیرے پاس

علم اور خبر کہ قبلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا برحق ہے پھر مقرر ہووے بے انصافوں سے بیشک
الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ط وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ
لَیَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ جنکو کتاب دی ہے یعنی یہود اور نصاریٰ
پہچانتے ہیں اس بات کو جیسا کہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور ایک قوم ان میں سے
چھپاتے ہیں حق بات کو اور وہ آپ جانتے ہیں کہ ہم چھپاتے ہیں اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ
فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝ حق ہے اور درست ہے یہ بات تیرے پروردگار کی
طرف سے پھر مت ہو تم اے مسلمانوں شک لانے والوں میں سے کہ بیت المقدس سے
کعبہ کی طرف نماز کیوں پڑھنے لگے وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ط
اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اور ہر ایک قوم کا
قبلہ ہے ایک طرف سو اس قوم نے اس طرف منہ کیا ہے پھر تم اے مسلمانوں آگے
بڑھ جاؤ سب سے نیک کاموں میں جس جگہ اور جس قبلہ کی طرف ہوگے اور رہوگے اے لوگو
لاویگا تم سب کو خدا تعالی اکٹھا کر کے جہاں ہوگے بیشک خدا تعالی سب چیز پر قدرت
رکھتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ط وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور جس مکان سے باہر نکلے
مسافری کے واسطے سو پھیر منہ اپنے کو نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف جو کعبہ ہے
اور کعبہ کی طرف نماز پڑھنا تحقیق اور درست ہے تیرے پروردگار کی طرف سے اور نہیں ہے
بیخبر خدا تعالی ان کاموں سے جو تم کرتے ہو وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَکَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ
عَلَیْکُمْ حُجَّةٌ ق اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ
عَلَیْکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور جس جگہ سے باہر نکلے
مسافری کے واسطے پھیر منہ اپنے کو نماز کے وقت طرف مسجد حرام کے جو کعبہ ہے اور
جس مکان میں ہو تم رہنے والے اے مسلمانوں تو پھیرو اپنے منہ کو کعبہ کی طرف
تو نہ رہے لوگوں کو تم پر جھگڑنے کی بات مگر وہ لوگ جو بے انصاف ہیں ان میں سے
ان کو کہنے دو اور ان کے کہنے سے مت ڈرو اور ڈرو مجھ سے میرا حکم بجا لاؤ
تو تمام کروں میں اپنی نعمت اور مہر تم پر شاید کہ تم راہ پاؤ دین کی سیدھی

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ؕ جیسا کہ بھیجا ہمنے تم مین اے
مسلمانون قریش پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھاری قوم کا تو پڑھتے تمہارے آگے
آیتین ہمارے قرآن کی اور پاک کرتا ہے تمکو شرک سے اور گناہون سے بچاتا ہے
اور سکھلاتا ہے تمکو قرآن کا پڑھنا اور عقل کے کام جس سے حلال اور حرام کو پہچانو۔ اور
سکہاتا ہے تمکو وہ چیز جو نجانتے تھے بغیر بتانے اور سکہانے کے یعنے نماز اور روزہ اور
حلال حرام کا پہچاننا فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ پہر تم
یاد کرو میری جو بندگی کرنا نہ بھولو تو یاد کرون مین تمکو بخشنے کے وقت اور احسان مانو
میری نعمتون کا اور ناشکری نکرو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۵ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مدد ڈہونڈہو ساتھ صبر کے
بندگی مین کوشش اور محنت کرنے سے اور نماز پڑھنے سے یعنی خدا تعالی کی بندگی کرنے مین
جو محنت ہوتی ہے اس پر صبر کرنے سے مدد چاہو بیشک خدا تعالی ساتھ صبر کرنے والون کے ہے
جو انھین اپنی امان اور پناہ مین رکھتا ہے سب بلیات سے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۵ اور مت کہو اسکو جو مارا گیا ہے
خدا تعالی کی راہ مین کافرون سے لڑکر جو اس لڑائی مین دنیا کے یا اپنی کچھ غرض نہ تھی ان کو
نکہو کہ مردے ہین یعنی ان کو مردہ نکہو جو موئے نہین بلکہ جیتے ہین اس جہان مین پر تمکو خبر
نہین اور نہین جانتے تم کہ ان کی زندگی کس طرح کی ہے تمہاری سمجھ مین نہین آتی
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ
اور البتہ ہم آزماتے ہین تمکو ساتھ تھوڑی سی چیز کے سو وہ ڈر ہے دین کے دشمنون سے
لڑنے کا اور بھوک ہے کال مین اور مفلسی کے وقت اور نقصان مال کا خدا تعالی کی راہ
مین خرچ کرنے سے یا لوٹ مین جانے کے وقت اور نقصان جانون کا ہے جیسے
لڑائی مین مارے جانا اور مرجانا اپنے مین سستی اور بیماری اور نقصان میوون کا آفت ارضی و سماوی سے
یا بچون کا مرجانا ہے جو وہ میوے ہین دل کے باغ مین ایسی باتون مین آزماتا ہے تو معلوم
ہو جو کون شخص ایسی مصیبتون مین خدا تعالی کی رضا پر راضی رہتا اور صبر کرتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ
الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۵ اور خوشخبری

و بے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اُن صبر کرنے والون کو جو اُن کو جب مصیبت پہنچی ہے تو کہتے ہین کہ ہم خدا تعالیٰ کے ہین یعنی اُس کے بندے تابعدار ہین اور ہم اُسی کی طرف پھر جانے والے ہین آخر اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝ یہی لوگ ہین ایسے جو اُن پر مہر ہے اُن کے پروردگار کی طرف سے اور نعمت ہے اور وہی لوگ راہ پائے ہوئے ہین جو خدا تعالیٰ اُن سے خوش ہے

فائدہ صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکے کے شہر مین ہمیشہ سے دستور تھا کہ حج کرتے تو اُن پہاڑون کا بھی طواف مقرر کرتے اور پھرتے اُن دونون کے بیچ لیکن کفر کے وقت بہت غلط باتین بھی مقرر کی تھین اور جاہل لوگون نے اُن پہاڑون پر بت رکھے تھے جب مسلمان ہوئے لوگ تو سمجھے کہ شاید اِن پہاڑون کا طواف بھی رسم کفر کی ہو اسواسطے یہ آیت اُتری کہ بت وہان سے دور کرو اور إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝ اور بیشک جو صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکے مین سو طواف اُن دونون پہاڑون کا یہی نشانیون خدا تعالیٰ کی ہے پھر جو کوئی حج کرے اللہ کے گھر کا یا زیارت کرے تو پھر کچھ گناہ نہین وہ کہ طواف کرے اُن دو پہاڑون کا اور اُن کے بیچ مین پھرے بلکہ ثواب ہے اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیک کام کرے تو خدا تعالیٰ قدردان ہے سب کچھ جاننے والا بدلہ دیویگا نیک کامون کا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَٰتِ وَالْهُدَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتَٰبِ ۙ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّٰعِنُونَ ۝ بیشک وہ لوگ یعنی عالم یہودیون کے حسد اور دشمنی سے چھپاتے ہین اُس چیز کو جو ہمنے نیچے بھیجا ہے نشانیون روشن سے اور راہ دکھانا توریت مین یعنی نشانیان اور نبی آخری زمانے کے پیغمبر کے سو وہ چھپاتے ہین بعد اُس کے جو ہمنے بیان کین وہ نشانیان لوگون کے واسطے کتاب توریت مین وہی لوگ جو چھپاتے ہین صفت آخری زمانے کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن کو اپنی رحمت سے نکالتا ہے خدا تعالیٰ اور لعنت کرتے ہین ان پر لعنت کرنے والے یعنی فرشتے اور سب لوگ اور زمین لعنت کرتے ہین إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ مگر وہ لوگ جنہون نے توبہ کی اور پھرے شرک سے

اور جو حق بات لاتے اور سنواری کا ہم اپنے اور بیان کی صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
جیسے کہ توریت میں لکھی ہے پھر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی ان پر پھیرا ہوں رحمت کرنے کو
یعنی ان پر رحمت کی اور ہم ہیں توبہ قبول کرنے والے مہربان جو جلد عذاب نہیں کرتا
بندوں پر اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کفر ہی کے حال میں مر گئے وہی لوگ
ہیں جو ان پر لعنت ہے خدا تعالی کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے ان پر
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ ہمیشہ رہیں گے
اسی لعنت میں یعنی خدا تعالی کے غصہ میں رہیں گے ہمیشہ جو وہ دوزخ ہی ہلکا ہو گا
ان پر سے عذاب دوزخ کا اور نہ ان کو ڈھیل دی جاوے گی عذاب میں وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اور خدا تعالی تم سب کا ایک خدا ہے جو نہیں ہے کوئی ع
لائق بندگی اور پوجنے کے مگر وہی ایک بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ✤

فائدہ مکے کے کافر کہتے تھے کہ ہم میں سو بنا کٹھ خدا رکھتے ہیں ان سے ایک
شہر کا بند و بست خوب نہیں ہو سکتا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے کہ میرا ایک
خدا تعالی ہے جو سارے عالم کا کام بناتا ہے سو کوئی دلیل لاوے اپنی بات پر تب
ہم سچ جانیں سو خدا تعالی نے اس آیت میں نشانیاں اپنی قدرت کی بیان کیں کہ
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
النَّاسَ بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے جو کیسا بچھا اونچا اور بڑا ایسے نہایت اور بے سہارے
تھام رکھا ہے اور زمین کے پیدا کرنے میں جو کیسی کشادہ اور مضبوط پانی پر پھیلائی ہے
اور بدلنے میں رات اور دن کے جو آگے پیچھے اور گھٹتے بڑھتے اپنے اپنے موسم میں
آتے ہیں اور اس کشتی کے چلنے میں جو دریا میں بہتی جاتی ہے ساتھ اس چیز کے جو فائدہ
پہنچاوے لوگوں کو سوداگری سے بیشک نشانیاں ہیں خدا تعالی کی قدرت کی
وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ
وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝
اور اس میں نشانی ہے جو اتارا ہے خدا تعالی نے آسمان سے پانی میٹھا کا پھر جلایا اس پانی
سے زمین کو جو سبع کی سبزی پیدا ہوئی بعد مرنے اس کے جو خشک اور بے رونق ہو رہی تھی

اور پھیلایا اور پہیلایا زمین میں ہر طرح کے جانوروں سے اور پھیرا اور بدلا باؤں کو جو کبھی پ
ملیتی الٹی اور کبھی لیجاتی ہے اور کبھی گرم اور کبھی سرد چلتی اور پھیرا گیا ہے بادل بدلی کے
جو تابعدار ہے خدا تعالےٰ کے حکم کی ہے آسمان اور زمین کے
بیچ یعنی البتہ یہ سب چیزیں نشانیاں ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت کے عقلمندوں کے واسطے
جو سمجھتے ہیں وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط اور
آدمیوں میں سے بعضا شخص ایسے جو پکڑتا ہے سوائے خدا تعالیٰ کے شریک برابر کے یعنی
وہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے برابر یہی ہیں اور محبت رکھتا ہے ان کے جیسے محبت خدا تعالیٰ
کی یعنی برابر کا درجہ سمجھتا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ ط وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا
إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ اور وہ لوگ جو
ایمان لائے ہیں سو بہت بڑی محبت رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی اور اگر دیکھیں ظالم یعنی
مشرک جسوقت کہ عذاب دیکھیں گے وہ کہ تمام قدرت اور قوت اور زبردستی خدا تعالیٰ ہی کو
ہے اور جان لیں گے اسوقت کہ خدا تعالیٰ بہت بڑا عذاب کرنے والا ہے إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ
اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝
اسوقت کہ جب بیزاری کریں گے وہ لوگ جو تابعداری کرتے تھے یعنی بت پرست بتوں سے
بیزار ہوں گے اور بیزار ہوں گے بت پرستوں سے قیامت کے دن اور وہ
سب دیکھیں گے عذاب کو اور کٹ جاوے گا ان میں سے آپس کا علاقہ یعنی کا
یعنی بتوں کے پوجنے والے اور بت آپس میں دشمن ہو جاوینگے عذاب دیکھ کر
وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ط اور کہیں گے وہ لوگ
جو تابعداری کرتے تھے یعنی مشرک کہیں گے جو کیا اچھا ہوتا جو ہمیں پھر جانا ہوتا دنیا میں تو ہم
بیزاری کرتے ہم بتوں سے جیسے کہ بیزاری کی انہوں نے اب ہم سے كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ
اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ط وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝ اسی طرح
دکھاویگا خدا تعالیٰ مشرکوں کو کام ان کے افسوس والے اوپر ان کے یعنی مشرک اپنی
سمجھ میں جو اچھے کام کرتے ہیں جیسے حج اور عمرہ اور ضیافت مسافر کی اور خیرات سب
نیک کام قیامت کو مقبول نہوں گے تو افسوس کریں گے اور جو کچھ گناہ کئے ہونگے ان
سب کا بدلہ عذاب ملیگا اور نہ وہ سب باہر نکلیں گے آگ سے دوزخ کی یعنی ہمیشہ

آگ میں رہیں گے ف **فائدہ** مکے کے مشرکوں نے کئی باتیں شیطان کی بہکانے
سے اور اپنے جی کی خوشی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں مقرر کر رکھی تھیں
اول تو یہ کہ خدا کے شریک ٹھہرا کر انھیں بھی پوجنے لگے اور ان کی نیاز جانور ذبح کرنے لگے
اور کئی چیزیں حلال جانوروں میں حرام جانتے تھے اور بعضے جانور جو بتوں کی نیاز ہو جاتے
انہیں حرام جانتے تھے اور سور کو حلال سمجھتے تھے تب یہ آیت اتری یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ
كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
اے آدمیوں کھاؤ وہ چیزیں جو زمین میں پیدا ہوتی ہیں حلال پاکیزہ اور ستھری اور تابعداری
مت کرو شیطان کی بہکانے اور پھسلانے کی جو وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتا ہے
سو مقرر شیطان تمھارا دشمن ہے صریح جو تم سب کے باپ کو یعنی حضرت آدم کو بہشت میں سے
نکالا بہکا کر اور پھسلا کر اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہیں جو شیطان حکم کرتا ہے تمکو یعنی سکھاتا ہے
تمکو برے کام اور بیحیائی اور یہ سکھاتا ہے کہ کہو تم خدا تعالی پر بات جن کی تمہیں خبر نہیں
یعنی جھوٹھ اپنے جیسے جوڑ کر کہو کہ خدا نے یوں کہا ہے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ
اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ
شَیْــٴًـا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ۝ اور جب کہیں مشرکوں کو کہ تابعداری کرو تم اس چیز کی جو حکم اتارا ہے
خدا تعالی نے حرام اور حلال چیزوں میں تو کہیں کہ ہم نہیں مانتے بلکہ تابعداری کریں گے ہم
اس کی جو پایا اس کام پر اپنے باپ دادا کو اور نہیں سمجھتے کہ بھلا اگر ان کے باپ دادا
بیوقوف ہوں نہ سمجھتے ہوں کچھ اور نہ راہ سیدھی جانتے ہوں تب بھی اپنے باپ
دادا کی راہ نچھوڑیں وَمَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا
دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ اور مثال کافروں کی ایسی ہے جیسے مثال اس شخص
کی جو چلاوے اور پکارے ایک جانور کو جو نہ سنے وہ مگر پکارنا اور آواز نری جو کچھ
بات اور مدعا نہ سمجھے کافر بھی اسی طرح یعنی اصل نہیں سمجھتے گویا کہ بہرے ہیں جو حق بات
نہیں سنتے گونگے ہیں جو حق بات نہیں کہتے اندھے ہیں جو راہ سیدھی اسلام کی نہیں
دیکھتے پھر کچھ وہ سمجھتے نہیں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا
لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ ستھری پاکیزہ چیزوں

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

[illegible]

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ

[illegible]

جو خدا تعالیٰ نے اُتاری کتاب سچی اور درست اور جنہوں نے اختلاف کیا یعنی اُس کے حکم بگاڑنے وہ البتہ خلاف اور دشمنی میں پڑے ہیں دور دراز کی یعنی بڑی دشمنی میں پڑے ہیں جب یہ آیت یہود اور نصاریٰ نے سنی تو کہنے لگے کہ ہم دور دراز کے خلاف میں نہیں ہیں بلکہ ہم نماز پڑھتے ہیں جو یہ بہت بھلائی ہے تب یہ آیت اتری کہ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ نہیں بڑی نیکی یہ ہے وہ کہ پھیرو اپنے منہ کو طرف مشرق کے جو سورج نکلتا ہے یا مغرب کی طرف منہ پھیرو اپنے جہاں سورج ڈوبتا ہے اور لیکن بھلائی اور نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے خدا تعالیٰ پر وحدہ لاشریک جان کر اور قیامت کے دن کو سچ جانے اور فرشتوں سے دشمنی نہ رکھے اور سب کتابوں کو اور پیغمبروں کو برحق جانے تب مومن خالص ہووے وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ اور دیوے مال خدا تعالیٰ کی محبت پر سوائے زکوٰۃ کے کنبے کے غریبوں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور راہ مسافروں کو جن پاس خرچ راہ کا نہ ہووے اور مانگنے والوں کو دیوے جو محتاج ہوں اور قیدیوں کو چھڑانے کو بندی سے مال دیوے اور قائم رکھے نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر پڑھا کرے اور دیا کرے مال زکوٰۃ کا مقرر کیا ہوا وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور پورا کرنے والے اپنے قرار کو جب قول کریں کسو سے اور صبر کرنے والے یعنی ٹھہرنے والے بیچ وقت سختی فقر فاقہ کے اور دکھ بیماری کے وقت اور وقت لڑائی کے کافروں سے جو ایسے لوگ ہیں وہی سچے ہیں دین میں یا قول قرار میں وہی لوگ ہیں پرہیزگار بچنے والے سب برائیوں سے **فائدہ** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے یہ دستور تھا کہ اشراف عمدہ قبیلہ کا غلام یا عورت مار بھی جاتے تو رذال قوم سے غلام کے بدلے صاحب کو اور عورت کے بدلے مرد کو مار ڈالتے تھے جب اسلام ظاہر ہوا تب یہ حکم آیا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا

اور فرض ہوا تم پر بدلہ برابر کا مارے گیون مین کہ صاحب کے بدلے صاحب کو قتل کرو
اور غلام کے بدلے غلام کو اور عورت کے بدلے عورت کو مار ڈالو فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ
اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ط پھر جو کوئی بخشا جاوے اور معاف ہو کسو قتل کرنے والے کو اُس کے
بھائی کی طرف سے کچھ تھوڑا سا تو پھر چاہیے قتل کرنے والے کو تابعداری کرنی اچھی طرح سے
اور خوشی سے اور ادا کرنا اور پہنچانا چاہیے خون بہا طرف وارث مارے گئے کے ساتھ
نیکی کے اور جلدی بغیر ڈھیل اور حجت کے یہ معاف کرنا آسانی ہے تمہارے پروردگار
کی طرف سے اور مہربانی ہے اور بخشش ہے فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ
فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ہ پھر جو کوئی زیادتی کرے حکم سے گذر جاوے بعد فیصل ہونے کے
یعنی وارث مقتول کا بخش کر اور خون بہا لیکر پھر قاتل کے مار ڈالنے کا ارادہ کرے
یا قاتل خون بہا دے کر اور کسی وارث مقتول کے کا قصد کرے تو پھر واسطے اُسکے ہی
عذاب دُکھ دینے والا وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ہ
اور واسطے تمہارے اے مسلمانو بیچ قصاص کرنے کے زندگانی ہے اے عقلمندو
یعنی جب مارے گئے کے بدلے مارنے والے کو مار ڈالو گے تو سب لوگ اپنے
مارے جانے کے ڈر سے کسی کو ناحق نہ مار ڈالین گے یہ قصاص اسواسطے مقرر کیا ہے
کہ شاید تم پرہیز کرو اور رُکو ناحق مار ڈالنے سے كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ہ لکھا گیا تم پر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تم پر کہ جب حاضر ہو تم مین سے
کسی کو موت یعنی جب کوئی مرنے لگے اگر وہ چھوڑے مال تو وصیت کرنا چاہیے اُسے
واسطے ماں باپ کے اور کنبے والون کے واسطے ساتھ انصاف کے یعنی سب کا
حصہ مرنے کے وقت آپ کر مرے انصاف سے یہ حکم ماننا ضرور ہے پرہیزگارون پر
جو حق دارون کو اپنے مال سے ناامید نکرین اس آیت کا حکم موقوف ہوا اُس آیت سے
جو سورہ نساء مین آئی ہے اُس مین سب کا حصہ خدا تعالی نے آپ فرمایا انصاف سے وصیت کرنا
اچھا ہے پر فرض نہین اور وہ سوائے کنبے کے غیر کو تہائی مال سے زیادہ دینے کی
وصیت نکرے فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الَّذِيْنَ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] روزے [illegible] تو بھی روزہ [illegible] بیمار اور مسافر [illegible] رمضان [illegible]

[illegible] شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ [illegible]

[illegible] سے [illegible] کہا [illegible]

[illegible] فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ [illegible] مسلمانوں [illegible] مسافر [illegible] مہینے [illegible]

[illegible] يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ [illegible] اللہ تعالی [illegible]

[illegible] اللہ تعالی کی نعمتوں کا [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ اور پوچھے تجھ سے اے محمد صلی [illegible]

علیہ و آلہ وسلم میرے بندے مجکو یعنی میرا امکان پوچھتے ہین تو پاس ہون ہر بندے کے علم سے یعنی ہر ایک بندے کے احوال کی مجھے خبر ہے سب قبول کرتا ہون مین یعنی سنتا ہون مین پکارنا پکارنے والے کا جسوقت کہ وہ پکارے مجکو پھر چاہیے کہ بندے میرے قبول کرنا مجھی سے چاہین اور یقین لاوین مجھی پر شاید کہ راہ پر آوین ؎

فائدہ جب روزے فرض ہوئے تو مسلمان سارے مہینے رمضان کے شام کو ایک بار کھا کر پھر دوبارہ نکھاتے اور عورتون سے نہ ملتے جیسے اگلی امت کا دستور تھا پر بعضے لوگون سے یہ نہو سکا تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آنکر عرض کی تب یہ آیت اتری اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ حلال کئے یعنے تمکو رات کے روزے جو بیحجاب ہوکر اپنی عورتون سے صحبت کرو جو عورتین تمھاری پوشاک ہین اور تم اُن کی پوشاک ہو یعنی جس طرح بدن سے کپڑے لگے اور ملے ہوئے ہوتے ہین اسی طرح عورتون سے مرد آپس مین ملتے ہین عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ جانا خدا تعالیٰ نے وہ کہ تم چوری کروگے اپنے جیون مین سو پھیرا مہر سے خدا تعالیٰ تم پر راہ اور بخشا تمسے اے مسلمانو چوری تمہاری کو پھر ملو آپ اپنی عورتون سے رمضان مین راتون کو اور ڈھونڈو وہ جو لکھدیا ہے خدا تعالیٰ نے تمہارے واسطے یعنی حامل عورتون کے ملنے سے اولاد چاہو وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ اور کھاؤ اور پیو ساری رات رمضان مین جب تلک کہ ظاہر ہووے اور نظر آوے تمکو دھاری سفیدی کی آسمان مین سیاہ دھاری صبح کی روشنی کے نکلنے تلک کھاؤ پیو یعنی جب تلک صبح صادق اول روشنی نظر نہ آوے تب تلک کھاؤ پیو پھر اُس وقت سے تمام کرو تم روزہ رات تلک وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ اور نہ صحبت کرو عورتون سے جب کہ تم اعتکاف کرنے والے ہو مسجدون مین یعنی اعتکاف کے حال مین عورتون سے صحبت منع ہے یہ حکم جو ہوئے سب حدین ہین خدا تعالیٰ کی پھر نزدیک نجاؤ تم اُن چیزون کے جو منع

ہوئی ہین اسی طرح کا بیان کرتا ہے خدا تعالی آیتین اپنی شاید کہ مسلمان پرہیز کرین اور بچتے رہین منع کی ہوئی چیزون سے وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت کھاؤ تم مال ایک دوسرے کا ناحق جیسے کہ چوری یا خیانت یا دغا بازی یا رشوت یا زبردستی یا جوا یا فریب سے مت کھاؤ مال لوگون کا اور نہ پہنچاؤ ساتھ اس مال کے یعنی حاکمون تک نہ پہنچاؤ قضایا مال کا جو ان کے پردے مین کھاؤ تھوڑا سا لوگون کے مال سے یا حاکمون کو رشوت کا مال نہ پہنچانا جو رفیق کر کے کسی کا مال نکھاؤ ناحق ساتھ ظلم کے یا جھوٹی قسم یا جھوٹی گواہی دے کر مال کھاؤ اور تم جانتے ہو کہ ناحق پر ہو تم ❊

فائدہ لوگون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ احوال اول جو چاند باریک ہوتا ہے پھر ہر روز زیادہ ہوتے ہوتے گرد ہوتا ہے پھر گھٹتا جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ پوچھتے ہین لوگ تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال نئے چاند کا جو پہلی تاریخ نکلا کرتا ہے تو کہہ کہ یہ چاند کا نکلنا وقت ٹھیرے ہوئے ہین واسطے لوگون کے جو معاملے کرتے ہین وعدون پر اور شمار ہے مہینون کا عورت پیٹ والیون کے واسطے اور دودھ پلانے کا بچون کو وقت برس اور مہینون پر مقرر ہے اور روزے اور حج مہینے پر اور سال پر ٹھیرا ہوا ہے جو چاند سے معلوم ہوتا ہے جو بارہ ۱۲ مہینے کا ایک برس مقرر کیا ہے ❊

فائدہ اکثر عرب کے لوگون مین دستور تھا کہ جب حج کی نیت کر کے گھر سے نکلتے پھر جو کچھ کام گھر مین ضرور ہوتا تو دروازے سے نہ آتے چھت پر سے یا دیوار پر سے آتے اور اس بات کو نیکی جانتے سو خدا تعالی نے یہ رسم موقوف کی اس آیت کو بھیج کر کہ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور نیکی نہین ہے وہ کہ آؤ تم گھرون مین اونکے چھتون پر سے اور لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ڈرے خدا تعالی سے اور اسکا حکم بجا لاوے اور آؤ گھرون مین دروازون سے گھرون کے اور ڈرو خدا تعالی سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو اور اپنی مراد کو پہنچو وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ

وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۔ اور زیادتی مت کرو البتہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا زیادتی کرنے والوں کو
لوگوں نے جو سے لڑتے ہیں اور تم ان کی زیادتی کرو یعنی پہلے ان کی تم ابتدا نہ کرو
مگر جب وہ لڑے اللہ نے لگیں تب تم بھی لڑو اور ہمیشہ ان کو قتل کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے
جو لوگ حق کے بھولے ہیں ان کو دور کرنا اور وہ لوگ کہ ہنوز سبب لڑنے کا قائم رکھتے ہیں
کہ لڑنے والوں کو ان آیت کا شکر موقوف کیا گیا آیت ...

فائدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے مکے کا حج اور ان کا عمرہ ...
...
اور محرم یہ تین مہینے اور رجب ...
مار ڈالتے ...
ذوالقعدہ کے مہینے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...
...
...
کہ اس برس ...
جو سب ...
ماہ حرام میں ...
علیہ وآلہ وسلم ... ذوالقعدہ کے مہینے میں قصد مکے کی زیارت کا کیا تو
بعضے اصحاب کے خیال میں آیا کہ ... قریش ... لڑنے کو
... مسجد حرام میں ...
وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَۃُ
اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔ اور قتل کرو ان کو جس جگہ پاؤ ان کو اور نکال دو
ان کو جس جگہ سے انہوں نے تم کو نکالا ...
... وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ
جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ۔ ...
...

اور نہ ڈرو جو انھوں نے حرمت نہ کی آپ نہ کی ایسا ہی ہے بدلہ کافروں کا ۔
فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ پھر اگر وہ باز آویں شرک سے تو بیشک
خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ
لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ اور لڑو مشرکوں سے جب تک باقی
نہ رہے ہنگامہ شرک کا اور رہے بندگی کرنا واسطے حکم خدا تعالیٰ کے پھر اگر باز آویں
مشرک لڑائی سے تو پھر نہیں ہے زیادتی مگر ظالموں پر ہے حکم قتل کا جو فتنہ سے باز نہیں
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا
عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ مہینہ حرام کا
یعنی ذیقعدہ اس برس کا جو عمرہ قضا کے واسطے جاتے ہو بدلے ہے ساتھ اس مہینے حرام کے
کہ اسی مہینے اگلے برس کے بیچ تمکو جانے نہ دیا تھا یعنی اگر مکے کے قریش اب کی بار لڑیں
تو تم لڑو اور لحاظ مہینے حرام کا نہ کرو اسواسطے کہ انہوں نے اس مہینے کی حرمت نگاہ نہ رکھی تھی
یہ اس کا بدلہ ہے پھر جو کوئی زیادتی کرے تم پر پھر تم زیادتی کرو اس پر جیسے کہ
زیادتی کی اس نے تم پر اور ڈرو خدا تعالیٰ سے اور جانو وہ کہ خدا تعالیٰ ساتھ ہے
پرہیزگاروں کے وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اور خرچ کرو اور بانٹ دو اے دولتمندو مال اپنے بیچ خدا تعالیٰ
کی راہ میں لڑتے ہیں اور جان دیتے ہیں بیشک خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے
نیکی کرنے والوں کو وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ اور پورا کرو حج اور عمرے کو یعنی مناسک حج کے
اور حدیں اس کی اور فرض اور سنت جو اس میں ہیں سب بجا لاؤ واسطے خدا تعالیٰ کے
پھر اگر روکے جاو سبب بیماری کے یا دشمن کے ڈر سے یا سبب نہ ہونے خرچ راہ اور
سواری کے تو پھر تم پر ہے جو کچھ کہ میسر ہو قربانی سے بھیجو اور مناسک حج ترک کرو اور
قربانی کریں اور حجامت نکرو تم اپنے سروں کی جب تک پہنچ نہ چکے قربانی تمہاری اپنے
مکان میں جو قربانی کی جگہ مقرر ہے جب قربانی وہاں ہو چکے تب سر کی حجامت کرو فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ

پھر جو کوئی کہ ہووے تم مین سے بیمار وقت احرام کے یا ہو اُسے دُکھ سر کا جیسے درد سر یا سر مین
زخم ہو یا جوئین بہت ہون اُس کے سر کے بالون مین تو پھر لاچار حجامت کرے اپنے سر کی
پھر بدلہ دیوے جو تین روزے رکھے یا چھہ محتاجون کو کھلاوے یا قربانی کرے ایک دنبہ
پھر جب خاطر جمع ہو تمہاری سب طرح سے پھر جو کوئی فائدہ لیوے عمری اور حج کا یعنی
عمری اور حج کا احرام ساتھ باندھے اور دونون ایک ہی بار ادا کرے پھر اُس پر ہے جو کچھ
میسر ہو اُسے قربانی سے یعنی بکرا دنبہ یا شراکت مین اونٹ یا گائے قربانی کرے
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ
ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۵ پھر جو کوئی نہ پاوے قربانی یعنی قربانی کا مقدور نہو تو پھر روزے
رکھے تین حج کے دنون مین اور سات روزے اور رکھے جب پھرے اپنے وطن کو
یہ دس روزے پورے ہوئے یہ حکم اُس کو ہے جو نہو کنبا اور گھر والے اُس کے
نزدیک مکے کے رہنے والے یعنی جسکا گھر مکے مین ہو اُس پر یہ حکم نہین اور ڈرو خدا تعالیٰ
سے اُسکا حکم مانو اور جانو وہ کہ خدا تعالیٰ کا سخت عذاب ہے اُس پر جو اُس کا حکم نہ مانے
طریق حج کا یون ہے کہ اول احرام باندھے پھر عرفہ کے دن عرفات مین جا کر
حاضر ہو پھر وہان سے چلے تو رات مشعر الحرام مین رہے پھر صبح کو عید کے منا مین پہنچ کر
کنکر پھینکے اور حجامت سر کی کرکے احرام سے نکلے پھر مکے مین جا کر طواف کعبہ کا کرے
پھر صفا مروہ کے بیچ مین جا کر طواف رخصت کا کرے اور وطن کو چلا جاوے ۔ اور
طریق عمری کا یون ہے کہ اول احرام باندھے جس مہینے اور جس دن چاہے مختار ہے
اور طواف کعبہ کا کرے اور صفا مروہ کے بیچ مین دوڑے پھر حجامت کرکے احرام سے
نکلے اور حج اور عمری مین قربانی ضرور نہین مگر کسو سبب سے یہان خدا تعالیٰ تین سبب
فرماتا ہے ایک یہ کہ احرام باندہ کر روکا گیا مرض سے یا دشمن کے ڈر سے تو کسی شخص کے ہاتھ
قربانی بھجوا دے جب مکے مین قربانی ذبح ہو چکے تب احرام سے نکلے پھر حجامت کرے
دوسرا سبب یہ کہ درد یا بیماری سر کی بالون سے لاچار ہو کر احرام کے بیچ مین حجامت
کرے تو اُسکا بدلہ قربانی بھجوا دے یا تین روزے رکھے یا چھہ محتاجون کو کھلاوے
تیسرا سبب یہ کہ حج اور عمرہ جدا جدا نکرے ایک ہی سفر مین دونون ادا کرے تو قربانی

ضرور ہے یہ قربانی پیدا نہو تو تین روزے رکھے بیچ روزہ حج کے دنون مین اور سات دن
پیچھے رکھے اور قربانی کم سے کم ایک بکری ایک آدمی کو یا ایک گائے یا اونٹ سات
آدمی کی شراکت مین درست ہے اور قربانی حج اور عمرہ اکٹھا کرنے مین مکے کے رہنے والون پر
نہین ہے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ
فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَ
اتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۞ مہینے حج کے معلوم اور مشہور ہین جو شوال اور ذیقعد کے مہینے
سے شروع ہے احرام باندھنا پھر جس نے مقرر کر لیا اپنے اوپر ان مہینون مین حج کو تو پھر
بچنا ہے اوسے بے حجاب ہونا اپنی عورتون سے اور نہ کسو طرح کا کوئی گناہ کرے اور نہ جھگڑا
کرے آپس مین حج کے دنون مین اور جو کچھ کرتے ہو نیک کامون سے سب جانتا ہے
خدا تعالی اس سے کچھ چھپا ہوا نہین ہے اور راہ خرچ اپنا لے لیا کرو اپنے ساتھ
جو یہ بہت اچھا ہے راہ خرچ پرہیزگاری کرنا جو کسی سے خرچ مانگنا اور اسے فکر مین
ڈالنا بعضے لوگ اپنے گھر سے جان بوجھ کر خرچ راہ اپنے ساتھ نہ لیتے تھے اور وہان جا کر
ہر ایک سے مانگتے سو خدا تعالی نے منع فرمایا کہ لوگون کو حیران کرنے سے خرچ راہ اپنے ساتھ
لانا بہتر ہے اور فرماتا ہے خدا تعالی کہ ڈرو مجھسے اے عقلمندو **طریق** احرام کا یون
احرام باندھنے کا وقت غرہ شوال سے ذی الحجہ کی چاندرات تک ہے اس سے پہلے
نچاہیئے جو احرام باندھے اور احرام نیت ہے حج کی یا عمرہ کرنے کی یا دونون کے
اکٹھے پھر زبان سے لبیک سارے کہے پھر احرام مین داخل ہو تو پرہیز کرے
مرد عورت کی صحبت سے اور سب گناہ سے اور بدزبانی سے فحش ہونے سے آپس مین
جھگڑنے سے پرہیز کرے بدن کے بال نہ منڈاوے ناخن نہ کاٹے خوشبو نہ ملے
شکار نہ مارے سر اور بدن اپنا ننگا رکھے سوائے ایک کپڑے بغیر سیئے کے دوسرا
نہ رکھے اور عورت سر اور بدن اپنا ڈھانپے پر منھ کھلا رکھے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ
كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۞ کچھ گناہ نہین تم پر
اس بات مین کہ تلاش کرو حج کے سفر مین روزی کی اپنے فضل پروردگار کے سے
یعنی حج کے سفر مین اگر سوداگری بھی کرو تو گناہ نہین مباح ہے پھر جب پھرو طواف کر کے

عرفات سے تو پھر یاد کرو خدا تعالیٰ کو نزدیک مشعر الحرام کے مشعر الحرام ایک مکان کا
نام ہے وہ مکان عرفات اور منا کے بیچ ہے اور یاد کرو خدا تعالیٰ کو اُن کاموں میں
جیسا کہ دکھائے تم کو اور سکھائے حج کے مناسک اور تھے تم اس سکھانے سے پہلے
ہر طرح سے بھولے ہوئے راہ اسلام کی ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا
اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٥ پھر طواف کرنے چلو جس جگہ سے سب لوگ چلتے
ہیں اور بخشواؤ اپنے تئیں خدا تعالیٰ سے بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان ہے
فائدہ یہ بھی کفر کی غلطی تھی کہ مکے کے رہنے والے عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات
حرم سے باہر ہے حرم کی حد پر کھڑے رہتے سو فرمایا کہ جہاں سے سب لوگ چلیں طواف کو
تم بھی چلو اور اگلی تقصیر پر نادم ہو فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ
آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا پھر جب کر چکو تم مناسک اپنے حج کی یعنی حج کے کام
جو مقرر ہیں اس میں سب کر چکو تو پھر یاد کرو خدا تعالیٰ کو جیسا کہ یاد کرتے ہو تم اپنے باپ دادا کو
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے دستور تھا کہ حج کر کے تین دن تک
خوشی کرتے اور اپنے باپ دادا کی بڑائیاں کرتے سو خدا تعالیٰ نے اس بات کو منع کیا
اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو یاد کرو جو بہت زیادہ بہتر ہے باپ دادا کی بڑائی سے خدا تعالیٰ
کو بزرگی سے یاد کرو فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ ٥ پھر کوئی شخص ہے آدمیوں سے جو وہ کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے
دے ہمکو دنیا میں مال اور عزت دنیا کی اور نہیں ہے اسکو اس جہان میں کچھ حصہ نعمت سے
وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٥
اور لوگوں سے کوئی شخص ہے جو کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے دے ہمکو اس
جہان میں نیکوئی یعنی توفیق بندگی کی دے دنیا میں اور اس جہان میں دے نیکی
یعنی گناہ بخش دے آخرۃ میں اور پناہ دے ہمکو عذاب آگ سے أُولَٰئِكَ لَهُمْ
نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ وہ لوگ جو دین اور دنیا کی نیکیاں مانگتے ہیں
اُن لوگوں کے واسطے ہے حصہ پورا اُن چیزوں سے جو کام کئے ہیں انہوں نے دنیا میں
اور خدا تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے جو ایکدم میں حساب سب سے لیوے گا
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور یاد کرو خدا تعالیٰ کو بیچ دنوں گنتی کے جو وہ تین دن ہیں عید قربانی کے بعد یعنی تکبیر کہو پھر جو کوئی جلدی کرے جانے کی دو دن میں یعنی تین دن نہ رہے تو پھر کچھ نہیں گناہ اس پر اور جو کوئی ڈھیل کرے جانے میں یعنی تین دن تک منیٰ میں رہے پھر تو بھی کچھ گناہ نہیں اس پر جو کوئی پرہیز کرے حج کرکے عمری کے تمام کرنے تک پرہیزگار ہی میں رہے اور ڈرو خدا تعالیٰ سے ہر کام میں ہر وقت اور جانو وہ کہ مقرر تم سب کو خدا تعالیٰ ہی کی طرف اٹھ کر گوروں سے جمع ہونا ہے حساب دینے کو اب مذکور حج کا تمام ہوا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ اور لوگوں سے وہ ایک شخص ہے جو خوش آوے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بات دنیا کی زندگانی کے کاموں میں اور وہ گواہ کرتا ہے خدا تعالیٰ کو اپنی بات پر یعنی ظاہر کرتا ہے قسم کھا کر کہ میں سچا ہوں اور وہ در اصل بڑا ہے لڑا کا دشمن ہے سو وہ شخص ایک منافق تھا اسکا نام اخنس تھا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور قسم خدا تعالیٰ کی کھا کر اپنی محبت اور ایمان ظاہر کیا اور جب پھر مدینے سے تو ایک کھیت کو جاتے ہوئے راہ میں جلا دیا اور مسلمانوں کی کھیتی جانوروں کی کوچیں کاٹ گیا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ اور جب پھرا تیرے پاس سے تو پھرا ملک میں خرابی کرتا ہوا شہروں میں اور ویران کرنے کھیتی کو اور مارنے جانوروں کو اور خدا تعالیٰ دوست نہیں رکھتا خرابی کرنے والوں کو وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ اور جب کہیں اس منافق کو کہ ڈر خدا تعالیٰ سے تو پکڑ لاوے اسکو غرور کفر کا گناہ پر یعنی کہا نہ مانے اور ضد کرے ہی اس پر پھر کفایت کرے اسے آگ دوزخ کی اور بہت بری ہے آگ دوزخ کی بچھونا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ اور لوگوں سے ایک شخص وہ ہے جو بیچتا ہے اپنی جان کو ڈھونڈھتا ہے خوشی خدا تعالیٰ کی اور اپنی جان کو عزیز نہیں رکھتا اور خدا تعالیٰ بہت مہربان ہے اپنے بندوں پر جو اس کی خوشی میں

اسی جانچ حاضر کرتی ہین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تو داخل ہو اسلام مین پورے
ایکبار یعنی دل مین خلل باقی نرکھو کسو طرح کا اور تم تابعداری نکرو شیطان کی قدمون کی یعنی
اس کے بہکانے پر نہ چلو جو بیشک شیطان واسطے تمھارے دشمن ہے صریح فَاِنْ
زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ
پھر اگر تم ڈگمگا جاؤ بعد اسکے جو آئے تم پاس حکم شریعت کے کھلے ہوئے صاف مین
تو پھر جان رکھو اور یقین سمجھو وہ کہ خدا تعالیٰ زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا
هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ کیا راہ دیکھتے ہین یعنی انتظار نہین کرتے یہ لوگ مگر اسیکی کی راہ دیکھتے
ہین جو آوے خدا تعالیٰ یعنی عذاب خدا تعالیٰ کا بیچ سائبان بدلی کے اور فرشتے عذاب
لیکر آوین جیسے اگلی امت پر آیا تھا عذاب اور فیصل کیا جاوے یہ کام یعنی ہر ایک کو سزا
ملے اسکے کامون کے لائق اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف پھر پھرنا ہے سب کامون کا یعنی
نیکیات اور بدیاں سب کے اور حکم ان کے سزا اور بدلے کا خدا تعالیٰ ہی کی حضور سے
ہوگا آخر کو سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍ بَیِّنَةٍ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل سے جو کتنی
دیں ہم نے بنی اسرائیل کی کتاب مین آیتین کھلی ہوئی روشن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تعریف مین پھر جو کوئی بدلے خدا تعالیٰ کی نعمت کو بعد اس کے جو آچکی ہو وہ نعمت اسے
پھر بیشک خدا تعالیٰ بہت بڑا عذاب کرنے والا ہے آیتون کے بدلنے والون پر جو دنیا
مین مارا جاوے اور لوٹا جاوے مسلمانون کے ہاتھ سے یا جزیہ دیوے اور رسوا ہووے
اور قیامت کو دوزخ مین رہے گا ہمیشہ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَیَسْخَرُوْنَ
مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور خوب بنایا ہے کافرون کے واسطے جینا دنیا کا
اور کافر اشراف دولتمند ہنستے ہین مسلمان غریب محتاجون کو جب دیکھتے محتاج اصحابون کو
جیسے حضرت بلال اور عمار ایسے لوگون کو دیکھ کر ہنستے اور کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکھو جو کہتا ہے ان گداؤن محتاجون سے کام جہان کا بناتا ہون اور عرب کے سردارون کی
یعنی اپنی بڑائی موقوف کرتا ہون اگر کام ان کا سچ ہوتا تو سردار اور اشراف عرب کے اسکے

رفیق ہوئے تھے کہ یہ آپ کا احتیاج سو حق تعالی فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ اور وہ لوگ جو پرہیزگاری
کرتے ہیں شرک سے اور گناہوں سے بچے رہتے ہیں وہ بلند اور اونچے ہونگے قیامت
کے دن کافروں ولیندوں سے بھی اور خدا تعالی روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بیشمار
كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ
مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ تھے لوگ سب قوم ایک
مذہب پر یعنی حضرت آدم اور اولاد ان کی اول سب ایک دین پر تھے بعد اسکے دین میں
اختلاف کیا تب پھر اٹھائے یعنی پیدا کئے اور بھیجا خدا تعالی نے خوشخبری دینے والے
بندگی کرنے والے کو ثواب سے اور ڈرانے والے گناہ کرنے والوں کو عذاب سے
اور بھیجا ساتھ ان پیغمبروں کے کتاب کو جو حکم شریعت کا بیان کرے جو اس طور سے
بندگی کرو سو وہ کتاب میں سچ اور درست ہیں یعنی صحیح ہیں تو حکم کریں لوگوں میں وہ پیغمبر
بیچ اس چیز کے جو وہ جھگڑتے ہیں وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور جھگڑا
نہیں ڈالا دین میں مگر کتاب والوں نے یعنی یہود اور نصاری ہی نے جھگڑا ڈالا ہے
بعد اس کے جو آئے ان پاس معجزے اور آیتیں کھلی ہوئی سو جھگڑا ان کا بے سمجھے سے نہیں
بلکہ خوب سمجھتے ہیں پر ضد ہے ان میں جو آپس کا ضد ہے جھگڑتے ہیں پھر راہ دکھائی خدا تعالی نے
دین کی ان لوگوں کو جو ایمان لائے اس چیز میں جس میں وہ جھگڑتے تھے سو وہ سیدھی اور
درست راہ دکھائی مومنوں کو خدا تعالی نے اپنے حکم سے اور خدا تعالی دکھاتا ہے
جسے چاہتا ہے طرف سیدھی راہ یعنی اسلام کی ۝ **فائدہ** خدا تعالی نے
کتنی نبی اور کتابیں بھیجیں پر اسواسطے نہیں کہ ہر امت کو جدی راہ بتاوے بلکہ سب پیغمبروں کی
امت کو ایک ہی راہ فرمائی جب وہ امت اس راہ سے بہکی تو اور پیغمبر آیا اور جب
اس کتاب سے بہکی تو اور کتاب بھیجی خدا تعالی نے اسی ایک راہ کے قائم کرنے کو اسکی
مثال یہ ہے جیسے کہ تندرستی ایک ہے اور بیماریاں بیشمار جب ایک مرض پیدا ہوا
ایک دوا اور پرہیز اسکے موافق فرمایا جب دوسرا مرض پیدا ہوا دوسری دوا اور پرہیز

اُس کے موافق فرمایا آپ آخر کی کتاب بیچ ایسی راہ فرمائی ہے جو سب مرض سے بچاوے اور سب کے بدلے یہی کفایت ہوئی سو وہ آخر کی کتاب یہ قرآن شریف ہے
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ کیا تم سمجھے ہوا ہے مسلمانو وہ کہ داخل ہو گے بہشت میں اور نہیں آیا تم پاس احوال اُن لوگوں کا جو گذر گئے پہلے تم سے اگلے پیغمبر اور اُن کی اُمت مومن جو پہنچیاں اُن پر سختیاں اور نامرادیاں اور مصیبتیں جو کانپ گئی نہایت محنت اُٹھاتے یہاں تک کہا اُنکو پیغمبر نے اور مسلمان جو ایمان لائے تھے اُن پیغمبروں کے ساتھ یہ کہا عاجز ہو کر کب آویگی مدد خدا تعالیٰ کی پھر خدا تعالیٰ نے اس پیغمبر کو اپنی رحمت سے خبر دی کہ جانو وہ کہ مدد خدا تعالیٰ کی نزدیک ہے خاطر جمع رکھو يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ پوچھتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا چیز مال سے ہائیں لوگوں کو اور خرچ کریں سو تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے جواب میں کہ وہ جو بانٹتے ہو اور خرچ کرتے ہو تم مال سے فائدے کے پھر واسطے ماں باپ کے ضرور ہے خرچ کرنا اور نزدیکی کنبے داروں کے واسطے بانٹنا چاہیئے مال اور اُن کے واسطے خرچ کیا چاہیئے جنکی چھوٹی عمر میں باپ مر گیا ہو اور محتاجوں کو دو اور راہ مسافروں کو دو جنکی راہ کا خرچ نہو اور جو کچھ کرتے ہو تم نیک کاموں سے پھر خدا تعالیٰ بیشک جانتا ہے اُن کاموں کو سب کاموں سے خبردار ہے سب کا بدلہ دیگا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ لکھا گیا تم پر یعنی فرض ہوا اور حکم ہوا تم پر لڑائی دین کے دشمنوں سے اور وہ لڑائی بری لگتی ہے تمکو اور تمہارا جی نہیں چاہتا اسواسطے کہ اس میں خرچ مال کا اور ڈر جان کا ہے اور شاید وہ کہ جسکو تمہارا جی نچاہے اور وہ دراصل بہتر ہے تمہارے حق میں جو دنیا میں لوٹ اور عزت غلبہ کی ہے اور آخرت میں درجہ شہادت کا اور شاید وہ کہ جس چیز کو تمھارا جی چاہتا ہے اور وہ بری ہے تمہارے واسطے

اور خدا تعالی جانتا ہے جس میں بھلائی ہے تمہارے حق میں اور تم آپ سے نہیں جانتے
يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط پوچھتے ہیں مسلمان تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مہینہ حرام کے سے جو اس میں لڑائی لڑنی کیونکر ہے ۝ **نقل** حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک فوج بھیجی تھی کافروں پر انہوں نے کافروں کو مارا اور لوٹ لائے
پر مسلمانوں نے جانا کہ وہ دن جمادی الثانی کا ہے اور وہ غرہ رجب کا تھا کافروں نے اس
بات پر طعنہ دیکر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام مہینے کو بھی حلال کیا اور اپنے
لوگوں کو رخصت دے تو حرام مہینوں میں بھی لڑائی لڑیں اور لوٹیں اور مسلمانوں نے
آنکر پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمسے شبہ میں یہ کام ہوئے اس کا
کیا حکم ہے تب یہ آیت اتری کہ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ
مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ لڑنا حرام مہینوں میں بڑا گناہ ہے اور پھیر رکھنا لوگوں کو خدا تعالی کی راہ سے یعنی اسلام
لانے کو منع کرنا اور آپ نہ ماننا دین اسلام کو اور روکنا مسجد حرام سے یعنی مکے کی زیارت سے
منع کرنا اور نکال دینا مکے کے رہنے والوں کے سے بہت بڑا گناہ ہے نزدیک خدا تعالی
کے حرام مہینے میں لڑنے کے گناہ سے اور شریک بتانا ساتھ خدا تعالی کے اور لوگوں کو
مسلمان نہونے دینا بہت بڑا گناہ ہے حرام مہینے کی لڑائی سے وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ
حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ط اور ہمیشہ ایسے میں لگ رہے
مشرک جو لڑیں تمسے اے مسلمانوں یہاں تک لڑیں جو پھیریں تمکو تمہارے دین اسلام سے
اگر مقدور پاویں تو ہرگز کمی نکریں وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ
فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور جو کوئی پھرے تم میں سے اپنے دین اسلام سے
اور پھر مر جاوے اور کافر ہی ہو جاوے مرنے کے وقت تک پھر ایسے لوگ جو کافر ہے
مریں تو ضائع اور اکارت جاویں نیک کام ان کے دنیا میں اور آخرت میں اور وہ لوگ
رہنے والے ہیں دوزخ کی آگ میں سو وہ اس آگ میں ہمیشہ رہیں گے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے خدا اور رسول اللہ پر اور سب حکم مانین اور لوگ جو نکلے اپنے
وطن سے اور لڑے کافرون سے خدا تعالیٰ کی راہ مین جو اس لڑائی مین کچھ غرض اپنی نہ تھی
وہ لوگ امیدوار ہین خدا تعالیٰ کی رحمت سے اور خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندون پر
یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ
مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم شراب اور
جوئے کا جو شراب اسوقت حلال تھی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جو شراب کے حق مین اور جوئے کے کھیلنے مین گناہ ہے بہت اور نفع بھی ہے
لوگون کو اور گناہ ان دونون کلمون کا بہت بڑا ہے شراب کے پینے مین اور جوا کھیلنے مین
یہ دونون کام مت کرو وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ اور پوچھتے ہین مسلمان تجھسے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کیا خرچ کرین اور بانٹین لوگون کو اپنے مال سے تو کہہ کہ
جو کچھ کہ زیادہ ہو تمھین اپنے گھر کے خرچ سے اور بچ رہے اسی طرح بیان کرتا ہے خدا تعالیٰ
تمہارے واسطے حکم تو شاید کہ تم دھیان اور فکر کرو دنیا اور آخرت کے کامون مین جو
دنیا کے کامون کا آخر فنا ہے اور آخرت کے کامون کا بدلہ ہمیشہ کی نعمت رہنے والی ہے
وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یتیمون کے احوال سے تو کہہ بنانا ان کے کام کا بہتر ہے یعنی ان کے مال کی امانت داری
اور ان کی پرورش اچھی طرح ضرور کیا چاہیئے اور ان کا خرچ ملا لو تم اپنے ساتھ تو وہ بھائی
ہین تمھارے دین مین اور خدا تعالیٰ جانتا ہے خرابی کرنے والون کو جو یتیمون کا مال خراب
کرتے ہین کام بنانے والون سے پہچانتا ہے خدا تعالیٰ یعنی جو کوئی ان کا مال خراب کرتے ہین
اور جو کوئی احتیاط سے رکھتا ہے اور چاہتا تمھین ضرور ہے یتیمون کے خرچ مین تنگ ہر
سبب خدا تعالیٰ بڑا زبردست ہے مضبوط کام بنانے والا ؛

نقل کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرثد صحابی کو جو بڑا بہادر تھا
مکے مین بھیجا اسواسطے کہ جو غریب مسلمانون کو کافرون سے چھپا کر مدینہ مین لے آوے

اور مرثد کو پہلے مسلمان ہونے سے مکے مین ایک عورت سے دوستی تہی جب یہ مکے مین
پہنچے تو اُس عورت نے چاہا کہ صحبت کرے مرثد نے کہا کہ اب مسلمان ہوا مین زنا نہین
کرتا اُس عورت نے کہا اگر یون نہین تو نکاح کر لے مرثد نے کہا کہ یہ بھی بغیر رخصت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہو سکتا مرثد نے مدینہ مین آنکر یہ احوال ظاہر کیا حضرت نے
فرمایا کہ جب تک ایمان نہ لاوے تو مشرک سے نکاح درست نہین ہو

دیگر انہین دنون عبد اللہ رواحہ کے بیٹے اصحابی تھے اپنی لونڈی کو سبب نافرمانی
کے طمانچہ مارا وہ فریادی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ کو بلا کے سبب پوچھا اُس نے کہا کہ وہ لونڈی نماز پڑھتی ہے
اور روزہ رکھتی ہے اور خدا تعالی کو وحدہ لاشریک جانتی ہے اور رسول اللہ کو سچا
سمجھتی ہے پر بعضے وقت بات نہین مانتی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
پہر وہ مسلمان ہے اُس سے نیکی کر عبد اللہ نے اُسے آزاد کر کے اُسی سے نکاح کیا
لوگ لگے طعنہ دینے کہ دیکھو عبد اللہ نے لونڈی سے نکاح کیا اور وہ فلانی عورت مشرک
دولتمند اور خوبصورت اشراف اُسے ہاتھ لگتی تہی تب آیت اتری وَلَا تَنْكِحُوا
الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ
اور نکاح مت کرو مشرک عورتون سے جب تک ایمان نہ لاوین اور لونڈیان مسلمان
بہتر ہین مشرک بی بی سے اگرچہ وہ شرک کرنے والیان بی بیان پسند آوین تمکو
سبب مال اور حسن اور شرافت کے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ
مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۚ اور نکاح مین مت دو مسلمان عورتون کو
مشرک مردون کے جب تک ایمان نہ لاوین وہ مرد مشرک اور غلام مسلمان بہتر ہین
شرک کرنے والے صاحبون سے اگرچہ وہ شرک کرنے والے پسند آوین تمکو سبب
دولت اور صورت کے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ
وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۵ وہ لوگ مشرک مرد اور ع ۲۷
عورت بلاتے ہین دوزخ کی آگ کی طرف اور خدا تعالی بلاتا ہے بہشت اور بخشش
کی طرف اپنے حکم سے اور بیان کرتا ہے اپنے حکم لوگون کو شاید کہ نصیحت مانین لوگ اور
خبردار ہووین **فائدہ** پہلے مسلمان اور کافرین نسبت ناتا جاری تھا اس آیت کے

ٹھیرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا اُنکا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور
مین جانے مثلاً کسی کو یہ سمجھے کہ اسکو یہ بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا
بھلا یا بُرا کرنا اُسکے اختیار مین ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور چیز پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو
سجدہ کرے اور اُس سے حاجت مانگے اور اُس کو مختار جانکر باقی یہود اور نصاریٰ
کی عورت سے نکاح درست ہے اُن کو مشرک نہین فرمایا ویسئلونک عن المحیض قل ھو
اذیً فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن فاذا تطھرن
فأتوھن من حیث امرکم اللہ ط ان اللہ یحب التوابین و
یحب المتطھرین ہ اور پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حکم حیض کا تو کہدے کہ وہ گندگی اور ناپاکی ہے پھر چھوڑ دو اور دور رکھو عورتون کو حیض کے
دنون مین اپنی صحبت سے یعنی اُن سے حیض کے وقت صحبت نکرو جب تک وہ پاک
ہووین اور ستھرائی کرلین تب پھر جاؤ اُن پاس اور صحبت کرو جہان سے حکم دیا خدا تعالی
نے یعنی جس راہ بچہ پیدا ہوتا ہے اُس راہ صحبت کرو بیشک خدا تعالی دوست رکھتا ہے
اور پسند کرتا ہے توبہ کرنے والون کو اور دوست رکھتا ہے پاک لوگون کو ستھرون کو
نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم ط واتقوا
اللہ واعلموا انکم ملٰقوہ ط وبشر المؤمنین عورتین تمہاری کھیتی ہین تمہاری
اپنی کھیتی کرنے مین یعنی وہ کام کرو جس سے اولاد پیدا ہوتی ہے جدھر سے اور جسطرح سے
چاہو تم یعنی روبرو سے یا کروٹ سے یا پیٹھ کی طرف سے مختار ہو اور آگے کا دھیان
رکھو یعنی اولاد کی نیت رکھو اور ڈرو خدا تعالی سے اور یقین جانو وہ کہ تمکو اُسکے پاس
جانا ہے ایک دن روبرو ہونا ہے اور خوشخبری دے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایمان لانے والون کو خدا تعالی فرماتا ہے عورتون کو کھیتی۔ اور کھیتی اُسے کہتے ہین جسجگہ
بیج کو بووے تو اُگے یعنی اُس راہ سے صحبت کرو جہان سے اولاد پیدا ہووے
ولا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم ان تبروا وتتقوا وتصلحوا بین الناس
واللہ سمیع علیم ہ اور مت کرو خدا تعالی کے نام کو بیچ کھنڈا اپنی قسمین کھانے کا یعنی
نکرو خدا تعالی کے نام کو منع کرنے والا اس بات کا کہ نیکی کرو لوگون سے اور پرہیزگاری
کرو اور صلح کرو درمیان لوگون کے اور خدا تعالی سب کچھ سنتا ہے اور سب کا احوال جانتا ہے

یعنی خدا تعالی کی قسم اچھے کام چھوڑنے پر لکھالی ہے کہ ماں باپ سے نہ بولوں یا اس
فقیر کو خیرات نہ دوں اور اگر ایسی قسم کھا جاوے تو توڑے اور کفارہ دیوے
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ نہیں پکڑتا تمکو خدا تعالی بیہودہ اونکی قسموں تمہاری کی ولیکن
پکڑتا ہے تمکو خدا تعالی ساتھ اس کام کے جو کرتے ہیں تمہارے دل اور خدا تعالی
بخشنے والا تحمل کرنے والا ہے بیہودہ قسم وہ ہے جو منھ سے نکل جاوے اور دل کو
خبر نہووے اس قسم کا کفارہ نہیں ہے اور اگر جان کر قسم کھاوے پھر توڑے تو
اس کا کفارہ لازم ہے اور کفارے کا بیان آگے آوے گا لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ
نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
واسطے ان لوگوں کے جو قسم کھاتے ہیں اپنی جوروں سے تو ان کو دیکھا چاہیے چار مہینے
پھر اگر مل جاویں تو پھر بیشک خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے کہ قسم کھا کر توڑے اور کفارہ
قسم کا دیوے تو معاف کرے خدا تعالی یعنی کوئی اگر اپنی عورت سے قسم کھاوے کہ
میں تجھ سے نہ ملونگا پھر اگر چار مہینے کے اندر عورت سے ملے تو قسم کا کفارہ دیوے
اور جو چار مہینے گذر جاویں تو طلاق ہو جاوے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر قصد کریں طلاق دینے کا پھر خدا تعالی سننے والا ہے
قسم کھانے والے کی بات کو جاننے والا ہے قسم کھانے والے کے قصد کو
فائدہ یعنی جس نے قسم کھائی کہ اپنی عورت پاس نہ جاوے تو چار مہینے میں جاوے
اور قسم کی کفارت دے نہیں تو طلاق ٹھیرا وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ
يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور طلاق پائی ہوئیں عورتیں راہ دیکھیں آپ میں حیض تک
اور ان عورتوں پر حلال اور روا نہیں جو چھپا رکھیں اس کو جیسے پیدا کیا ہے
خدا تعالی نے ان کے پیٹوں میں بچے اگر ہیں وہ عورتیں جو یقین سے ایمان لائی ہیں
خدا تعالی پر اور قیامت کے دن پر یعنی وقت طلاق کے اگر پیٹ سے ہوئی عورت تو
کہدیوے کہ میرے پیٹ میں بچہ ہے چھپا وے نہیں وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ

ع

عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور خاوندان عورتون طلاق پائی ہوؤن کے بہتر اور لایق زیادہ ہین واسطے پھیر لینے اپنے جوروؤن کے اِن دنون بیچ یعنی اگر طلاق دے تو پھر چاہیے کہ مل جاوین چار مہینے کے اندر اگر چاہین صلح کرلیوین اور عورتون کا بھی حق ہے جیسا کہ حق ہے مردون کا اُن پر ساتھ اچھی گذران کے اور موافقت کی اور مردون کو عورتون پر زیادتی ہے جو مہر اور ہر روز کا سب خرچ عورتون کا اُن کے ذمہ ہے اور طلاق دینا اور پھر ملا لینا عورتون کو مردون کے اختیار ہے اور خدا تعالی زبردست اور مضبوط کام کرنے والا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ طلاق دو بار تک ہے جس مین رجعت ہو اسلام سے پہلے اگر دس بار طلاق دیتے تو پھر تب بھی رجعت تھی یعنی پھر ملجاتے تھے خاوند جوروؤن سے اور بعضے شخص عورتون کے ستانے کو طلاق دیتے اور جب عدت پہنچی تو ملجاتے پھر کئی دن پیچھے پھر طلاق دیتے اب یہ حکم آیا کہ طلاق جس مین رجعت ہے دو ہی بار تک ہے پھر دو طلاق کی بعد روا ہے پھیر لینا جورو کو اپنے پاس موافق دستور کے یا چھوڑ دینا ہے بھلی طرح سے پھر بعد عدت کے رجعت باقی نہین رہتی اگر دونون راضی ہون تو دوبارہ نکاح کرلین اور اگر تیسری بار طلاق دیوے تو پھر نکاح بھی درست نہین ہے جب تک اور خاوند اُس سے نکاح کرکے صحبت نکر لیوے وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـــًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ اور حلال نہین ہے تمکو اے مردو وہ کہ پھیر لو جو کچھ کہ تمنے دیا ہو اپنی عورتون کو یعنی عورت کو اگر خاوند کچھ دیوے تو اُس سے پھیر لینا منع ہے مگر جب کہ ڈرین دونون خاوند اور عورت کہ قائم اور مضبوط نرکھ سکین گے حکم خدا تعالی کا فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ پھر اگر ڈرو تم اے مسلمانو کہ وہ مرد اور عورت قائم اور درست نرکھ سکین گے حکم خدا تعالی کے یعنی اُن کی گذران موافقت سے آپس مین نہوگی اور مرد عورت ایک دوسرے سے بیزار ہین تو پھر گناہ نہین اُن دونون پر بیچ کہ عورت پھر کچھ اپنے بدلے دے کر اپنے تئین اُس مرد کے نکاح مین سے چھڑا لیوے اسے خلع کہتے ہین یہ حکم طلاق کا اور رجعت اور خلع کا سب حدین باندہین خدا تعالی کی ہین پھر اے مسلمانون اُن حدون سے آگے نہ بڑھو اور جو کوئی بڑھ جاویگا اُن حدون سے

پھر وہی لوگ ظالم ہین گنہگار فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ
فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ
وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ پھر اگر طلاق دیوے تیسری بار اپنی
عورت کو پھر وہ عورت حلال نہین اس مرد کو بعد تین طلاق کے جب تک کہ وہ عورت
نکاح مین آوے اور خاوند دوسرے کے اور وہ خاوند دوسرا صحبت کرکے اپنی خوشی سے
طلاق دیوے پھر کچھ گناہ نہین اول کے خاوند پر نہ اس عورت پر جو پھر ملین یا نکاح کرکے
بعد عدت دوسرے خاوند کے اگر جانین کہ دونو یہ مرد عورت قائم رکھین گے حکم خدا تعالی کے
یعنی آپس مین حق ایک دوسرے کا ادا کرین گے اور یہ حدین باندھی ہوئی ہین خدا تعالی
کی جو بیان کرتا ہے ان حدون کو واسطے اس قوم کے جو جانتے ہین کہ یہ حکم خدا تعالی کی
طرف سے ہین **فائدہ** یعنی تیسری طلاق کے بعد پھر مل نہین سکتی اگرچہ دونون راضی
بھی ہون تب بھی نکاح درست نہین جب تک کہ عدت کے بعد اور کسو غیر مرد سے نکاح کرکے
صحبت کے بعد وہ مرد اپنی خوشی سے طلاق دیوے پھر عدت بیٹھ کر عورت پہلے خاوند سے
نکاح کرے تب درست ہے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ
بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا ۚ
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ اور جب طلاق دی تمنے عورتون کو اور
پہنچین اپنی عدت کی مدت کو تو پھر لا لو اپنے ساتھ ان کو موافق دستور کے موافقت
یا چھوڑ دو ان کو بھلی طرح رضامندی سے اور بند مت کرو عورتون کو دکھ پہنچانے کے واسطے
تو زیادتی کرو ان پر یعنی نکر دیہ کہ عورت کو طلاق دو پھر جب نزدیک عدت ختم ہونے کے
پہنچین تو پھر لا لو اپنے ساتھ پھر کسی دن پیچھو پھر طلاق دو پھر اسی طرح ملو پھر طلاق دو
ستانے کو اور دکھ پہنچانے کو ملو تو اچھے سلوک سے رہو یا چھوڑ دو تو خوشی سے اچھی
طرح چھوڑ دو جو وہ عورت مختار رہے اپنے نفس کی اور جو کوئی کریگا اس طرح عورت کے
ستانے کو پھر اس نے مقرر ظلم کیا اپنے اوپر آپ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَاذْكُرُوا
نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَ
اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ اور مت ٹھیراؤ خدا تعالی کی آیتون کو
جو حکم آئے ہین ہنسی اور مزاح سمجھو ان کو یعنی حکم بجا لانے مین سستی اور ڈھیل نکرو اگر مسلمان ہو

اور یاد کرو تم نعمتیں خدا تعالی کی جو انعام کین تم پر اور اُترے یاد کرو جو اُتارا ہے قرآن تم پر اور حکم شریعت کی نصیحت کرتا ہے تمکو خدا تعالی حکم قرآن کے اور ڈرو خدا تعالی حکم ماننے مین اور جانو وہ کہ خدا تعالی سب چیز کی خبر رکھتا ہے کچھ بات اُس سے چھپی ہوئی نہین ہے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ اور جب طلاق دی تمنے اپنی عورتون کو پھر منع نکرو اُن طلاق دی ہوئی عورتون کو جو نکاح کرلین پھر اپنے خاوندون سے جبکہ رضی ہووین وہ دونون آپس مین موافق دستور کے یہ حکم ہے عورت کے وارثون کو کہ اگر خاوند نے ایکبار یا دوبار طلاق دیکر عدّت کے اندر رجوع کینی چاہے کہ اپنی عورت سے ملے تو عورت کو منع نکرو یا عدّت تمام ہوجاوے اور دونون عورت مرد راضی ہون نکاح کرنے کو تو چاہیے کہ وارث منع نکرین اور نیا نکاح کردو اُس اگلے خاوند سے ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یہ حکم نصیحت دیے جاتے ہین اُس شخص کو جو ہے تم مین کہ ایمان لایا ہے خدا تعالی پر اور قیامت کے دن پر اس نصیحت مین تم کو ستھرائی ہے اور بہت پاکیزگی ہے تمہارے حق مین جو رجعت کرنے مین دوسرا خاوند کیجے اور نکاح کرنے مین اندیشہ حرام کا عورت نہ کرے اور خدا تعالی جانتا ہے کہ جیسے مرد کو عورت کی خواہش ہے اُس سے زیادہ عورت کو مرد کی خواہش ہے اور تم نہین جانتے اُن کے دلون کی بات کو اور خیال کو وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ اور بچے والی عورتین دودھ پلاوین اپنے بچّون کو دو برس پورے جو کوئی کہ چاہے پورا کرے دودھ پلانا بچّے کو اور بچّے کے باپ پر ہے یا باپ کے کنبے پر ہے روٹی اور کپڑا اُن عورتون دودھ پلانے والیون کا ساتھ خوشی اور انصاف کے موافق دستور کے اگر مرد نے عورت کو طلاق دی اور بچّہ دودھ پیتا ہے یا طلاق کے بعد کئی دن پیچھے پیدا ہوا تو دودھ پلاوے دو برس تلک وہی مان جننے والی اپنے بچّے کو اور اُس عورت کا خرچ کھانے پینے کا اُس بچّے کا باپ دیوے اور اگر باپ مرگیا ہو تو اُس کے وارث اور کنبا بچّے کے باپ کا دیوے اچھی طرح موافق دستور کے لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ

تکلیف نہین دیا جاتا ہے کوئی شخص مگر اتنی ہی جتنی اُسے طاقت ہے اور گنجائش رکھتا ہے
نہ دُکھ پہنچاوے ماں اپنے بچے دودھ پینے کو اور نہ باپ دُکھ پہنچاوے اُس بچے کو
اور وارثون پر بھی یہی لازم ہے کہ دُکھ نہ پہنچاوین کسی پر ۞

فائدہ یعنی بچے کی ماں ضد کرے کہ مین دودھ نہین پلاتی اور بچے کو اُس کے باپ کے سپرد کر کر
تو دونون کو دُکھ ہو یا باپ بچے کا اُس کی ماں سے زور سے بچہ لیوے تو ماں کو اور بچے کو
دُکھ پہنچے یا بچے کی ماں دودھ پلاوے تو اُس کی روٹی کپڑے کی خبر اچھی طرح نلیوے
اور اگر باپ بچے کا مر گیا ہو تو اُس کے وارثون پر بھی یہی لازم ہے کہ دُکھ نہ پہنچاوین
فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۞ پھر اگر چاہین ماں
باپ اُس بچے کے کہ دودھ چھڑا لیوین دو برس کے اندر ہے آپس مین راضی ہو کر دونون
اور مشورت کر کے پھر نہین گناہ اُن دونون پر رضامندی دونون کی وَاِنْ اَرَدْتُّمْ
اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞ اور اگر چاہو تم اے مردو کہ دودھ
پلواؤ اپنے بچون کو اور کسی دودھ پلانے والے سے سواے اُس کی ماں کے تو بھی
پھر کچھ گناہ نہین تم پر کہ دے چکو تم اُس بچے کی ماں کو وہ جو دینے کا ارادہ کر رکھا ہے
تمنے خوشی سے موافق دستور کے اور ڈرو خدا تعالیٰ سے اور یقین جانو کہ سب دیکھتا ہے
خدا تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو یعنی اگر چاہے باپ کہ دائی سے بچہ پلوا لے اور اُس کی
ماں کو دو برس تلک بند نرکھے تو یہ بھی روا ہے پر اُس کے بدلے کچھ بچہ کی ماں کا
حق نکاٹ رکھے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۞ اور وہ لوگ جو مر جاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین
جوروؤن کو تو چاہیے کہ وہ رانڈین راہ دیکھین اپنے آپ چار مہینے اور دس دن تلک
تو جتا دین کہ پیٹ مین رانڈون کے بچہ ہو پھر جب پہنچ چکین وہ رانڈین اپنی عدت کو
تب پھر کچھ گناہ نہین تم پر اے وارثو اُس بات مین جو کرین وہ رانڈین اپنے وہ
بیاہ و نکاح کرلین اُن کا جی چاہے تو اچھی طرح موافق دستور کے اور خدا تعالیٰ وہ جو کچھ
تم کرتے ہو سب کامون سے تمہاری خبر دار ہے کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ اور کچھ گناہ نہیں تم پر اُس میں کہ جو اشارہ سے خبر کرو پیغام نکاح کا اُن عورتوں کو جنکو طلاق دی ہے اُن کے خاوندوں نے یا چھپا رکھو اپنے جی میں اس نیت کو خدا تعالی جانتا ہے وہ کہ تم البتہ مذکور کرو گے اُن عورتوں کا لیکن وعدہ مت کر رکھو اُن سے چھپا ہوا مگر یہ کہ کہہ دو اُن سے اچھی طرح موافق دستور کے یعنی اگر کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دی اور ابھی عدت اُس کی تمام نہوئی ہووے اور کوئی اور شخص چاہے کہ اُس سے نکاح کرے تو اشارہ سے سنا دیوے اُس عورت کو تجھے ہر کوئی عزیز رکھے گا یا یوں کہے کہ میرا بھی جی چاہتا ہے کہ نکاح کروں یا اپنے جی میں رکھے کہ جب یہ عدت سے نکلے تو میں اس سے نکاح کروں تو کچھ گناہ نہیں پر صاف نہ کہے ۔ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ اور نہ ارادہ کرو نکاح کا طلاق پائی ہوئی عورتوں سے جب تک عدت سے نہ نکل چکے تب تک نکاح کا ارادہ نکرو اور جانو وہ کہ خدا تعالی جانتا ہے جو کچھ کہ تمھارے دلوں میں ہے پھر ڈرو خدا تعالی سے اور جانو وہ کہ خدا تعالی بخشنے والا ہے ڈرنے والوں کو تحمل کرنیوالا ہے جو جلد عذاب نہیں کرتا گناہگاروں کو لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۞ نہیں گناہ تم پر اگر طلاق دو تم عورتوں کو اُس وقت جو ابھی ہاتھ بھی نہ لگایا ہو اُن کو یا اُس سے پہلے طلاق دو جو مقرر کیا ہو کچھ مہر اُن کا اور کچھ خرچ دو اُن کو جو مقدور والے پر اُس کے موافق ہے اور غریب تنگی والے پر لازم ہے اُسکے لائق یعنی ہر ایک اپنے موافق مقدور کے دیوے خوشی سے اچھی طرح یہ لازم اور ضرور ہے نیک کام کرنے والوں پر ۞

فائدہ اگر نکاح کے وقت مہر کا مذکور نہ آیا ہو تب بھی نکاح درست ہے پھر اگر نکاح کرکے عورت کو ہاتھ نہ لگایا ہو اور طلاق دیوے تو مہر کچھ دینا لازم نہیں لیکن کچھ دیا چاہیے البتہ اتنا کہ ایک جوڑا ہی پہننے کو دیوے اپنے مقدور کے موافق یا ایک ہی کپڑا جیسے دوپٹہ ہی دیوے وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ

فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ
وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور اگر طلاق دو اپنی نکاحیون کو پہلے ہاتھ لگانے سے اور مقرر ٹھہر چکا ہو اُن کا مہر پھر لازم ہوا تم پر اے طلاق دینے والو آدھا مہر آپس مقرر ہوئے کا مگر وہ آدھا مہر بھی بخش دیں عورتین اپنا مہر مرد کو یا مرد بخش دے سارا یعنی خصم عورت کو جس کے اختیار مین ہے نکاح اور طلاق اور اگر تم اے مردو چھوڑ دو سارا مہر یعنی سب مہر جو مقرر کیا ہے دو عورتون کو نزدیک ہے پرہیزگاری سے اور نہ بھلا دو بزرگی کو آپس مین کی بیشک خدا تعالیٰ جو کام کہ تم کرتے ہو دیکھتا ہے سب

فائدہ اگر نکاح کے وقت مہر مقرر ہو چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے تو آدھا مہر دینا لازم ہے پر اگر عورت وہ آدھا مہر بھی بخشدے اور نہ لیوے یا مرد سارا ہی مہر دیوے تو بہتر ہے جو خدا تعالیٰ بڑائی دے مرد کو اور مختار کیا نکاح اور طلاق کا اپنی بڑائی رکھے تو پورا ہی مہر دیوے اس مسئلہ کی چار قسم ہو سکتی ہین یہان دو طرح کا بیان ہوا ایک یہ کہ مہر نہ ٹھہرایا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی اور دوسری یہ کہ مہر ٹھہر چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی اور دو باقی ہین یہ کہ مہر ٹھہر چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے اس مین پورا مہر دیا چاہیے یہ سورہ نسا مین مذکور ہے اور دوسری یہ کہ مہر نہ ٹھہرا تھا اور ہاتھ لگا کر طلاق دے اس مین مہر مثل پورا دیوے مہر مثل وہ کہ جو اس کی قوم مین رواج ہو مہر کا اور ہاتھ لگانے سے اشارہ ہے خلوت مین صحبت سے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۝ خبردار رہو نمازون پر یعنی وقت پر حضور دل سے پڑھا کرو اور بیچ کی نماز پر خبردار رہو اور کھڑے رہو خدا تعالیٰ کے آگے ادب سے حکم بردار ہو کر

فائدہ بیچ کی نماز مشہور عصر کی ہے جو دن اور رات کی نمازون کے بیچ مین ہے اس کا تقید زیادہ فرمایا ہے اور طلاق کے حکمون مین نماز کا حکم فرمایا جو دنیا کے معاملہ مین غرق ہو کر بندگی کرنا نہ بھولو اسواسطے عصر کی نماز کا تقید ہے جو اسوقت دنیا کا شغل زیادہ ہوتا ہے اور وہ فرمایا کہ کھڑے رہو نماز مین ادب سے یعنی ایسی حرکت نماز مین نہ کرو کہ جس مین معلوم ہو کہ نماز نہین پڑھتے ان باتون سے نماز ٹوٹتی ہے جیسے کھانا پینا کسی سے بات کرنا سننا کسی کی طرف منھ پھیر کے دیکھنا

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر اگر ڈر ہو تم لڑائی کے وقت دشمن سے یا جنگل میں کسو حیوان موذی سے تو پیادے پڑھ لو نماز چلتے ہی چلتے اگر کھڑے نہ رہ سکو تو یا سوار ہی پڑھ لو نماز لڑائی میں اشارت سے جس طرح پڑھ سکو منھ قبلہ کی طرف ہو اور اگر لاچاری کو منھ قبلہ کی طرف نہو تب بھی نماز درست ہے پھر جب جاتے ڈر ہو تم اور امن کا وقت ہووے تب یاد کرو خدا تعالیٰ کو یعنی شکر بجالاؤ خدا تعالیٰ کا جس طرح کہ سکھایا تمکو آداب اور شرطیں شکر کی وہ جو تم نجانتے تھے اس کو وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور وہ لوگ کہ مرجاویں تم میں سے اور چھوڑ جاویں اپنی عورتیں تو وصیت کر دیں اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا دولی کپڑی کا ایک برس تک کا بغیر نکالے گھر سے پھر اگر وہ عورتیں آپ سے نکل جاوے گھر میں سے تو پھر کچھ گناہ نہیں تم پر اے وارثو اس کے خاوند موئے ہوئے کی اس کام میں جو کچھ کریں وہ رانڈیں اپنے حق میں موافق دستور شرع کے یعنی چاہیں خاوند کرلیں یا اچھی پوشاک اور زیور پہنے تو مختار ہیں اور خدا تعالیٰ زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا ۝

فائدہ یہ حکم اول تھا جب سے حصہ عورتوں کا مقرر ہوا اور عدت چار مہینے دس دن کی ٹھیری تب سے حکم اس آیت کا موقوف ہوا وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ اور واسطے طلاق دی ہوئی عورتوں کے یعنی جن عورتوں کو طلاق دی اور ان کا مہر مقرر نہ تھا ان کے واسطے جوڑہ ہے مقرر دینا یعنی کچھ خرچ دیا چاہیے اچھی طرح خوشی سے موافق دستور کے لازم ہے پرہیزگاروں پر جوڑہ دینا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اسی طرح بیان کرتا ہے خدا تعالیٰ تمہارے واسطے آیتیں اپنی قرآن کی شاید کہ عقل اور فکر کرو ان آیتوں کے معانی میں

فائدہ یہاں حکم نکاح اور طلاق کا تمام ہوچکا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ آیا نہ دیکھا تو نے اے دیکھنے والے او عجب نگاہ کی طرف ان لوگوں کے جو نکلی تھی اپنے گھروں سے اور اپنے شہر سے اور وہ

ہزاروں تھے موت کے ڈر سے نکل بھاگے تھے پھر کہا اُن کو خدا تعالیٰ نے کہ مر جاؤ
جب وہ مر گئے پھر بعد مدت کے دوبارہ جلایا اُن کو خدا تعالیٰ نے بیشک خدا تعالیٰ
صاحب ہے بزرگی کا اور مہربانی کا لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر اُس کی نعمتوں اور
مہربانیوں کا نہیں کرتے ٭ **فائدہ** ایک وقت ایک شہر میں وبا پڑی تھی اُس
شہر کے ہزاروں رہنے والے کئی ہزار آدمی وہاں سے بھاگے موت کے ڈر سے ایک
جنگل میں اُترے خدا تعالیٰ نے فرشتے کو حکم کیا اُس نے آنکر کہا کہ تم سب مر جاؤ وہ چالیس
ہزار یا ستر ہزار آدمی سب مر گئے اُس جنگل کے پاس جو گاؤں تھے وہاں کے لوگ آئے
جو انہیں زمین میں دفن کریں نہ کر سکے بہتایت سے آخر کو گرد اُن کے دیوار کھینچ دی
پھر بہت برسوں کے بعد وہ دیوار بھی گر گئی اور اُن کے سوائے ہڈیوں کے کچھ باقی
نہ رہا جب حضرت حزقیل نبی جو تیسرے خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے اور
اُن کا گذر اُس جنگل میں پڑا اور اُن کی ہڈیاں دیکھیں حضرت حزقیل نے دعا مانگی کہ اے
پروردگار اُن کو جو غضب سے تو نے مارا اب اپنی رحمت سے اُن کو جلا دے خدا تعالیٰ
نے حضرت حزقیل نبی کی دعا قبول کی اُنہیں پھر جلایا جو تدبر کریں یہ احوال یہاں
اسواسطے مذکور فرمایا کہ تو کافروں سے لڑنے میں جی نہ چھپاویں اور جانیں لوگ
کہ موت سے کسی طرح چھٹکارا نہیں ہے وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ٭ اور لڑو کافروں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں واسطے دین
کے اور جانو وہ کہ خدا تعالیٰ سنتا ہے بہانہ کرنے والوں کی باتیں جو لڑائی سے جی چھپاتے
ہیں جانتا ہے اُن کے دلوں کے منصوبوں کو مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ کون شخص ہے ایسا جو قرض
دیوے خدا تعالیٰ کو قرض اچھا جو اُس میں جلدی نہ کرے اور احسان نہ رکھے پھر خدا اسکے
دگنا کر دیوے اسکے واسطے درجے یعنی اسکے بڑا اجر دیوے بہت اور خدا تعالیٰ ہی تنگی
کر دیتا ہے اور کشائش کر دیتا ہے سب اُسی کے اختیار میں ہے اور خدا تعالیٰ ہی
کی طرف اُلٹے پھر جاؤ گے ۔ قرض حسنہ اُسے کہتے ہیں جو قرض دیکر پھر مانگے نہیں
جب تک وہ آپ سے نہ دیوے اور احسان نہ رکھے قرض دیکر اور منت نہ جتاوے
اور اُسے حقیر نہ سمجھے ٭ **فائدہ** خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے قرض دو یعنی میری راہ میں

خرچ کرو جہاد میں یا محتاجوں کو دو اور تنگی کا اندیشہ نکرو جو کشائش اور تنگی خدا تعالیٰ کی اختیار میں ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ کیا نہ دیکھا تو نے طرف اس جماعت کے جو وہ سردار تھے بنی اسرائیل میں یعنی ان کا احوال معلوم نکیا جو وہ سردار پیچھے وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جسوقت کہا اُس قوم کے سرداروں نے اُسوقت کے پیغمبر کو جو حضرت اشمویل تھے یہ کہا کہ اُٹھا کھڑا کر ہمارے واسطے ایک بادشاہ تو لڑیں ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں دین کے واسطے بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدت تلک بنی اسرائیل کا کام بنا رہا جب اُن کی نیت بگڑی تب اُن پر ایک ظالم کافر بادشاہ جالوت نام غالب آیا ایسا کہ اُن کو شہر سے نکالا اور لوٹا اور اُن میں بہت سے بندی پکڑے گیا بنی اسرائیل وہاں سے بھاگ کر بیت المقدس میں جمع ہوئے اُسوقت حضرت اشمویل پیغمبر تھے سرداروں نے بنی اسرائیل کے حضرت اشمویل سے کہا کہ ہم میں سے ایک عقلمند کو بادشاہ حاکم مقرر کر جو ہم اُس کی مدد اور تدبیر سے اُن کافروں کے ساتھ لڑیں قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآىِٕنَا ؕ کہا حضرت اشمویل نے بنی اسرائیل کے سرداروں سے کہ ہو سکتا ہے یہ بھی تم سے کہ اگر ہو حکم تمکو لڑائی کا تو تم اُسوقت نہ لڑو دین کے دشمنوں سے بنی اسرائیل کے سرداروں نے کہا کہ کیا ہوا ہمکو جو نہ لڑیں ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں اور انہیں نے تو نکال دیا ہمکو شہر اور گھروں سے ہمارے اور بچوں کے پاس سے جدا کیا یعنی بندی پکڑ لیگیا ہے ہماری قوم سے اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ پھر جسوقت حکم ہوا اُن پر لڑنے کا کافروں سے تو پھر گئے حکم برداری سے مگر تھوڑے سے اُنہوں میں سے حکم کے تابع رہے اور خدا تعالیٰ جانتا ہے ظالموں کو جو حکم نہیں مانتے ۞

فائدہ حضرت اشمویل نبی نے اُن سے تکرار کی وہ جواب دیتے رہے اور اقرار حکم برداری کا کرتے رہے آخر کو خدا تعالیٰ کی جناب میں دعا مانگی کہ فرشتے اُن پر مقرر کرے حق سبحانہ تعالیٰ نے ایک عصا اور ایک باسن میں تیل حضرت اشمویل کو بھیجا اور

فرمایا کہ جو کوئی تیرے گھر مین آوے اور آنکے آنے سے اس تیل کو جوش آوے
اور یہ عصا اس کے قد کے برابر ہووے وہی شخص اس قوم کی بادشاہی کے
لائق ہے حضرت اشموئیل نے یہ خبر سب کو سنادی سرداری اسرائیل کے ان کے
گھر مین آنے لگے کسی کے آنے سے وہ تیل جوش مین نہ آیا تو ایک دن ایک سقہ
یا کچھ اور کسب کرتا تھا اس کا نام شاؤل تھا اور قد اس کا لنبا تھا اس سبب اسکو
طالوت کہتے تھے وہ آیا اس کے آنے سے تیل نے جوش کھایا اور عصا اس کے
قد کے برابر ہوا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا
قَالُوٓا أَنّٰى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ
اور کہا ان کے نبی اشموئیل نے کہ بیشک خدا تعالی نے آٹھا کھڑا کیا تمہارے واسطے
طالوت کو بادشاہ حاکم تب کہا بنی اسرائیل کے سرداروں نے کیونکر ہوسکے اسے
بادشاہت ہم پر اور ہم بہت لائق ہین بادشاہت کے اس کی نسبت کہ اس سے
ہم اشراف ہین اور مالدار ہین اور اسے دیا نہین بہت مال اور کشائش دولت
دنیا کی جو بادشاہت کا اسباب اور سامان کر سکتا تب قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
کہا حضرت اشموئیل نے کہ بیشک خدا تعالی نے پسند کیا اس کو تم پر اور زیادہ دی اوسے
کشائش عقل مین اور سمجھ مین لڑائی کی اور سرداری کی اور بدن مین زیادتی
دی جو خوبصورت اور ڈیل مین بھاری اور لنبا قد اور خدا تعالی ہی مالک
ملک کا دیتا ہے ملک اپنا جسے چاہتا ہے اور جس کو لائق جانتا ہے اور خدا تعالی کا
بڑا فضل ہے سب کچھ جاننے والا ہے ہر ایک کا قدر اور حوصلہ اور ہمت اور
بہادری کو **فائدہ** جب بنی اسرائیل نے یہ سنا اور پھر کہا حضرت اشموئیل سے
کہ ہمین کوئی اور بھی دلیل اس کی بادشاہت پر دکھاؤ تو ہمین یقین آوے اور
ہمارا دل رجوع ہووے اس کی تابعداری کو حضرت اشموئیل نے جناب الٰہی
مین رجوع کی خدا تعالی نے اور نشانی طالوت کی بادشاہت پر فرمائی کہ وَقَالَ لَهُمْ
نَبِيُّهُمْ إِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ
اٰلُ مُوسٰى وَاٰلُ هٰرُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۗ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ اور کہا بنی اسرائیل کو اُن کے پیغمبر اشمویل نے کہ نشانی طالوت
کی بادشاہت پر اور یہ ہے کہ جو آوے تمھارے پاس صندوق جو اُس میں تسلی خاطر ہو
تمھارے پروردگار کی طرف سے اور بچی ہوئی چیزیں ہیں اُن میں سے جو چھوڑ گئے
تھے حضرت موسیٰ اور ہارون کی اولاد اُٹھا لاویں گے اِس صندوق کو فرشتے
اِس میں نشانی ہے البتہ تمھارے واسطے اگر ہو تم یقین لانے والے اشمویل نبی کی بات پر
اور طالوت کی بادشاہت پر ۞

فائدہ بنی اسرائیل میں ایک صندوق ہمیشہ سے چلا آتا تھا اُس میں تبرکات تھا
بعضے کہتے ہیں کہ اُس میں تصویریں تھیں سب پیغمبروں کی جو ہو چکے تھے اور عصا اور نعلین
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور کوئی پارچہ لوح زمرد کا جس پر توریت لکھی ہوئی اتری
تھی اُس صندوق کو لڑائی میں آگے لے چلتے تھے اُس کی برکت سے خدا تعالیٰ
بنی اسرائیل کی فتح کر دیتا تھا جب بنی اسرائیل بدنیت ہوئے وہ صندوق ان سے
چھن گیا اسی سبب اُن پر مصیبت پڑی اور وہ کافر جو اُس صندوق کو لے گئے تو
جہاں رکھا وہیں آفت پڑی اور وہ مکان ویران ہوا اسی طرح پانچ شہر ویران ہوئے
جب یہاں طالوت بادشاہ ہونے لگا اُن دونوں کافروں نے لاچار ہو کر دو بیلوں پر
لاد کر ہانک دیا بعضے کہتے ہیں کہ اُس صندوق کو گند گی میں گاڑ دیا تھا غرض آخر کو
فرشتوں نے اُس صندوق کو اُٹھا لا کر طالوت کے دروازے پر رکھا بنی اسرائیل
یہ نشانی دیکھ کر طالوت کی بادشاہت پر یقین لائے اور اُس کے حکم کے تابعدار
ہوئے پھر طالوت نے فوج لیکر جالوت سے لڑنے کا ارادہ کر کے کوچ کیا اور
وہ موسم نہایت گرمی کا تھا فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ
بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهٗ مِنِّيْٓ
إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۚ پھر جس وقت باہر نکلا طالوت شہر ایلیا سے
موافق کہنے حضرت اشمویل کے اُس لشکر کو لیکر اور کہا طالوت نے اپنے لشکر کو کہ بے شک
آزمایا ہے خدا تعالیٰ تمھیں اس گرم موسم پیاس کی شدت میں ایک نہر کے پانی سے
جو اب آگے آتی ہے پھر جو کوئی اُس نہر کا پانی پیوے گا بس نہیں ہے وہ مجھ سے
یعنی اور پیروں ہمارے سے اور جس نے اُس کا پانی نہ چکھا پس وہ مجھ سے ہے مگر ایک چلو

فائدہ کہتے ہیں کہ طالوت کے ساتھ چلنے کو سبھی خوش ہو کے اپنے ہاتھ سے ہوئے + تیار ہوئے طالوت نے کہا کہ جو کوئی جوان زور آور ہو سو چلے ایسے ایسے ہی اسی ہزار آدمی نکلے پھر طالوت نے چاہا کہ انہیں آزماوے ایک منزل میں پانی نہ ملا دوسری منزل میں ایک نہر آگے آئی تو طالوت نے تقید کیا کہ جو کوئی ایک چلو سے زیادہ پانی پیوے وہ میرے ساتھ نہ چلے اور گرمی کی شدت سے نہایت پیاس لگی جب اس ندی پر پہنچے تو فَشَرِبُوا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ پھر پیا پانی اس نہر کا بہتوں نے ایک چلو سے زیادہ مگر تھوڑوں نے ان میں سے ایک ہی چلو پیا وہ تین سو تیرہ آدمی تھے پھر جب کہ پار ہوا اس ندی سے طالوت اور وہ لوگ جو طالوت کے کہے سے ایک چلو سے زیادہ پانی نہ پیا تھا طالوت کے ساتھ پار گئے اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے پانی بہت پیا تھا کہ ہمیں طاقت نہیں آج جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی +

فائدہ جنہوں نے ایک چلو سے زیادہ نہ پیا تھا ان کی پیاس بجھی اور جنہوں نے زیادہ پیا انہیں زیادہ پیاس لگی اور اسی ندی کے کنارے پر رہے اور بعضے کہتے ہیں کہ چار ہزار آدمی طالوت کے ساتھ ندی کے پار گئے جب انہوں نے جالوت کے لشکر کو دیکھا جو وہ لاکھ سوار تیار لڑنے والے تھے ان کو دیکھ کر ڈرے اور کہا ہمیں تو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر وہی تین سو تیرہ آدمی ان میں سے جدا ہوئے اور قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ کہا ان لوگوں نے جنکو یقین تھا کہ مقرر وہ ملیں گے یعنی روبرو ہونگے خدا تعالیٰ کے آخر کو یہ کہا کہ بہت بار ہوا ہے کہ تھوڑی سی قوم مومن غالب ہوئے ہیں بہت سی قوم پر کافروں کے حکم خدا تعالیٰ کے سے اور خدا تعالیٰ ساتھ ہے مدد کرنے کو صبر کرنے والوں کے جو لڑائی کے وقت ٹھیرے دشمن کے سامنے +

فائدہ طالوت نے انہیں تھوڑے سے آدمیوں کو لیکر جالوت کے لشکر کے سامنے صف باندھی وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور جب ظاہر اور سامنے ہوئے تین سو تیرہ مومن صف باندھ کر واسطے لڑنے جالوت کے اور اسکے لشکر کے تب کہا ان مومنوں نے کہ اے

پروردگار ہمارے ڈال ہم پر صبر اور استقامت اور ثابت اور استوار رکھ ہمارے پانو کو لڑائی میں اور مدد کر ہماری کافرون کی قوم پر فَهَزَمُوهُم بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ط پھر شکست دی مومنون نے جالوت کے لشکر کو خدا تعالی کے حکم سے اور مارا داود نبی علیہ السلام نے جالوت کو اور دیا داود نبی کو خدا تعالی نے بادشاہت اور حکمت عقلمندی تدبیر سلطنت کی اور سکھایا حضرت داود کو خدا تعالی نے جو کچھ چاہا وہ علم جو پیغمبرون کو کام آوے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ م اور اگر دفع نکرواتا خدا تعالی لوگون کو ایک کو ایک سے تو البتہ خراب ہو جاتا ملک لیکن خدا تعالی صاحب ہی فضل اور رحمت کا خلقت پر ✲

فائدہ ان تین سو تیرہ آدمیون میں حضرت داود کا باپ اور ان کے چھ بھائی اور ساتوین آپ بھی تھے اور حضرت داود کو راہ میں تین پتھر ملے اور بولے کہ ہمیں اپنے پاس اٹھا رکھ جالوت کو ہم مارین گے انھون نے اٹھا لیے جب طالوت نے جالوت کے سامنے صف کھینچی تو کہا کہ جو کوئی جالوت کو مارے اُسے میں اپنی بیٹی اور آدھی بادشاہت دون اور جالوت بڑا زور آور تھا وہ آپ اپنے لشکر سے باہر نکلا اور کہا میں اکیلا سب کو کافی ہون میرے سامنے آتے جاو حضرت اشموئیل نے حضرت داود کے باپ کو بلایا الہام الہی سے اور پوچھا کہ تیری بیٹے کہان ہیں بلا کر مجھے دکھلاو انھون نے چھ بیٹے جو قدآور تھے دکھائے اور حضرت داود کو جو انکا قد چھوٹا تھا اور بکریان چراتے تھے اُن کو نہ دکھایا حضرت اشموئیل نے حضرت داود کو بلوا کر پوچھا کہ تو جالوت کو مارے گا انھون نے کہا کہ ہان مارونگا پھر جالوت کے سامنے گئے اور انھین تین پتھرون کو گوپھن میں رکھ کر مارے جالوت کا ماتھا ہی کھلا تھا اور سارا بدن لوہے میں غرق تھا وہ تینون پتھر اُس کے ماتھے میں لگے اور پار نکل گئے گھوڑے سے گرا اور موا اور لشکر اُس کا بھاگا مسلمانون کی فتح ہوئی پھر طالوت نے حضرت داود سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور آدھی بادشاہت دی پھر آخر کو ساری بادشاہت حضرت داود کو پہنچی تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ط وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ یہ قصہ خبرین گذری ہوئین اور سب پیغمبرون کی نشانیان ہین خدا تعالی کی جو پڑھتے ہین ہم تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اور سچی خبرین

اور بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر پیغمبر بھیجے ہوؤں سے ہے یعنی جیسے
آگے پیغمبر آئے تھے ویسا ہی تو بھی ہے

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَ

رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ
بِرُوحِ الْقُدُسِ یہ پیغمبر جنکا مذکور ہوا ان میں بڑائی دی ہے بعضے کو بعضے پر کوئی ان میں سے ہے
جو اس سے بات کی خدا تعالی نے جیسے حضرت آدم اور حضرت موسی علیہ السلام اور بلند کیا
ان میں سے بعضوں کا درجہ جیسا بعضا نبی ایک قوم کا بعضا ایک گانو کا بعضا ایک شہر کا
بعضے تمام خلقت کے واسطے بھیجا خدا تعالی نے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قوت دی
ہمنے عیسے بیٹے مریم کو ساتھ روح پاک کے یعنے حضرت جبرئیل کو بھیجا ان کی مدد کو وَلَوْ شَاءَ
اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا
فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ
يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝ اور اگر چاہتا خدا تعالی تو نہ لڑتے وہ لوگ جو پیدا ہوئے تھے پیچھے ان پیغمبروں
کے پیچھے اسکے جو آئیں ان کو نشانیاں روشن اور حکم صاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نبی ہوئے پر لیکن انہوں نے اختلاف کیا پھر ان امتوں سے کوئی ایمان لایا جو ثابت رہا اور
انہوں میں سے کوئی منکر ہوا اپنے دین سے اور اگر چاہتا خدا تعالی تو نہ لڑتے یہ لوگ لیکن
خدا تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے مختار ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ
قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یا نو اور خرچ کرو اس چیز سے جو روزی دی ہے ہمنے تمکو
پہلے آنے سے اس دن کے جو نہ بکے اس دن کے ڈر سے نیکی جو کوئی مول لیوے اور
عذاب سے چھوٹے اور نہ کوئی دوست کام آوے اس دن جو کسی طرح عذاب سے چھڑاوے
نہ سفارش ہوگی اس دن کسو کی اور جو کافر ہیں وہی ظالم گنہگار ہیں مرے یعنی نیک کام
کرنے کا وقت ابھی ہے آخرت میں نہیں سکے گی نہ کوئی آشنا کام آویگا نہ کوئی بخشوا کر چھڑا سکیگا
جبتک بخشنے والا ہی نہ چھوڑیگا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ
لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ خدا تعالی اس لائق ہے

جو اسی کی بندگی کیجیے نہین ہے کوئی بندگی کیا گیا مگر وہی جو اسی کی بندگی کیا کیجیے وہ جیتا ہے ہمیشہ سے اور سدا جیتا رہے گا سب کا تھامنے والا نہین پکڑتی اسے اونگ اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں مین اور زمین مین کون ہے ایسا جو بخشواوے کسی کو قیامت کے دن اس کے پاس جا کر مگر اسی کی رخصت اور اجازت سے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ جانتا ہے جو کچھ کہ آگے ہے خلقت کے اور جو کچھ کہ پیچھے ہے ان کے یعنی جو کچھ کہ گذر چکا ہے اس خلقت سے پہلے اور جو کچھ کہ پیچھے آوے گا ان کے سب اسے معلوم ہے اور یہ آسمان زمین کے رہنے والے نہین گھیر سکتے اور نہین پہنچ سکتے کسی چیز مین اس کے علم کو مگر وہ جو وہی چاہے کہ کچھ علم دیوے کسی بندے کو اور کشادہ اور گنجائش ہے اسکی کرسی مین آسمان اور زمین کو اور وہ تھکتا نہین ہے اور کچھ دو بھر نہین اسے تھامنا آسمان اور زمین کا اور وہی ہے زیادہ سبھوں سے اور بڑا ہے فہموں سے سب کے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ زور نہین ہے دین کی بات مین یعنی کسی کو زور سے مسلمان کرنا ضرور نہین جو چیز یہ قبول کرے تو مقرر آشکارا ہو چکی تھی راہ سیدھی گمراہی سے پھر جو کوئی نہ مانے گمراہ کرنے والوں کو جو ہین وہ سوا ہے خدا تعالی کے یعنی ان سے منکر اور بیزار ہوا اور ایمان لاوے خدا تعالی پر اس نے مقرر چنگل مارا اور پکڑا دست آویز مضبوط کو جو ٹوٹنے والی نہین وہ دست آویز اور خدا تعالی سنتا ہے سب کی باتین جانتا ہے سب کے دلون کے خیال کو

فائدہ جہاد یہ نہین کہ زور سے اپنی بات قبول کروانی ہے بلکہ جس کام کو سب نیک کہتے ہین اور کرتے نہین وہی کام زور سے اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ خدا تعالی ہے دوست ان لوگون کا جو ایمان لائے اس پر باہر لاتا ہے خدا تعالی ایمان لانے والون کو اندھیری سے کفر اور گمراہی کی طرف روشنائی ایمان کی اور سیدھی راہ پانے کی اور وہ لوگ جو نہین مانتے حکم

خدا تعالی کا اور چھپاتے ہین حق کو اُن کے دوست شیطان ہین طاغوت وہ ہے جسے
پوجین سوا سے خدا تعالی کے سو وہ طاغوت نکالتے ہین کافرون کو اُجالے مین سے ایمان
کی طرف اندھیری کفر اور گمراہی کی وہ قوم کافر اور طاغوت جو کافرون کے دوست ہین
یہی سب دوزخ کے رہنے والے ہین وہ لوگ دوزخ ہی مین رہینگے ہمیشہ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَاۤجَّ
اِبْرٰھِیْمَ فِیْ رَبِّہٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ
اے نبی دیکھا تو نے جسے اُس شخص کی طرف جو جھگڑنے لگا تھا ابراہیم پیغمبر علیہ السلام سے
اُس کے رب کی صفتون مین اُس سبب جو دیا اُس جھگڑنے والے کو خدا تعالی نے
ملک دنیا کا اور بادشاہت یاد کر کہ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس جھگڑنیوالے
سے کہ میرا پروردگار وہ ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے خلقت کو اُس نے کہا کہ ہم ہی
مارتے ہین اور جلاتے ہین ❊

فائدہ نمرود بادشاہ اپنے تئین سجدہ کرواتا تھا اور کہتا تھا کہ مین خدا ہون جب حضرت
ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور نمرود کے سامنے آئے تو سجدہ نکیا نمرود نے کہا کہ تو نے
سجدہ کیون نکیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین اپنے رب کے سوا اور کسو کو
سجدہ نہین کرتا اُس نے کہا تیرا رب کون ہے انہون نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو
جلاتا ہے اور مارتا ہے نمرود نے دو قیدی بلا کر جو لائق مار ڈالنے کے تھا اُسے چھوڑ دیا
اور جو بیگناہ تھا اُسے مار ڈالا اور کہا کہ دیکھا مین ہون رب جسے چاہتا ہون مارتا ہون
جسے چاہتا ہون نہین مارتا ہون تب قَالَ اِبْرٰھِیْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ
فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ کہا ابراہیم
علیہ السلام نے کہ بیشک خدا تعالی میرا لاتا ہے سورج کو ہر فجر کو مشرق سے پھر اگر تو دعوی
خدائی کا کرتا ہے لا سورج کو فجر کے وقت مغرب سے تب جانین کہ تو سچا ہے پھر یہ بات
سنکر حیران رہ گیا وہ کافر نمرود اور عقل جاتی رہی اُس کی اور خدا تعالی سیدھی راہ نہین
دکھاتا بے انصاف لوگون کو اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ
اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ یا نہ دیکھا اُس شخص کی جو گذرا
اوپر ایک گانو کے اور وہ گانو گرا ہوا پڑا تھا اپنی چھتون پر یعنی پہلے چھتین گرین چھتون پر دیوارین
گرین اس شخص نے گانو ڈھے ہوئے ویران کو دیکھکر تعجب سے کہا کہ کیونکر اور کس طرح جلاوے

خدا تعالیٰ اس گاؤں کے لوگوں کو بعد مر گئے ہوئے اُن کی پھر یارو الا خدا تعالیٰ نے اُس شخص کو پھر جلایا اُسی کو سو برس پیچھے سو برس تلک مواہوا رہا ✢

فائدہ وہ شخص حضرت عزیر علیہ السلام تھے اور توریت اُن کو ساری یاد تھی بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران اور ڈاکر بہت لوگوں بنی اسرائیل میں قید کر کے لے گیا تھا اُن قیدیوں میں حضرت عزیر بھی تھے جب یہ قید سے چھٹ آئے اکیلے بیت المقدس کی راہ میں ایک شہر دیکھا ویران لیکن واں کچھ درخت تھے ہوئے وار اُنہوں نے انجیر اور انگور توڑ کر کھائے اور کچھ انجیر باندھ رکھے اور کچھ انگور کا شیرہ نکال کر ڈوبچی میں رکھ لیا اور سواری کی۔ گدھے کو ایک درخت سے باندھا اور آپ ایک دیوار سے لگ کر چھاؤں میں بیٹھے اور اُس کی عمارت گری ہوئی دیکھکر اپنے جی میں کہا کہ یہاں کے رہنے والے سب مر گئے کیونکر خدا تعالیٰ انہیں جلاوے اور پھر یہ شہر آباد ہووے اسی خیال میں انہیں نیند سی آئی ایسی جو روح اُن کی قبض ہوئی اور مر گئے اور وہ گدھا بھی مر گیا سو برس تلک اسی حال میں رہے اور کسی آدمی کا اُن کی طرف گذر ہوا اور کسی نے اُن کو نہ دیکھا اس سو برس میں بخت نصر مواہی اور کوئی بادشاہ اور پیدا ہوا اُس نے بیت المقدس کو پھر آباد کیا اور اس شہر کو بھی خوب آباد کیا اور سب عمارت درست ہوئی پھر سو برس کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت عزیر کو جلایا ویسا ہی جیسے موئے تھے اور حکم خدا تعالیٰ کے ایک فرشتہ اُن پاس آیا اور یہ جو زندہ ہوئے تو گویا سوتے سے جاگے آنکھیں ملنے لگے تو قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہا فرشتے نے حضرت عزیر کو کتنی دیر یہاں رہا تو حضرت عزیر نے کہا کہ رہا میں یہاں ایک دن یا کچھ کم دن سے جب یہ موئے تھے تو اُس وقت دن چڑھتا ہوا تھا اور جب یہ زندہ ہوئے تو ابھی شام ہوئی نہ تھی یہ سمجھے کہ اگر کل میں یہاں آیا تو ایک دن ہوا اور اگر آج ہی آیا تھا تو دن سے بھی کم رہا جو ابھی شام نہیں ہوئی پھر قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ کہا فرشتے نے کہ جو تو سمجھا ہے سو نہیں ہے بلکہ رہا تو یہاں سو برس اور اتنی مدت مواہوا حضرت عزیر نے اپنے بدن کو دیکھا تو کچھ فرق نہ پایا جیسا تھا ویسا ہی دیکھا تعجب ہوا اُن کو تب فرشتے نے کہا کہ پھر دیکھ اپنے کھانے کی چیز کو جو وہ انجیر رکھی ہے اور اپنے پینے کی چیز کو دیکھ جو شیرہ انگور کا رکھا ہے وہ بگڑا نہیں اور بمزہ بدبو نہیں ہوا ۓ

وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِکَ وَلِنَجْعَلَکَ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ کَیْفَ نُنْشِزُھَا ثُمَّ نَکْسُوْھَا لَحْمًا
اور دیکھ طرف اپنے گدھے کے جو سوا بے ہڈیون کے اسکا گوشت پوست کچھ نرہا سب گل کر
خاک ہوا اور آواز آئی غیب سے کہ بنایا تجکو ہمنے نشانی اپنے قدرت کی لوگون کے واسطے جو
سو برس پیچھے تجھے زندہ کیا اور دیکھ طرف ہڈیون کے اسی گدھے کی جو کس طرح ان کو
جھڑ جھڑا کر اٹھاتے ہین ہم پھر پہناتے ہین ہم ان ہڈیون کو گوشت حضرت عزیر علیہ السلام
اس گدھے کی ہڈیون کو دیکھتے تھے جو ان کے روبرو وہ سب ہڈیان سمٹین موافق ترکیب
بدن کے اور ان پر گوشت بنا اور چمڑا سب درست ہوا خدا تعالی کی قدرت سے پھر اسمین
جان آئی ایکبارگی وہ گدھا جھڑ جھڑا کر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی بولی بولا فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗ قَالَ اَعْلَمُ
اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ پھر جب یہ ظاہر ہوا حضرت عزیر پر تو کہا کہ مین جانتا ہون
وہ کہ خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے یعنی مین جو جانتا تھا کہ مردے کو جلانا خدا تعالی کو
آسان ہے سو اب اپنی آنکھ سے دیکھا پھر حضرت عزیر وہان سے اٹھ کر بیت المقدس مین
گئے کسی نے ان کو نہ پہچانا اس سبب کہ یہ تو جوان رہے اور ان کے آگے کے بچے
بوڑھے ہو گئے تھے جب توریت حفظ انہون نے سنائی تب لوگون کو یقین آیا جو
بخت نصر ساری کتابین بنی اسرائیل کی جمع کر کے جلا گیا تھا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ
کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ اور یاد کر جب کہا
ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے دکھا مجھے کہ اپنی قدرت سے کیونکر
جلاتا ہے تو مردے کو فرمایا خدا تعالی نے کہ اے کیا تجھے یقین نہین ہے کہ مین مردے کو
جلاتا ہون کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ ہان مجھے تو یقین ہے پر اسواسطے چاہا
مین نے کہ تسکین ہو میرے دل کو صریحا دیکھ کر تب قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ
اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ
عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ فرمایا خدا تعالی نے کہ اگر صریحا دیکھا چاہتا ہے تو پکڑ چار جانور اڑنے والون سے
پھر ان چارون کو اپنے پاس رکھ کر ہلا جو خوب پہچان رہے پھر رکھ دے ہر ایک پہاڑ پر
ان جانورون کے بدنون سے ایک ایک ٹکڑا پھر بلا ان جانورون کو نام لیکر تو دوڑے
آوینگے وہ جانور تیرے پاس اور جان تو وہ کہ خدا تعالی بڑا زبردست مضبوط کام کرنیوالا ہے
فائدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام چار جانور لائے ایک مور ایک مرغ ایک کبوتر ایک کوا

ان چارون کے اپنے ساتھ ہلا یا کہ تو پہچان رہے پھر چارون کو ذبح کرکے چارون کا سر جدا
کیا اور سب کے بدن ٹکڑے ٹکڑے کیے بعضے کہتے ہین کہ سب کو ملا کر کوٹا پھر سے جو
چارون کا گوشت اور ہڈیان اور پر سب خوب ملے تب چار غلولے بنا کر چار پہاڑ پر
یا بہت غلولے بنا کر بہت پہاڑون پر رکھا اور سر چارون کے اپنے ہاتھ مین لیکر حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ اے مورا اے مرغ اے کبوتر اے کوتے آؤ اپنے
سرون کے پاس حکم خدا تعالی کیسے پھر ہر ایک کا گوشت اور ہڈی پر سب غلولون سے
جدا ہو کر علیحدہ علیحدہ ہر ایک جانور کا بدن جیسے کہ تھا ویسا ہی بنکر اپنے پاؤن سے زمین پر
دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیم کی طرف آئے اور اپنے اپنے سر سے لگ گئے اور انکے
سامنے ہو کر اڑ گئے پہلے پانو چلنے مین یہ حکمت تھی کہ تو معلوم کرین جو کسی طرح کا نقصان
نہین ہے اُن کے بدنون مین ؎ **فائدہ** یہ تین قصہ فرمائے اسواسطے کہ خدا تعالی
آپ ہدایت کرتا ہے جسے چاہتا ہے اگر شبہ پڑے تو ساتھ ہی جواب بھیجے اب آگے
پھر جہاد کا ذکر ہے اور اللہ کی راہ مین مال خرچ کرنیکا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ
حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ مثل اُن لوگون کی
جو خرچ کرتے ہین اور بانٹتے ہین مال اپنا خدا تعالی کی راہ مین ایسی مثال ہے کہ جیسے ایک
دانہ اچھی زمین مین اگا دے سو سو دانہ ہووین گویا کہ ایک دانہ کے سات سو دانہ ہووین
اور خدا تعالی بڑھاتا ہے جسکے واسطے چاہے اِن سات سو سے سات ہزار کر دے
چاہے تو اِس سے بھی زیادہ بڑھا دے اور خدا تعالی ہے نہایت بخشش کرنیوالا ہے
سب کچھ جاننے والا ہے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ
مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ
وہ لوگ جو بانٹتے ہین اور خرچ کرتے ہین اپنے مال کو خدا تعالی کی راہ مین پھر بعد خرچ
کرنے کے نہ احسان رکھتے ہین زبان سے اور نہ ستاتے ہین طعن سے یا خدمت
لینے سے انہین کو ہے بدلا ان کے خرچ کرنے کا ثواب ان کے پروردگار کے پاس سے اور
نہ ڈر ہے اُن کو ثواب کم ہونے کا اور نہ وہ غمگین ہون گے نقصان ثواب کے سے قَوْلٌ
مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

بات اچھی ملائمت سے کہنی اور درگذر کرنا سخت بات مانگنے والی کے سے بہتر ہے اُس
دینے سے جو اسکے پیچھے دکھ دینا ہو اور خدا تعالی بے پروا ہے اُن کی خیرات کرنے سے
جو خیرات کرکے دکھ دیں تحمل کرنے والا ہے خدا تعالی جو دکھ دینے والوں کو جلدی عذاب
نہیں کرتا ۞ فائدہ یعنی مانگنے والے کو نرمی سے جواب دینا اور اُس کی بدخوئی پر
درگذر کرنا بہتر ہے اُس خیرات سے جو بار بار آ سے شرماوے یا احسان رکھے یا طعنہ
دیوے بلکہ چاہیے یوں سمجھے کہ میں نے تو اللہ کو دیا ہے اُسے کیا احسان ہے میں اپنا
بدلا لیتا ہوں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ
مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خراب مت کرو
اور مت کھوو اپنی خیرات کو جو کرتے ہو تم احسان رکھنے سے اور ستانے سے مانند اُس
شخص کی جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو اور وہ اصل نہیں یقین لاتا خدا تعالی پر
اور قیامت کے دن کو سچ نہیں جانتا ۞ فائدہ یعنی خیرات دیکر محتاج کو پھر ستانے
اور اُس پر احسان رکھنے سے خیرات کا ثواب جاتا رہتا ہے یا اس نیت سے لوگوں کے
سامنے خیرات کرے جو لوگ سخی جانیں اس طرح کی بھی خیرات کا ثواب کچھ نہیں اُس کی
مثال ایسی ہے فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ
عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۞ جیسے صاف پتھر جس پر پڑی ہو
اُس پتھر پر برسا مینہ زور کا پھر دہو ڈالا مینہ نے اُس مٹی کو اور چھوڑا پتھر صاف خالی
کچھ ہاتھ نہیں لگتا ایسے لوگوں کو ثواب اُس چیز سے جو وہ نیک کام ظاہر میں کرتے ہیں
اور خدا تعالی راہ سیدھی نہیں دکھاتا کافروں کی قوم کو ۞
فائدہ مثال اُس خیرات کی جو خدا تعالی کی راہ میں سمجھ کر دیوے ویسی ہی
ہوا جو پر کہا ہے جیسے ایک دانہ بووے تو اس میں سات بال پیدا ہوں اور ہر بال میں سو سو دانہ
یعنی اتنا ثواب ملے اور اب یہ فرمایا کہ نیت شرط ہے اگر نیت لوگوں کے دکھانے کی ہو تو
اُس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے پتھر پر ذری سی مٹی نظر آتی ہو اس میں دانہ بووے جب
اس پر مینہ پڑا تو وہ مٹی بہ جاوے خالی پتھر صاف رہے اور کچھ نہ اگا اُس سے سب
محنت ضائع ہوئی اور خرچ بھی خراب ہوا وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ
مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا

ضِعْفَيْنِ ۚ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ اور مثال اُن لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اپنا مال اور دیتے ہین محتاجون کو اور اُس خیرات کرنے سے چاہتے ہین خوشی خدا تعالی کی اور ثابت کرتے اپنے دل کو ثواب پانے مین یعنی اُنھین یقین ہو کہ خیرات کا ثواب مقرر ملے گا اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک باغ بلندی پر ہو اُس پر پڑا مینھ بڑی بوند کا پھر لایا وہ باغ میوہ اپنا دونا اُس مینھ سے لیکن اگر بڑی بوند کا مینھ نہ پہنچا اُس باغ کو تو پھر پہنچا باریک بوند کا مینھ اور خدا تعالی جو کچھ کہ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے

فائدہ بڑی بوند کے مینھ سے اشارہ ہے بہت خیرات سے اور ہلکی بوند کے مینھ سے مراد ہے تھوڑی سی خیرات کرنے سے اگر نیت درست ہے تو بہت خیرات کا بہت ثواب ہے اور تھوڑی سی خیرات کا تھوڑا ثواب کسی طرح نقصان نہین پر نیت درست چاہیے کہ اُس خیرات مین سوا نے خوشی خدا تعالی کے اپنی غرض کسی طرح کی نہو اور اگر نیت مین خلل ہو تو کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان ہے اب آگے دوسری مثال فرماتا ہے خدا تعالی اُن کی جو لوگون کے دکھانے کے واسطے خیرات کرتے ہین اَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝ ای کیا چاہتا ہے کوئی تم مین سے یا بھاتا ہے اور پسند آتا ہے کسی کو تم مین سے وہ کہ ہووے اُسے ایک باغ جس مین درخت ہون کھجورون کے اور انگورون کے اور درختون کے نیچے بہتی ہووین نہرین سو مالک کے واسطے اُس باغ مین سب طرح کا میوہ ہووے اور پہنچے اُس باغ کے مالک کو بڑھاپا اور اُس کی اولاد ہووین غریب مفلس پھر اُس باغ پر آوے آندھی ایسی کہ جس مین آگ ہو جیسی نہایت گرمی مین لون چلتی ہے اور درختون کو جلا دیتی ہے پھر جلا وہ باغ اُس گرم باؤ سے اور مالک باغ کا حیران رہے بڑھاپے کے وقت ایسی طرح بیان کر کے سمجھاتا ہے خدا تعالی آیتین بھیج کر اسواسطے کہ شاید تم غور کرو اور سمجھو ❋

فائدہ یہ مثال اُن کی ہے جو لوگون کے دکھانے کو خیرات کرتے ہین یا خیرات کر کے احسان رکھتے ہین محتاج پر تو یہ مثال ہے اُس کی ایسی جیسے ایک شخص نے جوانی کے وقت باغ تیار کیا جو بڑھاپے مین اُس سے میوہ کھاوے پھر جب بوڑھا ہوا اور وقت میوہ کھانیکا آیا

تب وہ باغ جل گیا یعنی خیرات مثل باغ کی ہے جو خیرات کے باغ کا میوہ آخرت میں کام آوے جب نیت بری تھی اس بدنیتی سے جلا پھر میوہ اس کا جو ثواب ہے کیونکر پاوے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ۪ وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یا تو جو پاتے ہو اپنے ہاتھوں سے کسب کر کے یا سوداگری سے پیدا کرتے اور اس چیز سے بھی خیرات کرو جو باہر نکالے ہیں ہم زمین سے یعنی باغ کے میووں سے اور کھیتی کے غلہ سے محتاجوں کو دو اور قصد مت کرو گندی اور خراب چیزوں سے خیرات کرنے کا یعنی یہ ارادہ نکرو کہ بری نکمی چیز کو خیرات میں دو اور آپ تم اسے نلوگے اگر کوئی دیوے تمھیں ویسی مگر آنکھ جھکا کر لاچاری سے لو کہ جی نچاہے تمھارا اس کے لینے کو ویسی خیرات نکرو اور جانو وہ کہ خدا تعالی بے پرواہ ہے تمھاری خیرات کرنے سے اور تعریف کیا گیا ہے سب خوبیوں سے

فائدہ خیرات قبول ہونے کی یہ ہی شرط ہے جو مال حلال کمائی کا ہووے حرام کا مال اور شبہ کا نہو اور اچھی سے اچھی ستھری چیز خدا تعالی کی راہ میں دیوے نہ کہ بری چیز خیرات میں لگاوے ایسی کہ اگر کوئی اسے ویسی دیوے تو جی نچاہے لینے کو مگر لاچاری سے خدا تعالی بے پرواہ ہے اگر بہتر سے بہتر چیز محبت سے دل کی دیوے تو پسند کرتا ہے

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِۚ وَ اللّٰهُ یَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًاؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

شیطان یا نفس جو مانند شیطان کی ہے وعدہ دیتا ہے تمکو یعنی دل میں خلل ڈالتا ہے مفلس ہوجانے سے کہ اگر مال خیرات کر دیوے تو آپ محتاج ہوجاوے اور کہتا ہے وہی شیطان تمکو کہ بیحیائی کے کام کیا کرو جیسے کہ بخیلی کرو اور کچھ خیرات نکرو اور خدا تعالی وعدہ دیتا ہے تمکو اپنی بخشش اور فضل کا یعنی تمھارا گناہ بخشے گا اپنے فضل سے اور خدا تعالی بڑی کشایش کرنیوالا ہے اُن کی جو اسکی راہ میں محبت سے خیرات کرتے ہیں جاننے والا ہے خدا تعالی سب کام تمھارے اور تمھارا اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے کسی کی ظاہر باطن کا احوال

فائدہ اگر دل میں خیال آوے جو مال خیرات کر دوں تو آپ مفلس ہوجاؤں تو یہ خیال شیطان کا ہے اور جو خیال آوے کہ خیرات کرنے سے گناہ بخشے جاوینگے

تو ایسے جانیں کہ خدا تعالی کی طرف سے یُؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ
فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ دیتا ہے خدا تعالی دانائی اور سمجھ جسے کہ
جیسی چاہتا ہے جو کس نیت سے اور کس مال سے اور کس طرح محتاج کو دیا چاہیے اور جس
شخص کو دی یہ سمجھ پہر تحقیق دی اسے نیکی بہت نہایت اور نصیحت مانتے مگر عقلمند یعنی
عقلمند کے سوا یہ نصیحت کوئی نمانیگا وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ اور کچھ بانٹتے ہو تم خیرات کرنے میں
تھوڑا یا بہت بھلی نیت سے یا بری نیت سے چھپا کر یا دکھا کر لوگوں کو یا مانتے ہو تم
کوئی منت کسی طرح کی پہر بیشک خدا تعالی جانتا ہے اُن کو اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے
کوئی مددگار ؎ فائدہ جب کوئی منت مانے تو اُس کا پورا کرنا واجب ہوا پہر اگر
منت مان کر ادا نکرے تو گنہگار رہے چاہیے کہ نذر سوا اسکے خدا تعالی کے کسی کی نکرے
مگر یہ کہے کہ خدا تعالی کے واسطے فلانے شخص کو دونگا تو مضائقہ نہیں اِنْ تُبْدُوا
الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ
سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ اگر ظاہر دو خیرات لوگوں کے روبرو تو کیا اچھی
بات ہے اور اگر چھپا کر خیرات کا دینا اور دو محتاجوں کو تو یہ بہتر ہے تمکو اور اتارتا ہے
اور دور کرتا ہے تمسے تمہارے گناہ اور خدا تعالی جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اس سے
کچھ چھپا ہوا نہیں ؎ فائدہ اگر نیت لوگوں کی دکھانے کو ہو تو خیرات لوگوں کے
روبرو وہی اچھی ہے اسواسطے کہ اوروں کو بھی خیرات کرنے کو جی چاہیگا اور چھپا کر
خیرات کرنا بھی خوب ہے جو لینے والا شرماوے لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَاءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ ؎ نہیں ہے تجھ پر
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ پر لانا اُن لوگوں کا یعنی تیرا ذمہ نہیں ہے اسکے بلکہ
خدا تعالی راہ پر لاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ جو خرچ کرتے ہیں مال محتاجوں کے
دینے میں پہر واسطے اپنے کرتے ہو جو اس کا ثواب تمہیں کو ہوگا اور نہیں خیرات کرتے
مگر واسطے خوشی خدا تعالی کے اور جو خرچ کروگے اپنے مال میں سے سو پورا
ملیگا تمکو اُس کا ثواب اور تم پر ظلم نہوگا کچھ کہ ثواب کم ملیگا

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ خیرات دینا اور مال دینا واسطے ان فقیروں کے ہے جو پھنس رہے ہیں
راہ میں خدا تعالی کی سو چل پھر نہیں سکتے ملک میں روزی کی تلاش کو یا سوداگری کو سمجھتے
ہیں ان کو انجان لوگ محظوظ ان کے نہ مانگنے کے سبب ایسے کتنے اصحاب تھے حضرت کے
جو انھیں اصحاب صفہ کہتے تھے وہ لوگ اپنا گھر اور وطن چھوڑ کر علم دین کا سیکھتے
تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور انھیں کے نزدیک رہتے تھے اور کبھی
کسی سے نہ مانگتے تھے اس سبب لوگ انھیں صاحب جمعیت سمجھتے تھے سو خدا تعالی
فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ
ربع اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ پہچانتا ہے تو ان کو چہرے سے
چہرہ کی رنگت زرد اور دبلے ہو رہے ہیں مانگتے نہیں ہیں لوگوں سے منت کر کے
اور وہ جو خرچ کرتے ہو اور دیتے ہو ایسے لوگوں کو پھر بیشک خدا تعالی اس خرچ کو
جانتا ہے ایسوں کا دینا بڑا ثواب ہے جو کسو سے نہ مانگیں اور رات دن بندگی میں
مشغول رہیں یا قرآن شریف یاد کریں یا علم دین کا پڑھیں اور اسی واسطے اپنا وطن
چھوڑ کر مسافری اختیار کریں اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
وقف منزل فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ وہ لوگ جو خرچ
کرتے ہیں اور خیرات دیتے ہیں مال اپنا خدا تعالی کی راہ میں رات کو اور دن کو چھپا کر
اور ظاہر میں پھر ان کے واسطے ہی بدلہ ان کے کاموں کا ان کے پروردگار کے پاس
نہ ڈر ہے ان لوگوں کو کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے ۞

فائدہ خیرات کا بیان تمام ہوا اب آگے بیاج کو حرام فرمایا جب کہ خیرات کا تقید ہے
تو قرض دے بیاج جیسے پھر اس میں بیاج کیوں لیجے اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ
اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ
وقف لازم مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا وہ لوگ جو کھاتے ہیں سود
نہ اٹھیں گے قیامت کو مگر جیسے اٹھتا ہے وہ شخص کہ بیہوش کر دیتا ہے اس کو آسیب لگ کر
یعنی جیسے دیوانہ اٹھتا ہے ویسے اٹھیں گے بیاج کھانے والے گوروں سے یہ حال
ان کا اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے کہا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے بیاج

اور خدا تعالی نے تو حلال کیا ہے سوداگری کو اور حرام کیا ہے سود کو فمن جاءہ موعظۃ
من ربہ فانتھی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحب النار
ھم فیھا خلدون ۝ پھر جس شخص کے پاس آوے نصیحت اُس کے پروردگار کے
پاس سے کہ بیاز نہ کھا جو بڑا ہے تمھارے حق مین پھر اُس نے مانا اور باز آیا بیاز کھانے
سے پھر اُسکے واسطے ہے جو ہو چکا اور لے چکا سود اُس کا کام خدا تعالی کے اختیار
مین ہے اور جو کوئی پھر لیوے سود نصیحت کرنے کے بعد پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے
ہین وہ لوگ دوزخ مین ہمیشہ رہین گے +

فائدہ جس نے منع سے پہلے بیاز لیا تھا وہ پھیر نہ دے خدا تعالی چاہے گا تو بخشے گا
ایسے اور بعد منع کرنے کے جو کوئی لیوے گا سود وہ دوزخی ہے اور خدا تعالی کے
حکم کے سامنے عقل کی دلیل لانے والون کی سزا دوزخ ہے یمحق اللہ الربوا ویربی
الصدقت واللہ لا یحب کل کفار اثیم ۝ گھٹاتا ہے خدا تعالی بیاز کو اور بڑھاتا
خیرات کو یعنی کتنا ہی مال ہو بیاز کے لئے سے اُس مین برکت نہین ہوتی اور خیرات
اگر تھوڑی دیوے تو بھی ثواب زیادہ ملتا ہے اور خدا تعالی دوست نہین رکھتا
سب ناشکر گنہگارون کو +

فائدہ چاہیے کہ مالدار محتاجون کو دیوین نذر خدا تعالی کی یہ نہو سکے تو قرض دیوے
پھر بیاز تو نہ لیوے اور اگر بیاز اُس سے چاہے تو ناشکر ہے پھر خدا تعالی اُس سے بیزار ہے
ان الذین امنوا وعملوا الصلحت واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ لھم اجرھم عند
ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور اچھے
کام کرتے ہین اور نماز کو قائم رکھا ہے اور مال زکوۃ کا دیتے ہین اور واسطے اون
لوگون کے ہے بدلا اُن کا اُن کے پروردگار کے پاس سے اور نہ ڈر ہے اُن لوگون کو
کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہون گے کم ملنے سے ثواب کے یعنی ثواب انھین کم نہ ملیگا
جو غمگین ہووین یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم
مؤمنین ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ڈرو خدا تعالی کے عذاب سے اور چھوڑ
جو رہ گیا ہے باقی سود لوگون پر اگر ہو تم جو یقین لائے ہو خدا تعالی کے حکم پر +

فائدہ یعنی منع کی ہے پہلے بیاز لے چکے سو لے چکے بعد منع کئے کے جو چڑھا او

مت مانگو اگر ایمان لائے ہو تو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ
تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ پھر اگر نہیں کرتے تم کام موافق
حکم کے یعنی جب سے بیاز لینا منع ہوا تب سے جو بیاز چڑھا ہے اسے اگر نہ چھوڑو گے
تو خبردار ہو جاؤ اور تیار ہو واسطے خدا تعالی کے لڑائی کے اور اس کے رسول کی پھر اگر
توبہ کرو سود لینے سے جو پھر آگے کو سود نہ لو تو پھر واسطے تمہارے ہی اصل مال تمہارا
تم کسو پر ظلم کرو نہ کوئی تم پر ظلم کرے ۝

فائدہ یعنی پہلے سود جو تم لے چکے ہو اس کو اگر تمہارا اصل مال میں سے کاٹ لیویں
تو تم پر ظلم ہے اور منع کئے کے بعد کا چڑھا ہوا جو تم مانگو تو تمہارا ظلم ہے وَاِنْ كَانَ ذُوْ
عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور اگر
ہے ایک شخص تنگی والا مفلس تو پھر اسے فرصت دیا چاہیے جب تک آسے آسانی اور
کشائش ہو تب تک اس سے نہ مانگو سختی سے اور آسے اگر وہ قرض جو اس پر ہے خیرات
کر دو یعنی بخش دو مفلس کو تو بہتر ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم سمجھنے والے کہ حکم خدا تعالی کا
بہتر ہے اور مناسب ہے وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ
مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور ڈرو اس دن کے عذاب سے کہ جس دن پھر جاؤ
طرف خدا تعالی کے اپنے کاموں کا حساب دینے کو پھر پورا دیا جاویگا ہر ایک شخص
بدلہ اس کے کاموں کا جو اس نے کئے ہیں دنیا میں بھلے یا برے ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا
یعنی بد کام کرنے والوں پر جو عذاب ہوگا بسبب ان کے کاموں کے ہوگا ظلم نہ ہوگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ
وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ
الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب کہ
معاملہ کرو تم آپس میں قرض کا وعدے پر ایک وقت مقرر تلک کے جو برس دنکا یا مہینوں کا
سو پھر لکھو اس کو کاغذ پر جو اس میں نام ہووے دونوں معاملہ والوں کا اور معاملہ اور
وعدہ کھول کر صاف لکھا ہو پھر چاہیے کہ لکھ دیوے تم میں سے کوئی لکھنے والا انصاف سے
جو اس میں ہے کچھ کم زیادہ نہ کرے اصل مال میں اور چاہیے کہ انکار نہ کرے اور الگ نہ ہووے
لکھنے والا اس بات سے جو لکھ دیوے وہ کاغذ جیسا کہ سکھایا اس کو خدا تعالی نے

یعنی اس طرح سے لکھے جس طرح حکم شرع کا ہے اور چاہیے کہ لکھے اپنے ہاتھ سے یا بتاوے
اپنی زبان سے وہ شخص جس پر دینا ہے قرض اور ڈرے خدا تعالیٰ کے عذاب سے
جو اس کا پروردگار ہے اور سے کچھ ذرا کم نکرے لکھنے میں اور نہ لکھانے میں ہرگز جو کچھ
قضیہ ہو فَاِنْ كَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ هُوَ فَلْیُمْلِلْ
وَلِیُّهٗ بِالْعَدْلِ پھر اگر ہووے وہ جسکو دینا ہے بےعقل بھولا یا سست ضعیف ہے یعنی
بچہ ہے یا بہت بوڑھا ہے جو بات کی سمجھ نہیں رہی یا آپ بتا نہیں سکتا معاملہ کو
بے سمجھے تو بتاوے یا لکھے اس کا مالک اور وارث جس کے اختیار میں ہے
وہ بتاوے معاملہ انصاف سے جو کم زیادہ نکرے اصل مال میں وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ
مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى اور گواہ کرو تم اس معاملہ پر دو شاہد
اپنے مردوں میں سے جو مسلمان اور عقلمند اور ہوشیار ہووین پھر اگر نہ پاؤ دو مرد تو
ایک مرد اور دو عورتوں کو شاہد مقرر کرو ان لوگوں سے جو اچھے ہوں اور پسند کرین
لوگ یہ اس واسطے کہ اگر بھول جاوے ایک عورت تو یاد دلا دیوے اس کو دوسری
وَلَا یَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْـَٔمُوْا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِیْرًا اَوْ كَبِیْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ
اور چاہیے کہ کنارہ نکرے اور الگ نہو گواہی دینے والے جسوقت کہ بلاوین اسکو
گواہی دینے کو اور بے کاہلی اور سستی نکرو اور ملول نہو اسکے لکھنے میں خواہ معاملہ چھوٹا ہو
یا بڑا اس کے وعدے تلک دینے والے کے زبانی واجبی لکھ دو ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ
وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا یہ لکھنا تمہارا کاغذ معاملہ کا خوب اور بہتر ہو
نزدیک خدا تعالیٰ کے اور درست ہے واسطے گواہی دینے کے اور نزدیک ہے
اس بات کے جو شبہ نپڑے تمکو اور دبدہ کا نہ کھاؤ تم معاملہ میں اور نہ جھوٹ لوگوں کا
تو صلح ہووے اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِیْرُوْنَهَا بَیْنَكُمْ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ
اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَایَعْتُمْ وَلَا یُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِیْدٌ مگر وہ کہ ہووے معاملہ
سوداگری کا روبرو پھیر بدل کا جنس کی عوض جنس بالمقصود آپس میں تم معاملہ کو شاہد کرو
اسوقت جبکہ سوداگری کرو اور چاہیے کہ نقصان نکرے لکھنے والا اور نہ گواہی دینے والا وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ
فُسُوْقٌۢ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَیُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور اگر ہو تم

بیا کام جو منع کیا تمکو تو یہ کام منع کیا ہوا کرنا گناہ ہے تمہارا اور ڈرو خدا تعالیٰ کے
عذاب سے اور خدا تعالیٰ تمکو سکھاتا ہے اور خدا تعالیٰ سب چیز سے واقف ہے
اُس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ
فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَكْتُمُوا
الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور اگر ہو تم مسافری
میں اور نپاؤ تم اُس جگہ کوئی لکھنے والا جو لکھ دیوے کاغذ تو گرو ہاتھ میں رکھی چاہیے
بعوض قرض کے پھر اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا تم میں سے پھر چاہیے کہ
پورا کرے یعنی قرض ادا کرے جس پر اعتبار کیا اور چاہیے کہ ڈرے خدا تعالیٰ سے جو
پروردگار اُس کا ہے کہ اُس امانت میں چوری نکرے اور نہ چھپاؤ گواہی کو جو چھپانا
گواہی کا بڑا گناہ ہے اور جو کوئی چھپاوے گواہی کو پھر وہ مقرر گنہگار ہے دل اُس کا
اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا
مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ
وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ
آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر ظاہر کرو گے اپنے جی کی بات یا چھپا رکھو اپنے دل میں
اُس کو حساب لیوے گا تم سے اُن باتوں کا خدا تعالیٰ پھر بخشے گا خدا تعالیٰ جس کو چاہے گا
اور عذاب کرے گا جسے چاہے گا اور خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے سب کے
دلوں کے احوال سے واقف ہے ؏

فائدہ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو خیال دل میں گذرتے ہیں اُن کا بھی حساب
ہوگا یہ سنکر اصحابوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ بڑی مشکل ہوئی جو اپنے دل پر ہمارا
اختیار نہیں ہے اُس میں جو بُرے خیال آتے ہیں تو لاچار ہیں ہم جبکہ اُن کا حساب
لیا جاوے گا تو بڑی خرابی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بنی اسرائیل
کی طرح مت کہو کہ ہم نہیں مانتے یہ حکم بلکہ یوں کہو کہ قبول کیا ہم نے اور مدد چاہو خدا تعالیٰ
سے پھر اصحابوں نے کہا کہ مانا ہم نے اور یقین لائے اُس پر یہ بات پسند آئی خدا تعالیٰ کو
اور یہ آیت بھیجی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ایمان لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس چیز پر جو اُترا ہے اُس پر اُن کے پروردگار کے پاس سے اور مسلمان بھی ایمان لائے
سب ایمان لائے خدا تعالیٰ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی
کتابوں پر اور سب گذرے ہوئے پیغمبروں پر یعنی فرشتے پیدا کیے ہوئے فرمان بردار
ہیں خدا تعالیٰ کے اور سب پیغمبر اور جتنی کتابیں اُتری ہیں پیغمبروں پر سب برحق ہیں
اور سچ ہیں اور جدا نہیں کرتے ہم کسی کو اُس کے پیغمبروں میں سے یعنی یہود اور نصاریٰ
کی طرح نہیں کہ کسی پیغمبر کو مانا اور کسی پیغمبر کو نہ مانا وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اور کہتے ہیں مسلمان کہ سنا ہم نے
حکم خدا تعالیٰ کا اور فرمانبرداری کی ہم نے اُس کے حکم کی تیری بخشش چاہتے ہیں ہم
اے پروردگار ہمارے اور تیری ہی طرف رجوع ہے سب کی لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا نہیں ڈالتا
محنت میں اور تکلیف نہیں دیتا خدا تعالیٰ کسی شخص کو مگر اُتنا ہے جو اُس سے ہو سکے
اُس شخص کے واسطے ہے جو کچھ کہ اُس نے کیا ہے نیک کاموں سے اور اُس پر ہے
جو کچھ کہ اُس نے کام کیے ہیں بُرے یعنی جو ہر کسی نے بُرے یا بھلے کام کیے ہیں اپنے
واسطے کیے ہیں ویسا ہی بدلہ اُسے ملیگا اے پروردگار ہمارے مت پکڑ ہمکو عذاب
میں اگر بھولیں ہم یا چوکیں ہم یعنی انجانی سے کچھ گناہ ہو جاوے ہم سے تو معاف کر دے
اے پروردگار ہمارے نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا وہ بوجھ بھاری
اُن لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ اے پروردگار
ہمارے اور نہ اُٹھوا ہم سے اُس کو جس کے اُٹھانے کی ہمکو طاقت نہیں اور بخش دے
اور درگذر ہم سے اور مہر کر ہم پر تو ہی ہے صاحب ہمارا پھر مدد کر ہماری کافروں کی
قوم پر جو ہم اُن پر فتح پاویں ف آمین یہ دعا خدا تعالیٰ کو پسند آئی اور قبول کی
آرزو مومنوں کی جو حکم ہم پر بھاری نہیں ہے اور دل میں جو گناہ کا خیال آوے
جب تک ہاتھ پاؤں اور زبان سے ظاہر نہ ہو تب تک اُس کے واسطے پکڑا نجاویگا اور
اور بھول اور چوک بھی خدا تعالیٰ معاف کریگا اپنے فضل سے

سورۃ آل عمران مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی مائتنا آیۃ

الٓمّٓ ۝ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ خدا تعالیٰ ہی ایسا ہے کہ اسی کی بندگی کیجیے
نہیں ہے کوئی خدا تعالیٰ مگر وہی خدا تعالیٰ جو سزاوار کہ اسی کی عبادت کیجیے سو وہ
ہمیشہ سے جیتا ہے تھامنے والا ہے سب کا نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝
اتاری خدا تعالیٰ نے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب یعنی یہ قرآن شریف
تجھ پر بھیجا ہے درست اور سچ یہ قرآن موافق اور سچ ماننے والا ہے ان کتابوں کو
جو آگے اس سے آئی تھیں اور اتارا توریت اور انجیل کو پہلے اس قرآن سے جو وہ کتابیں
راہ دکھاتی تھیں بنی اسرائیل کو اور اتارا انصاف جو جدا کرے سچ کو جھوٹ سے
اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۭ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝
بیشک وہ لوگ جو نہیں مانتے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو واسطے انکے سخت عذاب مقرر کیا ہوا ہے
اور خدا تعالیٰ بڑا زبردست صاحب ہے بدلہ لینے والا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی
الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاۗءِ ۝ ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاۗءُ ۭ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ بیشک خدا تعالیٰ ہے جو نہیں چھپی ہوئی اس پر کوئی چیز زمین میں کی
اور آسمانوں کی وہی خدا تعالیٰ ہے جو تصویر بناتا ہے تمہاری اے لوگو تمہارے
ماں کے پیٹوں میں جیسے چاہتا ہے بدصورت خواہ خوبصورت گورا کالا لنگڑا لولا
گہنایا ہوا نیکبخت بدبخت بناتا ہے جیسا چاہتا ہے نہیں ہے کوئی خدا جس کی بندگی کیجیے
مگر وہی خدا تعالیٰ ہے بڑا زبردست درست کام کرنے والا ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ
الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ ۭ وہ خدا تعالیٰ ہے جس نے
اتارا تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو قرآن کی بعضی آیتیں مضبوط ہیں
جو مفصل ہے بیان اور معنے ان کے سو وہ آیتیں اصل قرآن کی ہیں اور سوا
ان کے اور آیتیں کئی طرح ملتی ہیں معنوں میں جو ان آیتوں کے معنی سمجھنے مشکل ہیں
ہر ایک کے سمجھنے میں نہیں آتے محکمات وہ آیتیں ہیں جنکے معنے صاف کھلے ہوئے ہیں
کچھ خلش نہیں ان کے معنوں میں اور آیتیں متشابہات کی معنے صاف نہیں اور سمجھے میں

ہر ایک کے نہین آتے کسی طرف ملتے ہین اس سبب فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ
فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ پھر وہ لوگ
جنکے دلون مین کجی ہے سیدہی راہ سے پھرے ہوئے ہین پیروی کرتے ہین اور لگ
چلتے ہین اس چیز مین جو لفظ شبہ کا ہوتا ہے قرآن شریف سے تلاش کرتے ہین
اور ڈہونڈھتے ہین ہنگامہ اور خرابی اور تلاش کرتے ہین وہ لوگ اُسکے بند بٹھانے کو
اُن آیتون کا بند بٹھانا کوئی نہین جانتا مگر خدا تعالی ہی جانتا ہے جس نے وہ آیتین بھیجی ہین
وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اور جو مضبوط ہین علم مین دین کے سو کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے
اُن آیتون پر جو یہ آیتین محکمات اور متشابہات سب ہمارے پروردگار کی طرف سے
آئی ہین اور نصیحت نہین مانتے مگر عقلمند لوگ ❊

فائدہ اِس سورہ مین نصاری کو سمجھانا منظور ہے جو وہ بی بی مریم کو خدا کی عورت
اور حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اِس سبب کہ خدا تعالی کی مہربانی کی باتین اُن کے
حق مین ایسی سنتے تھے جو مرتبہ بندگی سے زیادہ چاہیے کہ ہوا سواسطے خدا تعالی نے
فرمایا کہ ہر کتاب مین خدا تعالی نے باتین رکھی ہین کہ جنکے معنی صاف معلوم نہین ہوتے
جو گمراہ لوگ ہین اُن آیتون کے معنے اپنی عقل سے بناتے ہین اور جو مضبوط ہین علم
مین دین کے وہ لوگ اُن آیتون کے معنے موافق اصل کتاب کی آیتون کے لا کر سمجھتے ہین
پھر اگر موافق اُن کے سمجھ پاوین تو سمجھین اور نہ سمجھ پاوین تو اُس کے معنی خدا تعالی ہی پر
چھوڑین اور کہین کہ خدا تعالی ہی اُن کے معنی خوب اور بہتر جانتا ہے جس نے بھیجی ہین
اور کچھ اپنی عقل سے غیر موافق محکمات کے معنی متشابہات کے نکلے جو بڑا گناہ ہے
اور وہی لوگ جو مضبوط ہین علم مین دین کے وہ کہتے ہین کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ
هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ اے پروردگار ہمارے
مت پھیر ہمارے دلون کو دین کے چلن سے بعد اُسکے جو راہ سیدہی اسلام کی ہے
دکھائی تو نے ہمکو اور بخش دیا ہمکو اپنے پاس سے مہربانی جو وہ توفیق ہے دین پر
مضبوط رہنے کے بے شک تو ہی ہے بخشش کرنے والا سب طرح کی نعمت کا اور
یہ کہتے ہین رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝

اے پروردگار ہمارے بیشک تو ہی جمع کرنے والا ہے سب لوگوں کا بعد مرنے کے حساب لینے کو ایک دن جس دن کے آنے مین کچھ شبہ نہین بیشک خدا تعالی بدلتا ہی نہین اپنے وعدے کئے ہوئے کو یعنی قیامت کے دن سب سے حساب لینے کا وعدہ کیا ہے اور قیامت کا ہونا مقرر ہے اُس مین خلاف نہین اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ بیشک لوگ جو ایمان نہین لائے اور مانتے نہین حکم خدا تعالی کا نہ بچا دے گا اور نہ دور کریگا اُن سے مال اُن کا اور نہ اولاد اُن کی خدا تعالی کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی اگر چاہین کافر مال دے کر کچھ ذرا بھی عذاب کم ہو قیامت کے دن یا بیٹے حمایت کرکے عذاب کم کروا دین سو ہرگز نہوگا اور وہ کافر ایندھن ہین دوزخ کی آگ کی جس سے آگ زیادہ بھڑکے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ جیسی خو اور عادت فرعون کی قوم کی اور اُن لوگون کی جو پہلے فرعون سے تھے جو جھوٹا جانتا ہماری آیتون کو جو پیغمبر معجزے دکھاتے تھے مگر پکڑا خدا تعالی نے سبب اُن کے گناہون کے جو وہ نمانتے تھے اور جھوٹا کہتے تھے اور خدا تعالی سخت عذاب کرنے والا ہے کافرون پر اُحُد کی لڑائی مین مسلمانون کی شکست ہوئی تھی تو کافر خوش ہوئے تھے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو جو کافر ہوئے اور خوشی کرتے ہین کہ مسلمانون کی شکست ہوئی جنگ اُحُد مین اُحُد نام پہاڑ کا ہے اُن کو کہہ اب تم مغلوب ہوگے دنیا مین اور ہاروگے مسلمانون سے اور جمع ہوکر ہانکے جاؤگے قیامت کو دوزخ کی طرف اور بُری جگہہ دوزخ کافرون کے رہنے کو قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ وَاللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ تحقیق ہو چکی تمھارے واسطے نشانی ٹھیک پیغمبر ہونے پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ دونون فوجون کے روبرو ہونے مین بدر کے یہ نام کنوئے کا لڑائی کے وقت جو ایک فوج تو لڑتی تھی صرف خدا تعالی کی راہ مین سو یہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین سو تیرہ شخص تھے

اور دوسری فوج کافروں کی جو لشکر ابوجہل کا جنہیں نو سو اور پچاس مرد لڑنے والے تھے
دیکھتے تھے مسلمان کافروں کو دوچند اپنی آنکھوں سے صریحاً اگرچہ در اصل تین حصے
زیادہ تھے کافر مسلمانوں سے اور خدا تعالیٰ قوت اور زور دیتا ہے اپنی مدد کا جسے چاہتا
بیشک اس بات میں کہ تین حصے فوج دو حصے نظر آوے صریحاً مقرر اعتبار ہے اور
خبردار ہوتا ہے واسطے دیکھنے والوں کے جو عقل کی آنکھ سے غور کر کے دھیان سے
دیکھتے ہیں ❁ **فائدہ** بدر کی لڑائی میں جس کا احوال سورۂ انفال میں ہے کافر
نو سو اور پچاس تھے اور مومن تین سو تیرہ تھے یعنی کافر تگنی تھے پر مسلمانوں کو سامنے سے
دوگنے نظر آتے تھے اس میں حکمت الٰہی یہ تھی جو بہت دیکھ کر ڈر نہ جاویں پھر خدا تعالیٰ نے
مسلمانوں کو فتح دی اس بات سے چاہیے کہ کافر ڈریں زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ
مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝
سنوارا اور بنایا ہے جاہل لوگوں کے واسطے دوستی اور محبت جی کی چاہوں کی جیسے
عورتیں اور بیٹے اور خزانے جمع کیے ہوئے سونے اور روپے کے اور گھوڑے بنے
ہوئے تیار سواری کے اور اونٹ خچر اور کھیتی اور یہ سب چیزیں جاہلوں کی آنکھوں میں
پیاری لگتی ہیں جو عیش سے گزران کرتا ہے دنیا کی زندگی میں اور خدا تعالیٰ جو وحدہٗ لاشریک
ہے اسی کے پاس ہے اچھی جا رہنا پھر مرنے کے بعد قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ
اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ
رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں
لوگو میں بتاؤں تمہیں اچھا کچھ ان چیزوں سے جن کا اوپر بیان کیا واسطے پرہیزگاروں کے
اچھا یعنی سونے روپے سے اور گھوڑوں مویشی اور کھیتی سے اور جورو بچوں سے
بہتر چیز جو خدا تعالیٰ کے نزدیک ہے اسے بتاؤں میں ان کے واسطے جو شرک سے
بچتے رہیں سو وہ اچھی چیز باغ ہیں کہ بہتی ہیں نہریں نیچے ان کے ہمیشہ رہیں گے
سو ان باغوں میں پرہیزگاروں کے واسطے عورتیں ہیں پاکیزہ ستھری اور رضامندی
خدا تعالیٰ کی وہاں ان پرہیزگاروں کے واسطے اور خدا تعالیٰ دیکھنے والا ہے اپنے
بندوں کے احوال کا اور نیتوں کا سو وہ پرہیزگار جن کے واسطے یہ باغ ہیں وہ

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ
وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے بیشک ایمان اور یقین لائے ہم اور
مانا ہمنے جو کچھ فرمایا تونے پھر بخشدے ہمکو ہمارے گناہ اور امان دی اور بچا ہمکو عذاب سے
آگ کے جو دوزخ مین ہے اور وہی پرہیزگار اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ
وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ۞ صبر کرنے والے ہین خدا تعالیٰ کی بندگی
کرنے مین اور مصیبت مین اور سچ بولنے والے ہین اور حکم بجا لاتے ہین خدا تعالیٰ کا
اور خیرات کرتے اور بانٹنے والے ہین خدا تعالیٰ کی راہ مین اور بخشواتے ہین اپنے
گناہ پچھلی رات کو جو سحر کا وقت دعا قبول ہونے کا ہے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ
نصف الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۞ گواہی دی خدا تعالیٰ وہ
کہ کوئی نہین ہے خدا ایسا جو اس کی بندگی کیجیے مگر اسی خدا تعالیٰ کی بندگی کیجیے اور
سب فرشتون نے بھی یہی گواہی دی اور سب علم والون نے بھی یہی گواہی دی کہ وہی
حاکم انصاف کا ہے نہین کوئی خدا سوا اسی خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک کے جو وہ بڑا زبردست ہے
مضبوط کام کرنے والا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۭ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۞ بیشک دین بہت اچھا یہی مسلمان ہونا ہے خدا تعالیٰ کے پاس
جس طرح کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کی راہ بتاتے ہین اور مخالفت نکرتے تھے
یہود اور نصاریٰ جو کتاب والے ہین دین اسلام مین اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پیغمبر ہونے مین مگر مخالفت کی پیچھے اسکے کہ جب ان پاس آئی خبر یعنی قرآن جب
اترا تب انہون نے مخالفت کی ضد اور حسد سے آپس مین اور جو کوئی نمانے خدا تعالیٰ
کی آیتون کو جو قرآن شریف ہے پھر خدا تعالیٰ جلدی حساب لینے والا ہے نماننے والون کا
فائدہ اول یہود اور نصاریٰ توریت اور انجیل سے معلوم کر کے کہتے تھے کہ آخری
زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا اس کی کتاب اور دین اسلام اس کا برحق سچ ہوگا جو کوئی
ہماری اولاد سے اسوقت ہووے وہ قبول کرے اور ان کا گمان یہ تھا کہ ہماری
قوم بنی اسرائیل مین سے آخری زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا پھر جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بنی اسمٰعیل مین سے پیدا ہوئے تو انہین حسد آیا کہ اگر ہم ان کی تابعداری کرین

تو ہماری یہ عزت اور حرمت جاتی رہے گی اس سبب انہوں نے وہ آیتیں توریت
اور انجیل کی جنمین صفت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہی چہپائین اور بدل
ڈالین اور مخالفت کی آپس مین حسد سے فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ
اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ
اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ پہر اگر یہ کافر ع ۱۱
جہگڑین تجہسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پہر کہہ تو کہ مین نے تابع کیا اور سونپ دیا
اپنے آپ کو خدا تعالی کے حکم پر اور جو کوئی میرے ساتھ اس نے بہی سونپ دیا
اپنے تئین اور کہہ یہود اور نصاری کو جو کتاب والے ہین اور عرب کے کافرون کو
کہ جو بغیر پڑھے ہوئے ہین جو ان پر کوئی کتاب اور پیغمبر نہین آترا ان سب کو کہہ
کہ تم بہی تابع ہوتے ہو اور اسلام لاتے ہو اور حکم خدا تعالی کا مانتے ہو پہر اگر مانا اور
اسلام لائے اور حکم برداری کی تو پہر مقرر راہ پائی سیدہی خدا تعالی کی خوشی کی اور
اپنی نجات کی راہ پائی اور اگر منہ پہیرا اسلام لانے سے تو سوائے اسکے نہین کہ تجہ پر
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچانا ہے پیغام کا اور کچہہ تیرا قصور نہین اور خدا تعالی
دیکہتا ہے اپنے بندون کو کہ کون قبول کرتا ہے اسلام اور کون انکار کرتا ہے اس سے
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ
بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہے خدا تعالی کی
آیتون سے اور قتل کرتے ہین پیغمبرون کو ناحق اور قتل کرتے ہین ان لوگون کو جو
کہتے ہین انصاف کی سچ بات لوگون مین سے سوائے پیغمبرون کے خبر دی
ان کافرون کو جنہون نے پیغمبرون کو اور مومنون کو قتل کیا ساتھ عذاب دکھہ
دینے والے کے ۔ **فائدہ** کہتے ہین بنی اسرائیل نے ایک دن اتوار کے
چڑہتے وقت تین اوپر چالیس پیغمبر کو قتل کیا پہر ایک سو بارہ عابد اور زاہد کو
جو انہین بد کامون سے منع کرتے رہتے تہے اسی دن اترتے وقت مار ڈالا
اور اس پر کہ ایسے قتل ناحق کرکے جانتے تہے کہ ہمنے ان کو واجبی قتل کیا
اس سبب انہین عذاب دکہہ دینے والی کی خبر ملی یہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ وہی لوگ ہین جو ان کی محنت خراب

اور ضائع ہوئے دنیا میں اور دین میں اور نہیں ہے کوئی اُن لوگوں کا یار مددگار ہو الا قیامت کے دن اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ کیا تے نہیں دیکھتا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کی طرف جنکو ملا ہے کچھ ایک حصہ کتاب توریت سے یعنے کچھ توریت سے خبر رکھتے ہیں جو بلائے جاتے ہیں اُن کو توریت کی طرف تو حکم کرے توریت اُن میں پھر وہ پھر جاتے ہیں یعنے اُن میں سے اور وہ ہیئے جاتے ہیں منھ پھیر کر تغافل کرکے ۔

فائدہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں کو کہا کہ تم ایمان لاؤ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اپنے عالموں کو لاکر تم سے دین کی بحث کریں گے حضرت نے فرمایا کہ اچھا پر وہ آیتیں توریت میں کی لاؤ جس میں میری تعریف لکھی ہے انہوں نے نمانا اور وہ آیتیں حاضر نکیں ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ یہ منھ پھیرنا یہودیوں کا اس سبب سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمکو آگ دوزخ کی نہ پہنچے گی مگر کبھی دن گنتی کے اور بہکے یہ اپنے دین میں اُس چیز پر جو بہتان بنایا ہے انہوں نے آپ ۔

فائدہ یہودی قضیہ میں اپنی کتاب توریت پر عمل نہیں کرتے اور گناہوں پر دلیر ہیں اس سبب جو ان کے اگلے اپنے جی سے جھوٹ بنا کر توریت میں لکھی ہیں یہ کہ اگر کوئی یہودی بہت گنہگار ہوگا تو چالیس دن سے زیادہ عذاب نہوگا جو پیغمبر حضرت یعقوب اور اُن کے باپ اور دادا ہیں سفارش کر کے عذاب سے چھوٹا لیویں گے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۠ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ پھر کیسا ہوگا حال اُن کا جب ہم اکٹھا کرینگے اُن کو ایک دن حساب لینے کو جو اُس دن کے آنے میں کچھ شک نہیں اور پورا دیوے گا پورا بدلہ ہر ایک شخص اُس کام کا جو اُس نے کیے ہیں بُرا یا بھلا دنیا میں اور وہ لوگ ظلم نکیے جاویں گے یعنی نیک کام کرنے والوں کو ثواب کچھ کم نہ ملیگا اور بد کام کرنیوالوں کو عذاب زیادہ نہ دیوے گا اُن کے کاموں سے جو کچھ ہوگا قیامت کے دن سب وہ اثر ہی ہوگا قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۠ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کہ اے خدا تعالیٰ پروردگار ہمارے خلق کے مالک بادشاہت کے
تو ہی دیوے اور بخشے بادشاہت جسکو چاہے اور چھین لیوے بادشاہت جس سے
چاہے اور عزت دیوے جسے چاہے اور خوار کرے تو جسے چاہے تیرے ہاتھ ہے
سب خوبی بیشک تو ہی ہر شے پر قدرت رکھتا ہے جو چاہے سو کر سکتا ہے تُوْلِجُ الَّيْلَ
فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۝ تو ہی لے آتا ہے رات کو دن میں گرمیوں کے
وقت اور تو ہی لے آتا ہے دن کو بیچ رات کے جاڑوں میں یعنی رات کو دن میں
گرمی کے داخل کرتا ہے جو رات چھوٹی ہوتی ہے اور دن بڑا ہو جاتا ہے پھر جاڑوں
میں دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے جو دن چھوٹا ہوتا ہے اور راتیں بڑی اور
باہر نکالتا ہے تو زندے کو مردے میں سے جیسے کہ نطفہ مردے میں سے حیوان اور
انسان زندہ پیدا کرتا ہے یا بیج مردے سے گھاس اور سبزہ زندہ پیدا کرتا ہے
یا جاہل اور کافر جو مثال مردے کی ہیں ان سے باہر نکالتا ہے اولیا اور پیغمبر اور
مومن اور باہر نکالتا ہے مردے جیتوں میں سے جیسے حیوان اور آدمیوں سے
نطفہ اور پرندوں سے انڈا یا نیکبختوں سے بدبخت پیدا کرتا ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام
ان کے بیٹے کنعان کو کافر پیدا کیا اور تو ہی روزی دیوے جسے چاہے تو بےحساب
ان گنت ۔ **فائدہ** یہودی سمجھتے تھے کہ ہم جیسے اول بزرگ تھے ویسے ہی
ہمیشہ رہیں گے خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے بےخبر تھے کہ جسے چاہتا عزت دیتا ہے
جسے چاہے ذلت دیوے بھلوں سے بُرے اور بُروں سے نیک پیدا کرے کافروں سے
پیغمبر اور اولیا پیدا کرے اور پیغمبروں اور اولیاؤں کی اولاد کافر کرے مالک مختار
ہے جسکو چاہے دولت اور بادشاہی بخشے جس سے چاہے چھین لیوے اور ذلیل کرے
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ۝ نہ پکڑیں مسلمان کافروں کو دوست اور رفیق اپنا مسلمانوں کو
چھوڑ کر یعنے مسلمانوں سے بڑھ کے دوستی کریں کافروں سے ہرگز اخلاص نکریں
اور جو مسلمان کافر سے دوستی کرے پھر نہیں رہے خدا تعالیٰ کے دین سے وہ شخص

کچھ بھی یعنی اُسمیں دینداری کچھ نہیں مگر یہ کہ ڈرتے ہو تم اُسے مسلمانوں کا فروں
کی دکھ دینے سے بسبب نہایت ڈرنا اور خدا تعالیٰ ڈراتا ہے تمکو اپنے عذاب سے
جو نافرمانی کرو تو اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف پھر جانا ہے تم سب کو قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ
صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو کہ اگر چھپا رکھوگے تم اُس
چیز کو جو تمہارے دلوں میں ہے دوستی کافروں کی یا اُسے ظاہر کرو تو جانتا ہے
اُسے خدا تعالیٰ اور جانتا ہے خدا تعالیٰ وہ جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں
اُسے سب چیزوں کی خبر ہے اور خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ
نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْۗءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ
اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ
جس دن کہ پاویگا ہر شخص جو کچھ کہ کی ہے اُس نے نیکی روبرو آویگی اُسکے اور جو کچھ
کیا ہے بُرا کام سو چاہیگا وہ بُرا کام کرنے والا کہ ہووے درمیان اُس کے اور
اُس کے بُرے کام کی جدائی بہت بڑی دور کی اور ڈراتا ہے خدا تعالیٰ تمکو اپنی
عذاب سے اے بُرے کام کرنے والو اور خدا تعالیٰ بہت مہربان ہے بندوں پر
یہود اور نصاریٰ کہتے تھے کہ ہم بہت بڑے دوست ہیں خدا تعالیٰ کے خدا تعالیٰ
نے یہ آیت بھیجی کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود اور نصاریٰ کو کہ اگر ہو تم
جو دوست رکھتے ہو خدا تعالیٰ کو تو پیروی تابعداری کرو تم میری تو چاہیگا تمکو خدا تعالیٰ
اور بخشے تمکو تمہارے گناہ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے

فائدہ اگر کوئی کسی کو چاہے تو اُس طرح چاہئے کہ جس طرح اُس کی خوشی ہو تو وہ
بھی اُسے چاہے نہ یہ کہ جس طرح اپنا جی چاہے اور خدا تعالیٰ اگر بندوں کو چاہے تو
اُن کے گناہ بخشے اور مہربان ہو اور اس سے زیادہ خیال عبث ہے قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکم بجا لاؤ خدا تعالیٰ کا اور اُس کے بھیجے ہوئے کا پھر اگر
نہ مانیں اور تیرے کہنے سے پھر جاویں تو پھر بیشک خدا تعالیٰ دوست نہیں رکھتا کافروں کو

فائدہ یعنے بندے کی محبت یہی کہ شوق سے اللہ کے کام پر اور حکم پر دوڑے اب خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کے حق میں محبت کے اور پسند کے لفظ فرمائے ہیں سو محبت کے لفظ وہی ہیں جو سن چکے اور پسند کے لفظ اپنے بندوں لوگوں کے حق میں فرمائے ہیں خدا تعالیٰ نے سو ایسے لفظوں پر شبہ نہ کیا چاہیے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ بیشک خدا تعالیٰ نے پسند کیا حضرت آدم کو اور حضرت نوح کو اور حضرت ابراہیم اور آل کی اولاد کو اور عمران کی اولاد کو ان سب پر سلام خدا تعالیٰ کا جو انہیں پسند کیا سارے جہان کی خلقت سے ❖

فائدہ عمران نام ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے باپ کا اور حضرت مریم علیہا السلام کے بھی باپ کا نام عمران ہے لیکن یہاں حضرت مریم ہی کے باپ کا مذکور ہے ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اسی طرح پسند کی اولاد بعضے بعضوں کے سے اور خدا تعالیٰ سنتا ہے سب کی باتیں سچی اور جھوٹی سب جانتا ہے سب کی نیتیں اور دلوں کے خیال اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصاریٰ کے سامنے کہ جب کہا عورت عمران کی نے کہ وہ ماں تھی حضرت مریم کی کہ اے پروردگار میرے مقرر میں نے نذر کیا تیرے جو کچھ ہے میرے پیٹ میں بچہ آزاد کیا اسے تیرے نام پر جو وہ ساری عمر تیری بندگی اور تیرے گھر بیت المقدس کی خدمت کیا کرے اور دنیا کا کام کچھ نہ کرے پھر تو اے پروردگار قبول کر یہ نذر مجھ سے بیشک تو ہی ہے سننے والا سب کی باتوں کا ظاہر اور باطن جاننے والا ہے سب کے احوال کا اور نیتوں کا ❖

فائدہ اس امت میں یہ بھی دستور تھا کہ بعضے لوگ اپنے بیٹوں کو اپنی خوشی سے دنیا کے کاروبار سے آزاد کر کے خدا تعالیٰ کی نیاز کرتے تھے عمران کی عورت نے جو ان کا نام بی حنہ تھا وہ حمل سے تھیں سو بچے کے ہونے سے پہلے ہی یہ نذر کی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ پھر جب بی حنہ عمران کی عورت جنی حضرت مریم کو تو کہا بی حنہ نے کہ اے پروردگار میرے میں تو جنی بیٹی

اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے
اُس چیز کو جو کچھ کہ جنے پھر اب یہ بی بی حنہ کہتی ہیں کہ وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی وَاِنِّیْ
سَمَّیْتُھَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور نہ وے بیٹا جیسے کہ بیٹی
ہوتی ہے یعنی بیٹا مسجد کی خدمت کو بہتر ہے بیٹی سے بیٹی سے کیا خدمت ہو گی
مسجد کی اور میں نے اُس کا نام رکھا مریم اور تیری پناہ میں دیتی ہوں اُس کو
اور اُس کی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے

فائدہ جب حضرت مریم پیدا ہوئیں تب اُن کی والدہ غمگین ہوئیں اور جانا
کہ میری نذر یہ پوری نہ ہوئی کس واسطے کہ بیٹی کو نذر کرنا دستور نہ تھا اور معنی مریم کے
اُن کی بولی میں لونڈی خدا تعالیٰ کے ہیں فَتَقَبَّلَھَا رَبُّھَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْبَتَھَا
نَبَاتًا حَسَنًا پھر قبول کیا حضرت مریم کی ماں کی نذر کو اُس کے پروردگار نے اچھی
طرح کا قبول کرنا اور اوگایا یعنی بڑھایا حضرت مریم کو اچھی طرح کا بڑھانا

فائدہ حضرت مریم کی والدہ بی بی حنہ نے خواب دیکھا کہ کوئی بزرگ کہتا ہے کہ اگر
لڑکی ہے پر خدا تعالیٰ نے اسی کو قبول کیا نذر میں اسی کو مسجد میں لیجا پھر صبح کو
بی بی حنہ اٹھیں تو حضرت مریم کو بیت المقدس میں لے گئیں مسجد کے بزرگوں نے
اوّل تو کہا کہ بیٹی کا رکھنا دستور نہیں پھر جب اُن کا خواب سُنا تب قبول کیا
اور حضرت زکریا جو حضرت مریم کے خالو لگتے تھے وہی پالنے لگے اور حضرت مریم کی
خالہ نے جو حضرت زکریا کی بی بی تھیں اپنے پاس رکھا جب حضرت مریم کو بہت
ہوش آیا اُن کے واسطے مسجد میں ایک الگ حجرہ حضرت زکریا نے بنایا دن کو
اُس حجرے میں عبادت کرتیں اور رات کو حضرت زکریا اپنے ساتھ گھر لیجاتے
حضرت مریم سے نو برس کی عمر میں یہ کرامات ظاہر ہونے لگے کہ بغیر موسم کے
میوے خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا کرتے وَکَفَّلَھَا زَکَرِیَّا کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْھَا
زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَھَا رِزْقًا اور سپرد کیا حضرت مریم کو حضرت زکریا
کے ہر وقت جو آتے حضرت مریم کے پاس حضرت زکریا اُن کے حجرے میں تو پاتے
حضرت مریم کے پاس کھانے کی چیزیں میووں کی بغیر بہار کے تب قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ
ھٰذَا قَالَتْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ کہا حضرت زکریا نے

کہ اے مریم کہاں سے آیا یہ میوہ بے بہار کا تیرے پاس کہا حضرت مریم نے کہ یہ
میوہ خدا تعالیٰ کے پاس سے آتا ہے بیشک خدا تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے جسے
چاہتا ہے ان گنت بحساب ❊ **فائدہ** حضرت زکریا کو ساری عمر اولاد نہوئی
تھی اور نا امید تھے فرزند کے پیدا ہونے سے جب بغیر بہار کا میوہ دیکھا تو امیدوار
ہوئے کہ شاید مجھے بھی فرزند کا پھل ملے تب خدا تعالیٰ سے اولاد مانگی هُنَالِكَ دَعَا
زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ
الدُّعَاءِ ۝ اسوقت اسی محراب میں دعا مانگی زکریا پیغمبر علیہ السلام نے اپنے پروردگار
سے جو کہا کہ اے پروردگار میرے بخش مجھکو اپنے پاس سے اولاد ستھری پاکیزہ
گناہوں سے بیشک تو اپنے کرم سے سننے والا ہے دعا کا فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ
قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ
اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ پھر آواز دی حضرت
زکریا کو فرشتوں نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اور حضرت زکریا ابھی کھڑے نماز پڑھتے تھے
محراب کے اندر یہ آواز دی فرشتے نے کہ بیشک خدا تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے تجھے اے زکریا
بیٹا ہونے کی جو اس کا نام یحییٰ رکھتا ہے اور وہ یحییٰ سچا کہے گا حضرت عیسیٰ کو جو حکم
خدا تعالیٰ کا ہے اور وہ سردار ہوگا اور عورت سے اور سب گناہوں سے بچا رہیگا
اور وہ نبی ہوگا نیکبختوں سے ❊ **فائدہ** یعنی حضرت یحییٰ پیدا ہو کر کہے گا کہ حضرت
عیسیٰ سچے پیغمبر ہیں اور خدا تعالیٰ نے انہیں خطاب دیا ہے اپنا حکم یعنی صرف حکم سے
پیدا ہوئے بغیر باپ کے جب حضرت زکریا پیغمبر کو یہ خوشخبری دی تو قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ
يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝
کہا حضرت زکریا پیغمبر نے کہ اے اپنے پروردگار میرے کہاں سے ہوگا مجھکو بیٹا اور بیشک
کہ مجھ پر آ پہنچا ہے بڑھاپا اور عورت میری بانجھ ہے کہا فرشتوں نے کہ اسی طرح
خدا تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے ❊ **فائدہ** حضرت زکریا نے پوچھا کہ اے
پروردگار مجھے جوان پھر کر دیگا یا ایسے بڑھاپے میں فرزند مجھے دیوے گا حکم ہوا
کہ ایسے بڑھاپے میں اور خدا تعالیٰ ایسے ہی کام کرتا ہے جو عقل میں نہ آویں قَالَ رَبِّ
اجْعَل لِّي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ۗ وَاذْكُر رَّبَّكَ

كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ کہا حضرت زکریا پیغمبر نے کہ اے پروردگار میرے
ظاہر کر میرے واسطے کوئی نشانی جو معلوم ہووے کہ میری عورت حمل سے ہے
کہا فرشتے نے کہ نشانی تیرے واسطے یہ ہے کہ تو بات نہ کر سکیگا تین دن تلک مگر
اشارہ سے ہاتھ کے یا انگلی کے یا اپنا مطلب لکھ کر دکھا دیگا اور یاد کر اپنے پروردگار کو
بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو یعنی احوال حضرت زکریا کا سورہ مریم میں آویگا

فائدہ جب حضرت یحییٰ اپنی ماں کے پیٹ میں رہے تو حضرت زکریا کی زبان
منہ میں پھول گئی ایسی جو تین دن تلک بات نہ کر سکے اسوقت عمر حضرت زکریا کی
ایک سو بیس کی تھی اور انکی بی بی کی دو کم سو برس کی عمر تھی ۹۸ انہیں دنوں
میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم کے پیٹ میں پیدا ہوئے تھے اسی طرح
وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
اور جب کہا فرشتوں نے کہ اے مریم بیشک خدا تعالی نے قبول کیا اور چن لیا
تجکو اور پاکیزہ بنایا تجکو سب طرح کی آلودگی اور شرک سے اور پسند کیا تجکو سارے
عالم کی عورتوں پر جو کسی عورت کے بغیر خاوند لڑکا پیدا نہیں ہوتا سو تجھے ہوگا اور
کہا فرشتوں نے کہ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ
اے مریم فرمانبرداری کر اپنے پروردگار کی اور سجدہ کر اسکو اور رکوع کر ساتھ
رکوع کرنے والوں کے یعنی نماز جماعت سے پڑھ بیت المقدس کے عالموں کے ساتھ
ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ
يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ یہ باتیں حضرت زکریا اور یحییٰ اور حضرت مریم علیہم السلام
کی جو بیان کیں یہ خبریں ہیں غیب کی باتیں سو یہ خبریں بھیجتے ہیں ہم تیرے پاس اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے
پاس جسوقت کہ ڈالیں انہوں نے اپنی قلمیں پانی میں جو کون ان میں سے
ورقے پالنے کا بی بی مریم کی لیوے اور تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھا
ان کے پاس کہ جب وہ بیت المقدس کے سردار آپس میں جھگڑتے تھے جو ہر ایک
کہتا تھا کہ میں پالوں بی بی مریم کو **فائدہ** بیت المقدس کے بزرگوں نے
جب حضرت مریم کی والدہ کا خواب سنا تو سب لگے چاہنے کہ ہم پالیں بی بی مریم کو

آخر کو یہ بات ٹھہری جو ہر ایک نے اپنا قلم جس سے توریت لکھتے تھے بہتے پانی میں ڈالیں
تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ پر بہنے لگے اور حضرت زکریا کی قلم الٹی بہی تب انہیں پر
حضرت مریم کا پالنا مقرر ٹھہرا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ
اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ جب کہا فرشتوں نے
کہ اے مریم بیشک خدا تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے تجھے ایک اپنے حکم کی یعنی تجھے ایک
بیٹا ہونے کی خوشخبری دیتا ہے جو نام اس کا مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا مرتبہ والا خوبصورت
دنیا میں اور آخرت میں ہے اور نزدیکیوں میں ہوگا خدا تعالیٰ کے ✤

فائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر اگلے نبیوں نے دی تھی
کہ مسیح پیدا ہوگا جس سے بنی اسرائیل کا عروج ہوگا مسیح کے معنے جسکے ہاتھ لگانے
سے بیمار چنگے ہو جاتے رہیں یا کہ ہمیشہ ملکوں میں سیر کرتا رہے کہیں ایک جگہ قرار
نہ پکڑے سو حضرت عیسیٰ مسیح پیدا ہوئے اور یہودی انہیں نہیں مانتے جب یہودیوں
میں دجال پیدا ہوگا وہ اپنے تئیں کہے گا کہ میں مسیح ہوں اسکو یہودی مسیح سمجھیں گے
اور فرشتے نے کہا حضرت مریم کو کہ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝
اور وہ باتیں کریگا لوگوں سے جب کہ تیری گود میں ہوگا پالنے میں جھولنے کے لائق
یعنی چھوٹا ہوگا اور باتیں کرے گا اسوقت کہ جب ہوگا ادھیڑ یعنی جب کہ سفیدی
آنی شروع ہوگی اور نیکبختوں سے ہوگا ✤

فائدہ یعنی یہ معجزہ اس کا ہوگا کہ کبھی اُدن کا پیدا ہوا باتیں کریگا اور جب بڑا ہوگا
تو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی راہ بتاویگا پھر حضرت مریم نے فرشتے سے یہ باتیں سنکر
قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ اِذَا
قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ کہا بی بی مریم نے کہ اے پروردگار میرے کہاں سے
ہوگا مجھکو بیٹا اور مجھے تو ہاتھ نہیں لگایا کسی آدمی نے اور بغیر خاوند کے
کبھی کسی عورت کو بچہ نہیں ہوا کہا فرشتے نے اسی طرح پیدا ہوگا بیٹا کہ تم ہو
خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے جس وقت کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے
کسی کام کو تو یہی کہتا ہے اس کام کو کہ ہو جا تیار تو وہ ہو کر تیار ہو جاتا ہے
یعنی قادر ایسا ہے اس کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے کچھ اسباب کا محتاج نہیں خدا تعالیٰ

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ
جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اور سکھاویگا اسی کو خدا تعالی کتاب جو اتری ہے حضرت
شیث اور حضرت ابراہیم علیہم السلام پر اور حلال حرام کا علم سکھاوے گا
اور توریت اور انجیل سکھاوے گا اور کریگا خدا تعالی اسی پیغمبر برحق اپنی طرف سے
بھیجا ہوا بنی اسرائیل کی طرف سو آنکر کہیگا وہ کہ بیشک آیا میں تم پاس نشانی لیکر
تمہارے پروردگار سے یعنی معجزے لیکر آیا ہوں میں تو مجھے پیغمبر برحق جانو اور معجزے
یہ ہیں کہ اَنِّيْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ
مقرر بنا دیتا ہوں میں تمکو مٹی سے جانور کی شکل پھر اس میں پھونک ماروں تو پھر
ہو جاوے وہ مٹی کا بنا ہوا اڑتا جانور خدا تعالی کے حکم سے ۞

فائدہ سو کر دکھایا کہتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام چمگادڑ کی شکل مٹی کا
جانور بناکر جو پھونکتے اسکے منہ میں تو وہ اڑ جاتا وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ
الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ اور تندرست خاصا کرتا ہوں میں اسے جو ان کی پیٹ کا اندھا
پیدا ہوا اور کوڑھی کو بھی اچھا تندرست کرتا ہوں اور جلاتا ہوں میں مردے کو
خدا تعالی کے حکم سے ۞ **فائدہ** کہتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے
جو وہ مردے جلائے تھے ان میں سے ایک حضرت سام بیٹے حضرت نوح علیہ السلام
کے بھی تھے جو ان کی وفات کو چار ہزار برس گذر چکے تھے وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ
وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ اور بتا دیتا
ہوں تمہیں وہ چیز جو تم اپنے گھر کھا کر آؤ اور وہ بھی بتاؤں میں جو کچھ گھر میں چھوڑ کر
آؤ ان معجزوں میں البتہ نشانی پوری ہے تمہارے واسطے اور برحق ہونے میرے کی
اگر ہو تم یقین لانے والے اور مجھے سچا پیغمبر جاننے والے ۞

فائدہ حضرت عیسی علیہ السلام کو توریت اور سب اگلی کتابیں اگلے پیغمبروں کی
بغیر پڑھے آتی تھیں اور یہ سب معجزے دکھاتے تھے وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ
التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۞ اور سچا بتاتا ہوں میں اس کو جو مجھ سے پہلے تھی توریت
یعنی توریت پر اقرار کرتا ہوں کہ سچ اتری ہے خدا تعالی کے پاس سے حضرت

موسی علیہ السلام پر اور تو حلال کروں میں تمھارے واسطے بعضی وہ چیز جو حرام تھی تم پر اور آیا ہوں میں تم پاس نشانی لیکر تمھارے پروردگار سے پھر ڈرو تم خدا تعالی سے میری مخالفت کرنے میں اور تابعداری کرو تم میری ✽

فائدہ یہودیوں پر چربی گائے اور بکری کی حرام تھی اور بعضے جانور بھی اور شکار مچھلی کا دن ہفتہ کے تھا اور کئی چیزیں مشکل تھیں سو حضرت عیسے علیہ السلام نے حلال اور آسان کیا اور باقی سب حکم توریت کا رہا اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۞ بیشک خدا تعالی پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہے پھر اسی کی بندگی کرو یہی راہ سیدھی ہے خدا تعالی کی خوشی کی اور تمھارے چھٹکارے کی فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پھر جب معلوم کیا حضرت عیسے علیہ السلام نے یہودیوں سے بات کفر کی یعنی یہودیوں نے ملکر قصد کیا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کو شہید کریں تب حضرت عیسی علیہ السلام شام سے بھاگ کر مصر میں آئے اور دریا کے کنارے پر دیکھا کہ دھوبی دھوتے ہیں انہیں کہا کہ تم کیا دھوتے ہو میں تمھیں جان کا دھونا اور پاک کرنا بتاؤں وہ ایمان لائے پھر حضرت عیسی علیہ السلام نے انہیں کہا کون ہے ایسا جو میری مدد کرے خدا تعالی کی راہ میں کہا حواریوں نے یعنی انہیں دھوبیوں نے کہا کہ ہم مدد کرنے والے ہیں خدا تعالی کے دین کی اور تو عیسے علیہ السلام گواہ رہ کہ ہمنے حکم مانا خدا تعالی کا ✽ **فائدہ** حضرت عیسی علیہ السلام کے یار کا خطاب حواری تھا حواری در اصل دھوبی کو کہتے ہیں ان پہلے دو شخص جو حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے اور تابعداری کی وہ دھوبی تھے اس سبب ان کا خطاب حواری ٹھہرا ✽ **فائدہ** اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام در اصل رسول تھے بنی اسرائیل کے واسطے جب انہوں نے معلوم کیا کہ بنی اسرائیل میرا دین قبول نہیں کرتے تب چاہا کہ اور کوئی دین کو رواج دلویں خدا تعالی نے ان کے دین کو حواریوں کے سبب غیروں کو پہنچایا اب تلک بنی اسرائیل ان کے دین میں کم ہیں حواریوں نے اپنے ایمان حضرت عیسی کو گواہ کر کے پھر کہا رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ اے پروردگار ہمارے

ہم ایمان لائے اس چیز پر جو تو نے اتاری یعنی انجیل کو برحق جانا ہم نے اور تابعداری
کی ہم نے تیرے بھیجے ہوئے کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو برحق پیغمبر جانا پھر لکھ تو ہم کو پروردگار
ساتھ گواہی دینے والوں میں یعنی جنہوں نے تیری وحدانیت پر گواہی دی ہے
اُن کے شامل کر ہم کو وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ اور مکر کیا یہودیوں نے
اور خدا تعالیٰ نے سزا دی ان کے مکر کی اور خدا تعالیٰ بہت اچھا مکر کی سزا دینے والا ہے
فائدہ یہودیوں نے جمع ہو کر بڑی تلاش سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈھ لیا اگر
ایک مکان میں بند کیا یا حضرت عیسیٰ کے بھاگ گئے اور یہودیوں نے ساری رات
اس مکان کی چوکی دی صبح ایک شخص کو اس حجرے میں بھیجا تو پکڑ لاوے خدا تعالیٰ
نے حضرت عیسیٰ کو اس رات آسمان پر اٹھا لیا تھا وہ شخص جو اندر گیا تھا دیکھا تو کوئی
نہیں جب ڈھونڈھ کر نکلا تو خبردار ہوئے کہ یہاں حضرت عیسیٰ نہیں خدا تعالیٰ نے حضرت
عیسیٰ کی شکل اس پر ڈال دی تھی وہ نکلا باہر لوگ جو راہ دیکھتے تھے اس کی صورت
دیکھتے ہی چمٹ گئے وہ بہتیرا اشارہ کرتا میں وہ ہوں جو پکڑنے گیا تھا کسی نے نہ سنا
اور اسے سولی پر چڑھا دیا اور بادشاہ نے ہزاروں کو ہلاک کیا یہ دی خدا تعالیٰ نے ان کو
مکر کی سزا اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ
فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ جس وقت کہا خدا تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں لوں گا تجھ کو دنیا میں سے
اور اٹھا لوں گا تجھ کو اپنی طرف اور پاک کروں گا تجھ کو یعنی بری کروں گا تجھ کو ان لوگوں
جو کافر ہیں تیرے دین سے اور جو تجھ پر یقین لائے اور رکھوں گا ان لوگوں کو
جو تیری تابعداری کرتے ہیں اوپر اور غالب ان لوگوں سے جو کافر ہیں قیامت کے
دن تک پھر میری طرف پھر آنا ہے تم سب کو پھر حکم کروں گا میں تم میں جس بات میں
تم جھگڑتے تھے فائدہ عیسیٰ علیہ السلام کے تابعدار اول جو نصاریٰ ہی اب مسلمان
یہودیوں پر غالب ہوئے اور ہمیشہ یہودی ان کے ہاتھ سے ذلیل اور خوار رہیں گے
فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
نّٰصِرِیْنَ پھر وہ لوگ جو کافر ہوئے پھر ان کو عذاب کروں گا میں سخت دنیا میں
قتل اور بندی کا اور آخرت میں بھی عذاب سخت دوزخ کا جو ہمیشہ ہی عذاب ہے

رہین گے اور نہوگا اُن کے واسطے کوئی یار کوئی اور نہ مدد کرنے والون سے
وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝
اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُنہون نے پہر اُن کو پورا دیویگا
خدا تعالی حق اُن کا اور خدا تعالی دوست نہین رکہتا ظالمون کو اور نا انصافون کو
ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ یہ احوال پیغمبر گذرے
ہوؤن کا ہم پڑہ سناتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتون سے اور
مذکور سچا محکم مضبوط یعنی قرآن شریف جو دلالت کرتے اور معجزہ ہے تیرے رسول ہونیپر
فائدہ کہتے ہین کہ جب نصاری نے یہ بیان حضرت عیسی علیہ السلام کا سنا تو
برا مانا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عیسی کو کیون گالی دیتا ہے
اور انہین بندہ کہتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاذ اللہ جو
عبد اللہ کہنا حضرت عیسی کو گالی ہووے وہ بندہ خدا تعالی کا بہیجا ہوا ہے
اور خاص ہے اور پسند کیا ہوا ہے اور نیکبخت پاکیزہ بی بی سے پیدا ہوا ہے
نصاری کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ اگر وہ خدا کا بیٹا نہین تو بتا و کہ اُس کا
باپ کون ہے اور کوئی بہی دنیا مین بغیر باپ کے پیدا ہوتا ہے خدا تعالی
نے یہ آیت بہیجی اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ بیشک مثال حضرت عیسی کے پیدا ہونے کی خدا تعالی کے نزدیک
جیسی مثال حضرت آدم کی ہے جو پیدا کیا خدا تعالی نے حضرت آدم کو بغیر مان
باپ کے مٹی سے پہر کہا اُس کو کہ ہو جا وہ ہو گیا ✤
فائدہ یعنی حضرت آدم کو جو بغیر مان باپ کے مٹی سے پیدا کیا اُسے خدا کا بیٹا
نہین کہتے پہر جو شخص کہ پیدا ہوا مان سے بغیر باپ کے اُسے کیونکر بیٹا خدا کا
کہیے اور خدا تعالی قدرت رکہتا ہے جو بغیر مان باپ کے پیدا کیا اگر ایک کو بغیر
باپ کے فقط مان سے ہی پیدا کیا تو کیا تعجب ہے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ
مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ یہ خبر حضرت عیسی کے پیدا ہونے کے اسی طرح جو بیان کی سچ ہے
تیرے پروردگار کی طرف سے پہر مت رہ تو شک لانے والون سے یعنی حضرت
عیسے علیہ السلام کے پیدا ہونے مین جو بغیر باپ پیدا ہوئے کچہ شبہ نہین

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پھر جو کوئی جھگڑے تجھسے ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عیسے علیہ السلام کے پیدا ہونے کے مقدمہ مین بعد اس کے جو آ چکی
تجھ پاس خبر ان کی سچی پیدا ہونے کی تو فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا
ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی
الکاذبین ٥ پھر کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان جھگڑنے والون کو کہ آؤ تم
بلاوین ہم اپنے بیٹون کو اور تمہارے بیٹون کو اور اپنی عورتون کو اور
تمہاری عورتون کو اور اپنی جان کو اور تمہاری جان کو پھر ان سب کو بلا کر پھر
عاجزی کرین ہم پھر کرین ہم سب ملکر لعنت خدا تعالی کی جھوٹون پر
فائدہ جب یہ آیت خدا تعالی نے بھیجی تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نجران کے نصاری کے عالمون کو بلا کر فرمایا کہ جتنا مین تمہین سمجھاتا ہون اور دلیلین مضبوط
بتاتا ہون تم زیادہ جھگڑتے ہو اور دشمن ہوتے ہو اب آؤ جو ہم تم اس طرح قسم کرین
اور جھوٹون پر لعنت کرین خدا تعالی کی تو سچا اور جھوٹا سب پر معلوم ہو نصاری
کے عالمون نے یہ بات قبول کی اور راضی ہوئے اور ایک دن ایک مکان
مقرر کیا اور دوسرے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین کو
گود مین لیا اور حضرت امام حسن کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ زہرا کو اپنے پیچھے اور
حضرت مرتضی علی کو ان کے پیچھے لیکر چلے اور فرمایا ان سب کو کہ جب مین دعا مانگون
تم چارون آمین کہیو انہون نے قبول کیا اور اودھر سے جو نصاری کے بڑے بڑے
عالم آئے اور ان کو دیکھا اور پکارا اپنی قوم کو کہ اے یارو ان کے مقابلہ سے ڈرو جو ہم
یہ کئی صورتین دیکھتے ہین کہ اگر یہ خدا تعالی سے دعا کرین تو پہاڑ زمین سے اکھڑ کر جاوے
اگر تم ان سے مقابلہ کروگے تو ایک نصرانی زمین پر نہ رہے گا آخر کو صلح اس
بات پر ٹھہری جو ہر برس مین دو بار دو ہزار دینار اور تیس زرہ دیا کرین جب یہ بات
لکھ کر صلح ٹھہری اور نصاری نے جزیہ دینا قبول کیا اور مقابلہ نہ کیا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ
الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ بیشک یہ احوال
جو بیان کیا البتہ خبر سچی ہے اور نہین ہے کوئی خدا جس کی بندگی کیجے مگر خدا تعالی اور
بیشک خدا تعالی وہی ہے زبردست مضبوط کام کرنے والا فَاِنْ تَوَلَّوْا

فَاِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِیۡنَ پھر اگر پھر جاویں نصرانی قسم کھانے سے پھر خدا تعالیٰ
جانتا ہے بدی کرنیوالوں کو خرابی کرنے والوں کو قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ
بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡـًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا
مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
یہودیوں اور نصرانیوں کو کہ آؤ ایک سچی اور سیدھی بات کی طرف جو برابر ہے ہم میں
اور تم میں سو وہ سچی بات وہ کہ نہ بندگی کریں ہم سب مل کر سوائے خدا تعالیٰ کے کسو کی
اور نہ شریک نہ کریں ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ پکڑیں بعضے ہم میں سے بعضے کو
خدا کر کے سوائے اسی خدا تعالیٰ کے جو وحدہ لاشریک ہے پھر اگر پھر جاویں یہود
نصاریٰ اس بات سے تو پھر کہہ کہ گواہ رہو تم اے یہود اور نصاریٰ کہ ہم حکم کے
تابعدار ہیں فرمانبردار ہیں یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمَاۤ اُنۡزِلَتِ التَّوۡرٰىةُ
وَالۡاِنۡجِيۡلُ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝ اے یہود اور نصرانیو کیوں جھگڑتے ہو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے دین میں اور توریت انجیل تو اتری ہے ان کے بعد اسے پھر کیا
تم کو عقل نہیں جو سمجھو اس بات کو ف فائدہ یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام
ہمارے دین پر یہودی تھے اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمارے دین پر تھے اس بات
پر جھگڑتے تھے سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اول یہ تو سمجھو کہ ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام
سے ہزار برس اور عیسیٰ علیہ السلام سے دو ہزار برس پہلے تھے پھر پچھلوں کے دین پر کیونکر ہوتے
اتنی بھی عقل نہیں تم کو هٰۤاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَاۤءِ حَاجَجۡتُمۡ فِيۡمَا لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِيۡمَا لَـيۡسَ
لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ سن لو تم جو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑنے لگے اس بات میں
جس بات کی تمہیں خبر تھی یعنی توریت اور انجیل میں تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی
اسے پڑھ کر بدل ڈالی اور جان بوجھ کر جھگڑنے لگے پھر کیوں جھگڑتے ہو اس بات میں
جس کی تمہیں خبر نہیں یعنی احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیان نہیں کیا
یہودی تھے یا نصرانی تھے اور تم نہیں جانتے کہ وہ کونسے دین پر تھے مَا كَانَ
اِبۡرٰهِيۡمُ يَهُوۡدِيًّا وَّلَا نَصۡرَانِيًّا وَّلٰكِنۡ كَانَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ
نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نہ نصرانی تھے لیکن تھا ابراہیم علیہ السلام مانے
خدا تعالیٰ کو ایک جاننے والا سب جھوٹے دینوں سے پھرا ہوا حکم بردار خدا تعالیٰ کا

اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنے والا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ
اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ بیشک لوگون مین زیادہ مناسبت
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دین مین اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اون
لوگون کو جو ایمان لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر اور خدا تعالی والی
اور دوست ہے مسلمانون کا * **فائدہ** خدا تعالی فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو
یہودی یا نصرانی اگر اس معنی سے کہتے ہو کہ وہ توریت پر یا انجیل پر عمل کرتا تھا تو صریحا
بے عقلی ہے تمہاری جو توریت اور انجیل بعد ان کے اتری ہے اور اگر اس معنوں سے
کہتے ہو کہ اسوقت بھی اچھے دینداروں کا نام یہودی یا نصرانی تھا تو یہ بات بھی غلط
ہے کسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے تئین حنیف اور مسلم کہا ہے حنیف اسے
کہتے ہین کہ جو کوئی سب باطل راہون کو چھوڑ کر ایک راہ حق کی پکڑے اور مسلم حکم بردار کو
کہتے ہین اور اگر اس معنوں سے کہتے ہو کہ سب دینون مین یہود کے دین کو یا نصاری
کے دین کو زیادہ نسبت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
دین سے سو خدا تعالی نے بتایا کہ زیادہ نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے دین سے اسی وقت کی امت کو تھی یا پہلی امتون مین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو زیادہ نسبت ہے پھر اور فرمایا کہ اپنی راہ کے
حق ہونے پر کسی کے دین سے موافقت کی دلیل جب پکڑے جو اپنے اوپر وحی نہ آتی
ہو سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اب وحی اور پیغام خدا تعالی کا آتا ہے اور خدا تعالی
والی ہے مسلمانون کا جو یہ اس کے حکم پر چلتے ہین وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ
یُضِلُّوْنَكُمْ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ آرزو کرتے ہین بعضے یہودی
جو کسی طرح راہ دین کی بھلا دیوین تم کو اے مسلمانو اور نہین گمراہ کرتے مگر اپنے
آپ کو اور نہین سمجھتے کہ اس راہ بھلانے کا وبال ہمین پر پڑے گا یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ
تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اے یہودیو اور نصرانیو کیون نہین مانتے
اور منکر ہوتے ہو خدا تعالی کی آیتون سے اور تم گواہی دیتے ہو کہ توریت اور انجیل
برحق ہے اور تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی ان دونون مین ہے اس سے کیون
پھرتے ہو * **فائدہ** یعنی تم اقرار کرتے ہو کہ توریت اور انجیل کلام خدا تعالی کا ہے

پھر اُس میں جو آیتیں تعریف میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں اُن سے کیوں منکر
ہوتے ہو یٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝ اے کتاب والو کس واسطے لاتے ہو تم سچ کو جھوٹ سے یعنی اپنا کر
توریت میں لکھتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ حکم خدا کا ہے اور کیوں چھپاتے ہو سچی بات کو
جو تعریف لکھی ہے آخری زمانے کے پیغمبر کی اُسے ظاہر نہیں کرتے اور تم جانتے ہو کہ
وہ سچ ہے ۔ فائدہ یہودیوں نے بعضے حکم توریت کے موقوف ہی کر ڈالے تھے
اور بعضی آیتوں کے معنی پھیر بدل ڈالے تھے غرض کے واسطے اور بعضی آیتیں
چھپا رکھی تھیں کہ کسی کو خبر نہ کرتے تھے جیسے کہ تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی
وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ
وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور کہا ایک قوم نے یہودیوں سے مصلحت
کر کے اپنے لوگوں کو ایمان لاؤ اُس چیز پر جو اُترا ہے مسلمانوں پر یعنی قرآن پر
ایمان لاؤ چڑھتے دن اور منکر ہو جاؤ اُترتے دن شاید کہ مسلمان اِس تدبیر سے
پھر جاویں اپنے دین اسلام سے ۔ فائدہ کئی بارہ شخص خیبر کے یہودیوں نے
آپس میں مصلحت کی کہ صبح کو تو ظاہر ایمان لاؤ قرآن پر اور شام کو پھر جاؤ دین اسلام سے
اور کہو مسلمانوں سے کہ ہم نے توریت میں غور کر کے جو دیکھا تو نشانیاں آخری زمانے
کے پیغمبر کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہیں ہیں اس سبب ہم دین اسلام سے پھر گئے
شاید اس فریب سے مسلمان بھی اندیشہ میں پڑیں اور کہیں کہ توریت خدا تعالیٰ کے
پاس سے آئی ہے یہ لوگ انصاف سے سچ کہتے ہیں جو اپنا دین چھوڑ کر ہمارے
دین میں آئے تھے کچھ ایسی ہی غلطی دیکھی جو پھر گئے یہ بات سمجھ کر مسلمان اسلام سے
پھر کر ہمارے دین میں آ کر یہودی ہو ویں سو خدا تعالیٰ نے اُن کے مکر کی خبر دی اور
اُن کا فریب نہ چلا پھر جب دیکھا انہوں نے کہ یہ فریب نہ چلا تب مدینہ کے یہودیوں کو
نصیحت کی کہ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اور نہ مانیو
اور سچ نہ جانیو مگر اُسی کو جو چلے تمہارے دین پر یعنی سوائے دین یہود کے اور کسی
دین کو نہ مانیو اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یہودیوں کو کہ مقرر ہدایت اور دین اچھا وہی ہے جو ہے دین خدا تعالیٰ کا اور ہدایت

اُس کی طرف سے پھیر دے بات اب یہودی اپنی قوم کو کہتے ہیں کہ سوا یہودی
دین کے کسی دین والے پر یقین نہ لاؤ اور نہ مانو اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ
يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
یہ کہ دیا ہے کسی شخص کو جیسا کچھ تمکو دیا ہے علم اور بزرگی یعنی جیسا تمکو دین اور علم اور بزرگی
خدا تعالیٰ سے ملی ہے ایسی کسی کو نہیں ملی اور یہ بھی نہ مانو کہ یا مقابلہ کرینگے اور جھگڑینگے
تم سے مسلمان تمہارے پروردگار کے آگے اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ بیشک بزرگی اور سرداری خدا تعالیٰ کے ہاتھ ہے
دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالیٰ بے نہایت بخشش کرنے والا ہے يَّخْتَصُّ
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ خاص کرتا ہے خدا تعالیٰ اپنی مہربانی
جسے چاہتا ہے اور خدا تعالیٰ صاحب ہے بہت بڑی بزرگی کا

فائدہ یہودی بہتیرے تدبیر اور فریب کرتے تھے جو کسی طرح کوئی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دین میں نہ آوے اور جو کوئی اس دین میں آیا ہے سو پھر جاوے
سو خدا تعالیٰ نے اُن کے مکر اور تدبیر کی خبر دی اپنے حبیب کو اور فرمایا کہ کہدے اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کو کہ تم جو حسد کرتے ہو اس بات کی کہ آگے جو نبوت
اور بزرگی بنی اسرائیل میں تھی اب اور فرقہ میں کیوں گئی یا دین کی مددگاری میں
ہمارے مقابل اور کوئی کیونکر ہووے سو یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہا دیا
کسی کا حق نہیں وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْھُمْ
مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ اور کتاب والوں سے
کوئی شخص ایسا ہے کہ اگر تو اس پاس امانت رکھے ڈھیر اشرفیوں کا تو ادا کرے
تجکو اور بعضے اُن میں سے وہ ہے کہ اگر اُس پاس رکھے تو امانت ایک اشرفی تو
پھیر وہ ادا نکرے تجکو مگر جب تک کہ تو رہے اُس کے سر پر کھڑا تقاضا کرنے کو یعنی
جب بہت سخت تقاضا کرے تب دیوے ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ یہ بد نیتی یہودیوں کی اس سبب سے جو کہا
اُنہوں نے اپنی قوم میں کہ نہیں ہے ہم پر جاہلوں کے حق لینے میں کچھ گناہ اور یہ بات
جھوٹھ کہتے ہیں خدا تعالیٰ پر اور آپ جانتے ہیں کہ کسی کا مال ناحق لینا اور امانت

کسی کی دھری ہوئی ندینی حرام ہے ❊ **فائدہ** یہودی کہتے ہین کہ یہ توریت مین لکہا ہے کہ احمقون کا اور بغیر پڑھے ہوؤن کا اور اپنے دین سے غیر دین والون کا مال جسطرح ہاتھ لگے لے لیجے حلال ہے اور آپ جانتے ہین کہ یہ بات غلط ہے اب خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ بات جو تمنے سمجھی ہے اور کہتے ہو کہ جاہلون کا مال ہمی واجبی حلال ہے سو یہ نہین بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ بلکہ پوچھتا ہے تمسے بغیر پڑھے ہوؤن کا مال لینے کا سبب اور حکم یہ ہے کہ جو کوئی پورا کرے اپنا اقرار جو خدا تعالی نے لیا ہے اُس سے توریت مین امانت کے ادا کرنے مین اور پرہیزگاری حرام کا مال لینے مین پھر بیشک خدا تعالی دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو

فائدہ یہ خدا تعالی نے مسلمانون کو سنا دیا کہ جن لوگون کی نیت یہ ہے کہ پرایا مال ناحق کہانے کو یہ مسئلہ بنا لیا کہ ہمکو غیر دین والون کا مال کھانا اور خیانت کرنی امانت مین روا ہے ایسون کی بات دین کے مقدمہ مین کیا سند ہے ہمارے ان ہی کافر حربی کا مال زور سے لینا روا ہے پر امانت مین خیانت روا نہین اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بیشک وہ لوگ جو بیچتے ہین اور بدل کرتے ہین خدا تعالی کے قول کو جو لیا تھا خدا تعالی توریت مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کیجو اور ایمان لائیو اور اپنی قسمون کو بیچتے ہین جو کہاتے تھے جہوٹی کہ جس پیغمبر کی صفت توریت مین ہے سو وہ یہ نہین یہ قسم اور وہ قول بدل کرتے ہین تھوڑے سے مول کو ان لوگون کو نہین حصہ آخرت مین نیکی کا اور نہ بات کریگا ان سے خدا تعالی اور نہ دیکھیگا ان کی طرف خدا تعالی قیامت کے دن مہر کی نظر سے اور نہ پاک کریگا ان کو گناہون سے اور واسطے ان لوگون کے ہے عذاب دکھ دینے والا وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور تحقیق یہودیون سے ایک قوم ہے جو پھیرتی ہین اور ملاتی ہین اپنی زبان کو کتاب کے پڑھنے مین اپنی بنائی ہوئی اسواسطے کہ تم سمجھو کہ یہ توریت پڑھتے ہین اور در اصل توریت مین سے نہین ہے اُن کے اگلے

بزرگون کا بنایا ہوا ہے اور وہ کہتے ہین جھوٹھ اور بہتان خدا تعالی پر اور جانتے ہین
آپ کہ ہم جھوٹھ کہتے ہین ❊ **فائدہ** یہودیون نے اپنے مطلب کی باتین بنا کر
توریت مین لگا دین تھین بغیر پڑہون کے دغا دینے کو اور کہتے تھے کہ یہ خدا تعالی کی
طرف سے توریت مین یون لکہا ہے ❊ **ف** اور بہتان یہودیون کا دوسرا
یہ ہے جو کہتے تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا کہ مین خدا ہون میری بندگی
کرو سو اسکے جواب مین خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ
الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا
رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ہرگز کسی
آدمی سے نہو یعنی حضرت عیسی علیہ السلام سے نہو اس پر کہ دیوے اسے خدا تعالی کتاب
انجیل اور احکام اسکے سکہاوے اور بہیجے اسکو اور پیغمبری دیوے پہر وہ کہے
لوگون کو کہ تم میرے بندے ہو سواے خدا تعالی کے اور لیکن یون کہے کہ ہو جاو
مضبوط اور پکے ہوشیاری مین سبب اسکے جو تھے تم کہ سکہاتے تھے کتاب آسمانی
ہولی خدا تعالی کے پاس کی اور ساتھ اسکے جو تھے تم کہ آپ پڑھتے تھے وَلَا يَأْمُرَكُمْ
أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اور نہ یہ کہ حکم کرے ٹھہراؤ فرشتون کو اور
پیغمبرون کو خدا یعنی کوئی پیغمبر کہیگا فرشتون کو اور پیغمبرن کو خدا جانو یا مجھے خدا سمجھو کیا پیغمبر
تمکو کہے گا کفر کی بات کہ تم کافر ہو جاؤ بعد اسکے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ
مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۔ اور جب لیا خدا تعالی نے اقرار نبیون کا کہ جو کچھ دیا تمکو
کتاب اور علم تو البتہ ایمان لاؤ تم اس بہیجے ہوے پیغمبر پر اور اس کی مدد کرو تم ❊
فائدہ یعنی خدا تعالی نے سب پیغمبرون سے اور ان کی امتون سے اقرار لیا کہ تم
سب ایمان لاؤ اور مدد کرو اس کی اگر تمہارے وقت مین آوے اور نہین تو یہی تم کو
تعریف سنا کرکے نصیحت کرو کہ جب وہ آخری زمانے کا پیغمبر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیدا ہو اور سچا اگلی کتابون کو بتانے اس پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو
قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِيْ قَالُوْٓا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ
فرمایا خدا تعالی نے ان سب پیغمبرون کو اور ان کی امتون کو کہ اے اقرار کیا تمنے اور

مضبوط پکڑا اس قول پر ذمہ جو پورا کرو کہا ان سب نے کہ اقرار کیا ہمنے اور قبول کیا ہمنے پھر فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ گواہ رہو تم اس اقرار پر ایک دوسرے کی اور ہم بھی تمہارے ساتھ گواہ ہیں فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ پھر جو کوئی پھر جاوے اس اقرار کرنے کے بعد پھر وہی لوگ ہیں خدا تعالیٰ کا حکم نہ ماننے والے اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ اب کیا قول توڑنے والے سوائے دین خدا تعالیٰ کے اور کوئی دین ڈھونڈتے ہیں اور اسی کے حکم میں ہے جو کوئی کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہے خوشی سے یا لاچاری سے تابعداری میں اور اسی کی طرف سب پھر جاویں گے قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ تو مانا اور ایمان لائے ہم خدا تعالیٰ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہم کہ جو کچھ اترا ہم پر اور جو کچھ کہ اترا حضرت ابراہیم پیغمبر پر اور حضرت اسماعیل پر اور حضرت اسحاق پر اور حضرت یعقوب پر اور اس کی اولاد پر جو اترا اور جو کچھ دیا حضرت موسیٰ پیغمبر کو اور حضرت عیسیٰ پیغمبر کو اور جو کچھ ملا اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے سب پر ایمان لائے ہم نہیں فرق کرتے ہم ان پیغمبروں میں سے ایک کے بھی اور ہم خدا تعالیٰ کے حکم بردار ہیں وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور جو کوئی چاہے سوائے دین اسلام کے جو یہ حکم برداری خدا تعالیٰ کی ہے اسکے سوائے اور کوئی دین چاہے تو ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خرابی ہے كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ کیونکر راہ دکھاوے اس قوم کو جو کافر ہوگئے ایمان لا کر اور گواہی دیکر کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہے خدا تعالیٰ کا + **فائدہ** اور آئیاں ان پاس نشانیاں روشن یعنی قرآن شریف اور خدا تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کی قوم کو یہ لوگ مسلمان ہو کر مرتد ہوگئے تھے ان کے حق میں یہ آیت اتری ہی اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ وہ لوگ جو ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے اُن کی سزا یہ ہے کہ اُن پر
خدا تعالیٰ کی اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی پھٹکار ہمیشہ وہ پڑے رہیں گے اُسی
لعنت کے عذاب میں جو ہلکا ہوگا اُن سے عذاب کبھی اور نہ وہ ڈھیل دیئے جاویں گے
عذاب میں اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی بعد کافر ہونے کے اور نیک کام کئے پھر بیشک خدا تعالیٰ
بخشنے والا ہے گناہ توبہ کرنے والوں کا مہربان ہے نیک کام کرنے والوں پر اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الضَّآلُّوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے ایمان لانے کے بعد پھر زیادہ ہوتے گئے کفر میں
یعنی کفر پر مضبوط رہے اور پھر جلد توبہ نہ کی تو ہرگز اُن کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہی
لوگ گمراہ ہیں یعنی اُن کو توفیق توبہ کی نہ ملے گی جو ہرگز قبول ہو وے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ
ع ۹ ۱۱ ۱۷ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے
اور مر گئے اور مرتے وقت تک کافر رہے اور کافر ہی مرے تو ہرگز قبول نہ ہوگا
ایک سے بھی اُن میں سے بھری ہوئی ساری زمین سونے کی اگرچہ بدلا دیویں تو یعنی
مال یعنی جو شخص کہ کافر ہوئے وہ قیامت کے دن اگر ساری زمین اشرفیوں سے بھر کر
دیویں اپنے گناہوں کے بدلے جو عذاب ہے چھوٹنے کو ہرگز قبول نہ ہوگا اور اُن کو
عذاب دیئے نہایت ہی ہوگا انہیں لوگوں کے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا قیامت کو
اور نہ ہوگا کوئی اُن کا مدد کرنے والا

لن لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ

ہرگز نہ پاؤ گے نیکی کو یعنی بکمال خوشی خدا تعالیٰ کی نہ پاؤ گے جب تک کہ خرچ نہ کرو گے خدا تعالیٰ
کی راہ میں اس چیز سے جسے بہت چاہتے ہو اور جو چیز کہ تم خرچ کرتے ہو اور دیتے ہو
تھوڑا یا بہت پھر بیشک وہ خدا تعالیٰ کو معلوم ہے ۝ عَلِيْمٌ یعنی جو چیز کہ بہت
پیاری ہو اس کا خرچ کرنا خدا تعالیٰ کے واسطے بڑا درجہ رکھتا ہے اور اچھی چیز کے خیرات
کرنے میں ہے كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ

مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝
سب طرح کی کھانے کی چیزین حلال تھین حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد پر مگر وہ
جو حرام کیا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر آپ پہلے توریت کے اُترنے
سے پھر اگر تمہین اس بات کو یہود تو کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ پھر لاؤ
توریت کو اور پڑھو اُسے اگر تم سچے ہو تو ؛ **فائدہ** یہودی کہتے ہین مسلمانون کو
کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہین اور جو چیزین کہ اُن کے
گھرانے مین حرام تھین سو تم کھاتے ہو جیسے اونٹ کا گوشت اور دودھ سو خدا تعالے
نے فرمایا کہ جتنی چیزین اب مسلمان کھاتے ہین یہ سب چیزین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
وقت حلال تھین جب توریت اُتری تو بنی اسرائیل پر سبب اُن کے گناہ کے کئی چیزین
اُنہین پر توریت مین حرام ہوئین مگر ایک اونٹ کا گوشت توریت سے پہلے جو حضرت یعقوب
علیہ السلام نے قسم کھائی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤن گا اُن کی تابعداری کرنیکے
طفیل اُن کی اولاد نے بھی اونٹ کا گوشت چھوڑا تھا اور سبب قسم کا یہ تھا کہ حضرت
یعقوب علیہ السلام کو مرض ہوا تھا اُنہون نے نذر کی کہ اگر مین اس مرض سے تندرست
ہون تو جو کھانے پینے کی چیزین بہت بھاتی ہین اُنھین چھوڑ دون گا جب تندرست ہوئے
تو اُنھین گوشت اونٹ کا اور شیر یعنی دودھ بہت بھاتا تھا سو اُسکے کھانے سے قسم
کھائی تھی سو خدا تعالی نے فرمایا کہ اب جو مسلمانون پر حلال ہے یہ سب حضرت
ابراہیم کے وقت بھی حلال تھا فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُونَ ۝ پھر جو کوئی جوڑے اپنے دل سے خدا تعالی پر جھوٹ بعد اُسکے
جو ظاہر ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی خوشی سے اپنے اوپر آپ حرام کی تھین
یہ چیزین نہ خدا تعالی نے حرام کی تھین پھر وہ لوگ دل سے جھوٹھ جوڑنے والے ہین
بے انصاف ظالم قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۗ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سچ فرمایا خدا تعالی نے اب تابع ہو جاؤ
تم سب ابراہیم علیہ السلام کے دین کی جو حضرت ابراہیم مضبوط تھے دین اسلام پر
سب دینون کو چھوڑ کر اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنے والون سے إِنَّ أَوَّلَ
بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَهُدًى لِلْعٰلَمِينَ ۝ بیشک پہلے گھر جو

بنا زمین پر لوگوں کی زیارت کے واسطے تو یہی ہے مکے میں جو بنا بہت برکت والا
اور راہ نیک جہان کے لوگوں کے واسطے فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ
دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ اس گھر میں نشانیاں ہیں ظاہر اور کھلی ہوئی ایک
ان نشانیوں میں جگہہ کھڑی رہنے ابراہیم علیہ السلام کی ہے سو وہ ایک پتھر ہے جو نشان
حضرت ابراہیم کے پانوں کا اس میں ہے اور جو کوئی اس گھر کے اندر آوے بے ڈر ہے
قتل سے اور لوٹ لینے سے اگرچہ گنہگار ہی ہو تب بھی اسے ڈر نہیں جب تک وہاں رہے
فائدہ یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کنبہ ہمیشہ سے شام میں رہا
اور بیت المقدس ان کا قبلہ تھا اور رہنا اور وطن مکہ ہے اور کعبہ کو قبلہ کیا تھنے تم کیونکر حضرت
ابراہیم کے وارث ہوئے سو خدا تعالی نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے اول
عبادت کرنے کی جگہہ اور زیارت کرنے کا مکان خدا تعالی کے نام کا یہی کعبہ بنا ہے
اور اور بزرگیوں کی نشانیاں اور کرامتیں اس کی ہمیشہ دیکھتے رہے ہیں اور
دراصل مکان حضرت ابراہیم کا یہی ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ
سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور خدا تعالی کے واسطے لوگوں پر
لازم ہے حج کرنا اس گھر کا جو کوئی کہ قدرت رکھتا ہو اس گھر کی طرف راہ چلنے کی یعنی
راہ خرچ اور سواری کا مقدور ہو یا طاقت پانو چلنے کی ہو جسے اس پر فرض ہے وہاں کا
جانا اور جو کوئی نمانے اس بات کو تو پھر خدا تعالی بے پرواہ ہے سارے عالم کی خلقت سے
بلکہ مکے کی زیارت کرنے میں انہیں لوگوں کو فائدہ ہے جو خدا تعالی رحم کرے ان پر
قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے یہودیو کیوں منکر ہوتے ہو اور کیوں نہیں مانتے
خدا تعالی کی آیتوں کو اور خدا تعالی گواہ ہے اور واقف ہے تمہارے کاموں پر جو کچھ
کہ تم کرتے ہو اور قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا
عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ اے یہودیو کس واسطے روکتے ہو لوگوں کو خدا تعالی کی راہ سے جو دین اسلام ہے
وہ لوگ جو ایمان لا چکے ہیں ان کو ڈھونڈھتے ہو تم اس میں کجی اور تم بھی آپ ہی ایمان لانے والے
گنتے ہو کہ یہ شخص جسے تم پیغمبر کہتے ہو سو یہ وہ نہیں ہے جس کی خبر توریت میں ہے اس پر

کر تم جانتے ہو کہ یہ رسول اللہ برحق ہے اور نہیں سے خدا تعالیٰ پیغمبر ان کاموں سے
جو تم کرتے ہو اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے مسلمانوں کو کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا
فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ اے وہ لوگو جو ایمان لائے
ہو اگر تم کہا مانو گے ایک قوم کا یہودیوں میں سے تو تمہیں پھیر کر دیں گے ایمان
لائے پیچھے کافر یعنے اگر تم یہودی کی باتیں مانو گے تو تم کافر ہو جاؤ گے چاہیے کہ
کافروں کی بات سے نہ سنئے نہ اُن کی صحبت میں بیٹھئے ✣

فائدہ شاس نام ایک یہودی کا تھا وہ نہایت مسلمانوں سے اور دین اسلام سے
حسد اور دشمنی رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح مسلمانوں میں فساد پیدا ہو مدینہ میں
دو قوم تھی پہلے اسلام کے آنے سے اُن دونوں قوم میں دشمنی تھی اور ہمیشہ لڑائیاں
ہوتی تھیں اور مارے جاتے تھے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے
اور اسلام نے رواج پایا اُن دونوں قوم میں اخلاص پیدا ہوا اور دشمنی قدیم جاتی رہی
ایک روز مجلس میں دونوں قوم کے لوگ موجود تھے شاس یہودی نے ایک شخص کو
سکھا دیا ایک بڑی لڑائی کا احوال جو اُن دونوں قوم میں ہوئی تھی بیان کرے جب وہ
بیان سنا تو دونوں قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور جھگڑنے لگے آپس میں ہوتے ہوتے
تلوار پر نوبت پہنچی یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی حضرت آپ تشریف لائے
اور دونوں قوم کے درمیان کھڑے ہو کر یہ کئی آیتیں خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی پڑھیں کہ
وَكَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَفِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور کس طرح کافر ہوتے ہو اس پر کہ تم پر پڑھی جاتی ہیں ع
آیتیں قرآن شریف کی جو خدا تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے اور تم میں پیغمبر خدا تعالیٰ کا
موجود ہے اور جس نے مضبوط پکڑا دین خدا تعالیٰ کا پھر بیشک وہ پہنچا طرف سیدھی راہ کے
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم ڈرو خدا تعالیٰ سے ایسا جیسا اُس سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرو تم مگر اس وقت
کہ مسلمان ہو تم یعنی مسلمان ہی مرو ایسا نہ ہو کہ پھر کفر کی بات کرو اور اسی حال میں مر جاؤ وَاعْتَصِمُوْا
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ
بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا اور مضبوط پکڑو دین اسلام کو جو یہ رسی ہے

خدا تعالی سے نزدیک ہو سکی رسی پکڑو تم سب مل کر اور جدا جدا مت ہو آپس مین اور یاد کرو خدا تعالی کی نعمت کو جو تم پر ہے اور یاد کرو اسوقت کو جو تم تھے آپس مین دشمن پہر الفت دی خدا تعالی نے پیغمبر کی سبب تمہارے دلون مین پہر ہو گئے تم خدا تعالی کی مہربانی اور فضل سے بہائی تم آپس مین وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اور تھے تم اوپر کنارے ایک گڑہے آگ سے بہری ہوئی کے یعنی اگر اسی حال مین مرتے تو دوزخ مین جا پڑتے پہر چہڑایا تمکو خدا تعالی نے اس آگ سے اسی طرح جو بیان کرتا ہے خدا تعالی تمہارے واسطے آیتین اپنے قرآن کی شاید کہ تم راہ پاؤ سیدھی اپنی نجات کی ❖ **فائدہ** جب یہ آیتین اُن دونون قوم نے سنی توبہ کی اور ہتھیار ڈال دیئے اور آنسو بھر لائے اور آپس مین بغلگیر ہوئے اور جانا کہ اگر یہودی کا کہا مانتے تو پھر کافر ہو جاتے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور البتہ چاہیے کہ رہے تم مین سے اے مسلمانو ایک جماعت جو بلاوین لوگون کو نیک کامون کی طرف اور حکم کرین جو لوگ اچھے کام کرین اور منع کرین برے کامون سے اور وہی جو کہین اچھے کامون کو اور منع برائی سے کرین وہی چھٹکارا پائے ہوئے ہین ❖

فائدہ مسلمانون پر فرض ہے کہ دینداری کا تقید کرین لوگون پر تو خلاف دین کی کوئی کچھ کام نکرے یہی کام مقصود پایا ہے اور یہ بات کہ کوئی کسی کا احوال نہ پوچھے ہر کوئی چاہے سو کرے کہ موسیٰ بدین خود و عیسیٰ بدین خود یہ راہ اسلام کی نہین وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۗ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور مت ہو تم اے مسلمانون مانند اُن لوگون کی جو آپس مین سے پھوٹ گئے دین مین اور اختلاف کیا اپنے مذہب مین بعد اسکے جو آچکا تھا ان پاس حکم صاف اُن کی کتاب اور وہی لوگ جنہون نے دین مین پھوٹ کی انہین کے واسطے ہے عذاب بڑا دوزخ کا قیامت کو ❖

فائدہ یہودیون نے حضرت موسیٰ کی وفات کے پانچ سو برس بعد اختلاف کیا دین مین جو کئی فرقہ ہو گئے اور نصرانیون نے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے تین سو برس کے بعد اختلاف کیا تھا جو کئی مذہب ہو گئے يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ
جس دن سفید ہونگے بعضے منھ پھر وہ لوگ جنکے منھ سیاہ ہون گے اُن کو کہین گے
قیامت کے دن کہ ایسے کیا تم کافر ہوگئے ایمان لا کر یعنی مسلمان ہو کر پھر کافر ہوگئے تو
پھر چکھو عذاب دوزخ کا بسبب اس کے جو تم ایمان لا کر کافر ہوگئے وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ
وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور وہ جو سفید ہونگے منھ
اُن کے سو وہ لوگ خدا تعالیٰ کی رحمت مین ہین یعنی بہشت مین ہون گے یہ لوگ بیچ
بہشت مین ہمیشہ رہین گے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ یہ حکم ہین خدا تعالیٰ کے جو ہم سناتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سچے حکم اور تحقیق اور خدا تعالیٰ ظلم کرنا نہین چاہتا خلقت پر وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور خدا تعالیٰ ہی کا مال ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون ع
ہین اور جو کچھ کہ بیچ زمین ہین اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہین سب کام
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
ہو تم اے مسلمانو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئی ہین اس سبب سے کہ لوگون کو حکم
کرتے ہو تم اچھے کامون کا جو کرین لوگ اور منع کرتے ہو برے کام کرنے سے اور
ایمان لاتے ہو صدق دل سے خدا تعالیٰ پر وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ
مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور اگر ایمان لاوین کتاب والے یعنی یہود
اور نصاری اگر اسلام قبول کرین تو البتہ بہتر تھا اُن کے حق مین اُن مین سے بعضے ایمان
لائے ہوئے ہین اور بہت لوگ کتاب والون سے بے حکم ہین یعنی حکم نہین مانتے
خدا تعالیٰ کا لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا
يُنْصَرُوْنَ ۝ کچھ نہ بگاڑ سکین گے کتاب والے تمہارا اے مسلمانو مگر ستانا زبانی
اگر تمسے لڑین تو پیٹھ دیوین تمہارے سامنے سے یعنی بھاگ جاوین گے پھر بعد بھاگ جانے
کے مدد نہ ملے گی اُن کو یعنی کوئی رفیق اُن کی مدد نہ کرے گا ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ
مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ
عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ماری گئی ہے یعنی مقرر ہوئی ہے یہودیون پر ذلت جس جگہ پائی
اُن کو ذلیل مگر ساتھ دست آویز خدا تعالیٰ کے جو ہمیشہ دیتا ہے اور دست آویز مسلمانون کے

جو بعد جزیہ دینے کے رہتے ہیں اور پھر پھرے یہودی ساتھ غضب خدا تعالی کے یعنی لائق غضب
اور عذاب کے ہوئے اور مارے گئے یعنی مقرر ہوئے ان پر محتاجی اور مفلسی ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا
يَعْتَدُونَ ۝ یہ محتاجی اور خواری اور غصہ خدا تعالی کا ان پر ہونا اس سبب سے ہے جو
نہیں مانتے وہ خدا تعالی کی آیتوں کو جو قرآن شریف ہے اور قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو
ناحق یہ اس سبب سے ہے جو نافرمانی کی انہوں نے خدا تعالی کی اور حد سے باہر نکل گئے حکم کے
لَيْسُوا سَوَاءً ۗ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ
نہیں ہیں سب برابر یہودیوں میں ایک قوم ان میں سے قائم ہیں سیدھی راہ پر اسلام
کی جو پڑھتے ہیں آیتیں خدا تعالی کی کلام کی راتوں کے وقت اور وہ سجدہ کرتے ہیں
یعنی نماز اور قرآن پڑھتے ہیں اور وہی لوگ یہودیوں میں سے يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ۖ وَأُولٰئِكَ
مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ ایمان لاتے ہیں خدا تعالی پر اور قیامت کے دن پر اور
اور فرماتے ہیں لوگوں کو اچھی بات اور منع کرتے ہیں برے کاموں سے اور دوڑتے
ہیں نیک کاموں کے کرنے کو اور وہی لوگ نیکبخت ہیں ۔ **فائدہ** یہودیوں
میں سے کئی شخص توریت کے عالم اپنے دین پر درست اور ثابت تھے سو وہ اسلام
میں آئے تھے ان میں سردار عبداللہ بن سلام تھے حق تعالی ہر جگہ کتاب والوں کے
مذمت میں ان کو جدا نکال لیتا ہے اوپر کی آیتوں میں انہوں کا مذکور تھا اور حق تعالی
فرماتا ہے کہ انہیں کے حق میں وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
بِالْمُتَّقِينَ ۝ اور جو کچھ کرینگے وہ لوگ نیک کاموں سے پھر ہرگز ناقبول نہوگا ان کا
نیک کام اور خدا تعالی جانتا ہے پرہیزگاروں کے احوال کو إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ
عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ ۝ بیشک وہ لوگ یہودیوں میں جو کافر ہوئے اور برحق نہ جانا ان کو
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہرگز نہ بچاویگا ان سے مال ان کا نہ اولاد ان کی اللہ تعالی
کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی کچھ کام نہ آویگا مال اور نہ اولاد ان کی جس وقت خدا تعالی
ان پر عذاب کریگا اور وہی لوگ رہنے والے ہیں آگ میں دوزخ کی سو وہ اس آگ میں

ہمیشہ رہیں گے مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ
قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ مثال اس کی جو
خرچ کرتے ہیں بیچ اس زندگانی ہیں دنیا کے مانند اس باؤ کی ہے جو اس میں نہایت
سردی ہے جو ایسی ہے جو پہنچے کھیت میں اس قوم کے جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر
آپ پھر ہلاک اور نابود کیا اس باد سرد نے کھیت کو اور ستم نکیا خدا تعالی نے ان پر
اور لیکن وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں آپ ۞ **فائدہ** جو مال سواے مرضی خدا تعالے
کے خرچ کرتے ہیں اسکا ثواب کچھ نہیں بلکہ گناہ ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً
مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا
تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم مت پکڑو دوستی دلی سواے اپنون کے یعنی اے
مسلمانو تم سواے مسلمانون کے غیر دین والون سے دلی دوستی مت کرو جو وہ لوگ
کمی نہیں کرتے تمہارے حق میں خرابی کرنے میں اور چاہتے ہیں وہ کہ تم محنت اور
مصیبت میں رہو ظاہر ہو لی ہے دشمنی ان کے مونہون سے یعنی ان کی باتون سے
صریحا دشمنی نکلتی ہے اور وہ جو چھپائی ہوئی رکھتے ہیں اپنے دلون میں دشمنی اور
حسد تم سے سو وہ بہت زیادہ ہے ان کی باتون سے مقرر بیان کیں ہم نے تمہارے
واسطے اے مسلمانو نشانیاں ان کی دشمنی کی اگر سمجھنے والے ہو تم اے عقلمندو ۞
فائدہ مسلمانون کو چاہیے کہ کافرون سے اور منافقون سے دوستی نکرین وہ ہر طرح
دشمن ہیں هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ وَاِذَا لَقُوْكُمْ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ سن لو اور سمجھ لو تم کہ تم لوگ ان کو چاہتے ہو اور محبت کرتے ہو
ان سے اور وہ تمکو نہیں چاہتے اور تمسے محبت نہیں رکھتے اور تم مانتے ہو سب کتابون کو
اور وہ جب ملتے ہیں تمسے تو کہتے ہیں کہ ایمان لائے اور جب آپس میں خلوت کرتے ہیں
تو کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تم پر اپنی انگلیاں غصہ سے اور دشمنی سے تو کہا اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہ مرو تم اپنی دشمنی اور غصہ میں بیشک خدا تعالی جانتا ہے
دلون کی باتون کو اور بھیدون کو اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ

سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۵ اور اگر پہنچی تمکو نیکی یعنی فتح اور لوٹ کا مال کافرون کا تو ملول ہووین اور برا لگے اُن کو اور اگر پہنچے تمکو برائی یعنی شکست تو خوش ہووین سو اس سے یہ کمال دشمنی کی نشانی ہے اور اگر تم اے مسلمانو صبر کرو اور ٹھہرے رہو اُن کے دکھ دینے پر اور بچتے رہو اُن کے فریب سے تو کچھ نہ بگڑیگا تمہارا اُن کی دشمنی سے بیشک خدا تعالی کی گھیرے مین ہین سب اُن کے کام ✦ **فائدہ** اکثر منافق یہود دیون مین ملتے تھے اسواسطے اُن کے ساتھ اُن کا بھی ذکر کیا اب آگے جنگ احد کا بیان ہے سو فرماتا ہے خدا تعالی کہ یاد کرو کہ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۵ اور جب فجر کے وقت نکلا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے درست اور مقرر کرتا تھا مسلمانون کے واسطے کھڑے رہنے کے جگہہ لڑنے کے واسطے اور خدا تعالی سنتا ہے باتین تمہاری اور جانتا ہے خدا تعالی نیتین تمہاری اور یاد کرو کہ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۵ جب قصد کیا دو فرقون نے تم مین سے اے مسلمانون کہ نامردی کر کے پھر جاوین لڑائی مین سے اور خدا تعالی مددگار تھا اُن دونون فرقون کا اور خدا تعالی ہی پر چاہیے کہ بھروسا کرین مسلمان ✦

فائدہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے مدینہ مین آئے تو اُسکے دوسرے برس بدر کی لڑائی ہوئی مکے کے کافرون سے خدا تعالی نے مسلمانون کو فتح دی جو ستر کافر مارے گئے اور ستر کافر قیدی آئے پھر اس لڑائی کے دوسرے برس کافر مکے کے تین ہزار سوار اور پیادے جمع ہو کر مدینہ پر چڑھ آئے جس مین سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑون کے سوار اور باقی اونٹون کے سوار اور پیادے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر سنکر مشورہ لڑائی کا کیا اکثر لوگون نے کہا کہ ہم شہر کے اندر لڑینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی مرضی یہی تھی پر بعضے لوگ کہنے لگے کہ یہ ہماری غیرت قبول نہین کرتے ہم میدان مین نکل کر لڑینگے آخر کو یہی صلاح ٹھیری جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہزار آدمی مہاجر اور انصار ساتھ لیکر شہر سے باہر نکلے عبداللہ بن اُبی منافق

مدینہ کا رہنے والا بھی ساتھ لڑنے کو نکلا تھا پر ان میں سے ناخوش ہو کر تین سو آدمی لے
پھر گیا اور کہا کہ انہوں نے ہمارا کہا نہ مانا ہم تمہارا ساتھ نہیں کرتے اور اسکے بہکانے سے دو فرقے
انصاریوں سے پھر چلے تھے آخر کو ان کے سرداروں نے عام لوگوں کو سمجھا کر لشکر میں
پھیر لائے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات سو مرد لیکر کوہ احد کو پشت پر دیکر
دشمنوں کے مقابل ہوئے ایک درہ اسی پہاڑ میں تھا عبداللہ بن جبیر کو پچاس مرد تیر انداز
ساتھ دیکر اس درہ پر مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر مسلمانوں کی فتح یا شکست ہو تم اس درہ سے
ہرگز کسی حال میں اور طرف کو نجائیو پھر آپ دشمن کے سامنے صف درست کی اب اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ احد کی لڑائی سے پہلے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور مقرر تمہاری مدد کرچکا ہے خدا تعالی بدر کی لڑائی میں اور اسپر کہ تم بہت تھوڑے اور کمزور تھے
کافر خاطر میں لاتے تھے پس ڈرو خدا تعالی سے جس نے تمہیں فتح دی شاید کہ تم شکر بجالاؤ خدا تعالی کے احسان کا
اور یاد کرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کو اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ
بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ جس وقت لگا تو کہنے مسلمانوں کو کیا تم کو کفایت نہیں ہے وہ کہ
تمہاری مدد کرے پروردگار تمہارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اترنے والوں سے
بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ ہاں البتہ اگر تم ٹھیرے رہو لڑائی میں دشمن کے سامنے اور
پرہیزگاری کرو یعنی خلاف حکم پیغمبر کچھ نہ کرو اور آویں تم پر دشمن جلدی سے بغیر ڈھیل
ابھی مدد کرے تمہاری پروردگار تمہارا ساتھ پانچ ہزار فرشتوں نشان دار گھوڑے والوں
کی یعنی پانچ ہزار فرشتے ان گھوڑوں سواری تمہاری مدد کو آوینگے جن گھوڑوں میں
نشان ہوگا وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اور وہ تو خدا تعالی نے تمہاری دل کی خوشی کی اور
اسواسطے کہ آرام پاویں دل تمہارے اس سے اور تیری مدد خدا تعالی ہی کے پاس سے
ہے جو زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے اور تمہاری مدد اسواسطے کی خدا تعالی نے
لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَاۗىِٕبِيْنَ ۝
تو کاٹ ڈالے تھوڑے سے ان لوگوں سے جو کافر ہیں یا ان کو خوار اور ذلیل کرے تو پھر جاویں
لڑائی سے ناامید وار نامراد ۞ فائدہ ان کی آیتوں میں بدر کی لڑائی کا احوال تھا

اور اُحد پہاڑ کی لڑائی کا یہ ذکر تھا کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درہ کی
محافظت کے واسطے عبد اللہ بن جبیر کو پچاس تیر انداز ساتھ دیکر مقرر کرکے تاکید کیا
کہ ہرگز اس جگہ سے نہ سرکیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صف درست
کرکے مقابلہ ہوئے اور لڑائی شروع ہوئی اول اُن کو شکست ہوئی نکلے کافروں کی
اور بھاگے اور مدینہ کے لوگ اُن کا پیچھا اور لوٹنے لگے اور وہ لوگ جو درہ پر تھے
انہوں نے دیکھا کہ سب لوگ مال لوٹتے ہیں اور ہم رہے جاتے ہیں اور مسلمانوں کی
فتح ہو چکی اس درہ کو چھوڑ کر لوٹنے کو دوڑے حضرت جبیر ہر چند منع کرتے رہے سو
تا کئی آدمی رہے اور باقی سب چلے گئے تب کافروں نے جو دیکھا کہ درہ
خالی ہے ادھر آپڑے حضرت جبیر کو کئی آدمیوں سمیت شہید کیا اور مسلمانوں کو پیچھے سے
آن کر مارا فتح کے بعد شکست ہوگئی اور امیر المؤمنین سید الشہدا حضرت حمزہ جو چچا
تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوئے اور کتنے اصحاب بھی شہید ہوئے
اور باقی بھاگے اور کافروں نے گھیر لیا یہاں تک کہ دندان مبارک حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا شہید ہوا اور زخم سے بہت لہو گیا اور ضعف سے ایک گڑھے میں گر پڑے
اس وقت کئی صحابیوں نے بڑی بہادری کی اور کافروں کو ہٹایا خصوص حضرت مرتضی
علی اور صدیق اکبر اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالی عنہم نے جان بازی کی اس دن پھر بعد
ایک ساعت کے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہشیاری ہوئی لوگ جو جا بجا تھے
ان کو جمع کرکے لڑائی قائم کی تب کافر پھر کر چلے گئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے شہیدوں کو اور حضرت حمزہ اپنے چچا کا احوال دیکھا اور بہت غمگین ہوئے
اور چاہا کہ کافروں کے حق میں بددعا کریں یا یہ خیال آیا کہ جنہوں نے ایسا ظلم کیا ہے
ان کا کیا حال ہوگا تب یہ آیت اتری کہ لیس لک من الامر شیء او یتوب
علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون نہیں ہے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم اس کام سے کچھ یعنی تیرا اختیار نہیں اس میں یا ان کو توبہ دیوے خدا تعالی اپنے
فضل سے یا عذاب کرے ان پر جو وہ ناحق پر ہیں * فائدہ حق تعالی نے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرمائی کہ بندہ کا کچھ اختیار نہیں جو چاہے سو کرے اگرچہ قریش تمہارے دشمن ہیں اور ظالم
ہیں خدا تعالی چاہے تو ان کو ہدایت کرے جو ایمان نصیب ہوا اور چاہے تو عذاب

کرے اپنی طرف سے انھیں بددعا نکرو وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ يَغْفِرُ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور خدا تعالی ہی کا مال ہے جو کچھ ع
کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخش دیوے گناہ جسکے چاہے اور عذاب کرے
جسکو چاہے اور خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندوں پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اے وہ لوگو
جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ بیاز دونی پر دونا اور ڈرو خدا تعالی سے شاید کہ تم چھٹکارا
پانے والے ہو عذاب سے وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ اور ڈرو
اس آگ سے جو تیار کر رکھی ہے کافروں کے واسطے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور حکم بجالاؤ خدا تعالی کا اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ کی شاید
کہ تم پر رحمت ہو خدا تعالی کی وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ اور دوڑو اس کام کرنے میں جسکے سبب بخشش ہو تمہاری
پروردگار کی اور بہشت ملے جسکی چکلان آسمان کی اور زمین کی برابر ہے سو تیار کر رکھی
ہے واسطے پرہیزگاروں کے الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وہ پرہیزگار جو خرچ کرتے ہیں خدا تعالی کی راہ
میں خوشی اور سختی کے حال میں یعنی سب حال میں خیرات کرتے ہیں اور کھانیوالے
ہیں غصہ کے اور بخشنے والے ہیں گناہ آدمیوں سے اور خدا تعالی دوست رکھتا ہے
نیک کام کرنے والوں کو وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ لوگ کہ جب کریں کچھ گناہ بھلا ہو یا برا کام کریں اپنے
حق میں تو یاد کریں خدا تعالی کو اور گناہ بخشوا دیں اپنے اور کون ہے بخشنے والا سوا
خدا تعالی کے اور اڑے نہیں برے کاموں پر جو آپ کرتے تھے اور وہ جانتے ہیں کہ
گناہ کے چھوڑنے میں بڑا عذاب ہوگا اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ انہیں لوگوں کے واسطے
ہے بدلا بخشنا ان کے گناہوں کا ان کے پروردگار سے اور باغ ملیں گے ان کو
جنکی بیٹھکوں کے تلے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ ان باغوں میں اور بدلہ وا

کیا خوب ہے مزدوری اچھے کام کرنے والوں کی قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ مقرر ہو چکے ہیں تم سے پہلے چلیں طرح طرح کی خلقت میں یعنی بہت امتیں گذری ہیں جو انہوں نے اپنی اپنی خوشی کا دین اختیار کیا اور پیغمبروں کو دکھ دیا اس سبب وہ ہلاک ہوئے عذاب الٰہی سے پھر سیر کرو ملکوں میں تو دیکھو جو کیسا ہوا جھٹلانے والوں کا حال جیسی قوم عاد اور ثمود اور قوم لوط کی جو ان کے شہروں کا کیا حال ہے

فائدہ ہمیشہ سے کافر نبیوں کا مقابلہ کرتے رہے ہیں ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ اس وقت کے نبیوں پر تکلیفیں گذریں پھر آخر کو جھٹلانے والے ہی خراب ہوئے ہیں احد کی لڑائی میں بھی ستر مسلمان سمیت حضرت حمزہ کے جو چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے شہید ہوئے جو اوپر ذکر ہو چکا اس واسطے خدا تعالی مسلمانوں کی تسلی اور تقویت فرماتا ہے هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۝ یہ مذکور واسطے لوگوں کے بیان کیا ہے اور ہدایت ہے اور نصیحت ہے واسطے پرہیزگاروں کے وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ اور مت ہو تم سست اور غمگین اے مسلمانو کال اور تمہیں غالب رہو گے آخر کو اگر ہو تم جو ایمان لائے ہو خدا تعالی کے وعدے پر جو فرمایا ہے کہ آخر کو پیغمبر اور ان کے رفیق غالب ہوئے ہیں اور اب بھی ہوں گے إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۝ اگر پہنچا تم کو زخم یعنی احد کی لڑائی میں تمہاری شکست ہوئی اور شہید ہوئے تمہارے یار تو مقرر پہنچا ہے کافروں کی قوم کو بھی زخم تمہارا بدر کی لڑائی میں جو تمہاری فتح ہوئی تھی اور یہ دن بدلتے لاتے ہیں ہم لوگوں میں کبھی غم کبھی شادی اور یہ بدلنا دنوں کا اس واسطے ہے وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ اور تو جانے خدا تعالی ان لوگوں کا صبر اور یقین جو ایمان لائے ہیں اور اس واسطے کہ تو پکڑے تم میں سے گواہ ایک کو دوسرے پر جو کون کافروں سے لڑ کر شہید ہوا اور کون بھاگا اور خدا تعالی دوست نہیں رکھتا ظلم کرنے والوں کو وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ۝ اور اس واسطے کہ خالص کرے اور چھانٹے اور پاک کرے خدا تعالی

ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور گہٹاوے اور رسوا وے کافرون کو ۞
فائدہ فتح اور شکست بدلتی ہوئی ہے اور مسلمانون کو شہادت کا درجہ دینا تھا اور مومن اور منافق کو پرکھنا منظور تھا اور مسلمانون کو تربیت کرنا تھا کہ پیغمبر کی نافرمانی مین یہ خرابی ہے اسواسطے شکست ہوئی نہین تو دراصل خدا تعالیٰ کافرون سے بیزار ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اے کیا تم اے مسلمانو سمجھتے تھے اپنے دلون مین کہ داخل ہو جاوینگے بہشت مین اور ابہی جانا نہین خدا تعالیٰ نے یعنی آزمایا نہین ان لوگون کو جو لڑنے والے ہین خدا تعالیٰ کی راہ مین تم مین سے اور معلوم کرے ثابت رہنے والون کو حکم پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یعنی بغیر محنت اور مشقت کے آرام کو پہنچنا نہین ہوتا وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور مقرر تم آرزو کرتے تھے موت کی پہلے اسکے ملنے سے جو اسباب اسکا لڑائی ہے یعنی شہادت چاہتے تھے تم پہلے لڑائی سے پہر مقرر دیکہا تمنے لڑائی کو اس حال کہ تم سامنے سے دیکھتے تھے یارون کو جو مارے جاتے تھے دیکہکر بہاگ گئے ۞
فائدہ جب احد کی لڑائی مین شکست ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہوکر ایک گڑہے مین گرے اور لوگون مین جہوٹھ مشہور ہوا کہ شہید ہوئے تب لوگ اکثر بہاگ گئے تھے جو اوپر یہ ذکر ہو چکا ہے پہر بہاگنے والون پر طعن آیا انہون نے عذر کیا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہونے کی خبر سنکر بہاگ گئے تھے تب خدا تعالیٰ نے یہ آیت بہیجی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ اور نہین ہے محمد صلی اللہ وآلہ وسلم مگر بہیجا ہوا خدا کا مقرر گذر چکے ہین پہلے ان سے بہت پیغمبر اے کیا پہر اگر مرے یا مارا جاوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تم پہر جاؤگے دین اسلام سے الٹے اپنے پاؤن پر یا بہاگ جاؤگے لڑائی سے ڈرکے دشمنون کی اور جو کوئی پہر جاویگا الٹے پاؤن تو پہر ہرگز نہ بگاڑیگا خدا تعالیٰ کا کچہہ تو اپنا ہی اور جلد بدلہ دیویگا خدا تعالیٰ شکر کرنے والون کو ۞
فائدہ حکم ہے خدا تعالیٰ کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رہیں یا مرین یہ دین

خدا تعالیٰ کا ہے اس پر قائم رہو اور اشارت نکلتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی وفات کے بعد بعضے لوگ دین سے پھر جاوینگے اور جو قائم رہینگے
اُن کو بڑا ثواب ہے پھر ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
بہت لوگ دین سے پھر گئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کو پھر
مسلمان کیا اور بعضوں کو قتل کیا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا
مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ
مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ اور جو کوئی جی مر نہیں سکتا بغیر حکم خدا تعالیٰ کے جو
لکھا ہوا ہے وعدہ وقت کا اور جو کوئی چاہے بدلہ دنیا کا دیوینگے ہم اُس کو دنیا ہی
میں اور جو کوئی چاہے بدلہ آخرۃ کا دیوینگے ہم اسکو اسی میں سے اور جلد بدلہ
دیوینگے ہم شکر کرنے والوں کو جو احسان مانیں گے وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙمَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ
كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ اور بہت نبی جو خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑے کافروں سے
جو ساتھ اُن کے ہو کر لڑے بہت طالب خدا تعالیٰ کے پھر سستی اور کاہلی نکی انہوں
نے جو کچھ اُن کو پہنچی محنت اور دکھ خدا تعالیٰ کی راہ میں اور سست نہیں ہوئے اور
عاجزی نکی دشمنوں کے سامنے اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے صبر
کرنے والوں کو جو مصیبت اور محنت کے وقت جو دشمنوں سے لڑنے کے وقت
ٹھہرے رہتے ہیں ثابت وَمَا كَانَ قَوْلَھُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور نہیں ہر کچھ بات
اُن کی جو خدا تعالیٰ کے طالب ہیں مگر وہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے
بخشدے ہمکو گناہ ہمارے اور معاف کر جو ہم سے زیادتی ہوئی ہو اور مضبوط رکھ
قدم ہمارے دشمنوں کے سامنے لڑائی کے وقت اور مدد کر ہماری کافروں
کی قوم پر فَاٰتٰىھُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ع ۱۵
پھر دیا اُن کو خدا تعالیٰ نے بدلہ دنیا میں جو فتح پاوین کافروں پر اور کیا خوب ہے
بدلہ آخرت کا اُن کے واسطے جو بہشت اور اُس کی نعمتیں ہیں اور خدا تعالیٰ
چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانوگے کافرون کا تو تمکو پھیر دینگے اُلٹے پانو تمہارے پھر اسوقت ہو جاؤگے نقصان مین خراب ✤ **فائدہ** جب اُحد کی لڑائی شکست ہوئی اور مشہور ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے تب مسلمان بھاگے اور منافقون نے کہا مسلمانون کو کہ اب تو مکے کے لوگ غالب ہوئے اور فتح ہوئی اُن کی تم پھر اجاؤ تم اپنے دین قدیم مین آؤ سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ دشمنون کا فریب مت کھاؤ اور اُن کی بات مت سنو بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ بلکہ خدا تعالی والی ہے تمہارا تم گھبراؤ اور ڈرو نہین اور خدا تعالی بہت اچھا مدد کرنے والا ہے سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ جلد ڈالینگے ہم دلون مین اُن لوگون کے جو کافر ہین ڈر کو سبب اُس کے جو شریک کرتے تھے خدا تعالی کے ساتھ اُس چیز کو جسکی نہین اوتاری خدا تعالی نے سند اور دلیل شریک ہونے کی اور جگہہ اُن کے رہنے کی آگ ہے دوزخ کی اور بری جگہہ ہے ظالمون کے واسطے مقرر کی ہوئی وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ط اور مقرر سچا کر چکا ہے خدا تعالی وعدہ اپنا جب کہ تم کاٹتے تھے یعنی قتل کرتے تھے کافرون کو خدا تعالی کے حکم سے جب تک کہ نامردی کی تمنے اور جھگڑا ڈالا کام مین اور بیحکمی کی اپنے سردار عبد اللہ بن جبیر کی جو ان دری پر سے مال لوٹنے کو دوڑ رہے تھے بعد اسکے جو دیکھا تمنے فتح اور لوٹنا مال کا جو آرزو تھی تمہاری یعنی فتح اور لوٹ کا مال جو تم چاہتے تھے اُسے دیکھا مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ط وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ تم مین سے کوئی چاہتا تھا مال لوٹ کا اور یعنی فتح پانے کے اور تم مین کوئی چاہتا تھا ثواب آخرت کا شہید ہونے سے پھر تمکو پھیر دیا خدا تعالی نے کافرون کے قتل کرنے سے جو بعد فتح کے شکست ہوئی اسواسطے کہ تمکو آزماوے خدا تعالی اور مقرر تمکو تو بخشا اور معاف کیا اور خدا تعالی فضل رکھتا ہے ایمان لانیوالون پر ✤

فائدہ پہلے غلبہ مسلمانون کا ہوا کافر بھاگے اور مسلمان انہین قتل کرتے آگے فتح کی

نشانیان نظر آئی تہین کسی کو خوشی تہی مال لوٹنے کی اور کسی کو اسلام کے غلبہ کی پہر
جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نافرمانی کی تب مقدمہ الٹ گیا ایک نافرمانی
یہ کہ اسکو چہوڑ کر لوٹ پر دوڑے دوسرے وہ کہ جب کافر بہاگنے لگے مسلمان اُن کو
مارتے ہوئے جاتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پکار کر فرمایا کہ ان کے پیچہے
بڑہے نجاؤ میرے پاس آؤ اُن کو جو اُدہر لوٹ کا مال نظر آیا پیچہے نہ پہرے اس سے
شکست ہوئی جیسا کہ فرماتا ہے خدا تعالی اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّ
الرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ فَاَثَابَکُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّکَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا مَآ
اَصَابَکُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ جب تم چڑہے جاتے تہے تم بہاگنے والون کے
پیچہے سو نہ پہرتے تہے اور پیچہے پہر نہ تکتے تہے کسی کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پکارتا
تہا تمکو تمہارے پیچہے سے پہر پہنچایا تمکو غم عوض غم کے سو تم غم نکہایا کرو جو کچہہ ہیر جاتی رہے
یعنی مال لوٹ کا اور اُس سے غم نکہاؤ جو کچہہ سامنے سے آوے مصیبت اور خدا تعالی
خبر رکہتا ہے اُن کامون کی جو تم کرتے ہو ✽ **فائدہ** یعنی تمسے رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا دل تنگ ہوا تہا اسکے بدلے تم پر تنگی آئی تو آگے کو خبردار رہو کہ حکم پر
چلیے کچہہ ہاتہ سے مال جاوے یا کچہہ بلا سامنے سے آوے نافرمانی نکیجے ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآىِٕفَةً مِّنْکُمْ ۙ وَطَآىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ
یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ ؕ یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ
پہر اُتارا خدا تعالی نے تم پر پیچہے غم کے امن کو جو وہ اونگہہ تہی جو ڈہانک لیا اُس اونگہہ نے
بعضون کو تم مین سے اور بعضون کو ڈالا فکر مین اُن کے نفس نے جو گمان کرتے تہے
خدا تعالی پر گمان ناحق کا احمقون کا سا ✽ کہتے تہے کہ کچہہ بہی ہمارے ہاتہہ
کام ہے یعنی کچہہ ہمارا اختیار نرہا سو خدا تعالی فرماتا ہے قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ یُخْفُوْنَ
فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ ؕ یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا
کہدا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُن کو کہ سب کام فتح اور شکست خدا تعالی کے اختیار
مین ہے یہ گمان کرنے والے چہپاتے ہین اپنے دلون مین جو نہین ظاہر کرتے تیرے
آگے سو کہتے ہین آپس مین خلوت کے وقت کہ اگر ہوتا کچہہ کام ہمارے ہاتہہ تو نہ مارے
جاتے ہم یہان اس لڑائی مین یعنی اگر یہ دین حق ہوتا تو قتل نہوتا اس جگہہ گویا کہ ناحق

مارے گئے قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ
وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ع
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اگر ہوتے تم اپنے گھروں میں تب بھی البتہ باہر
آتے تم میں سے وہ لوگ جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے مارے جانے کی جگہ آتے گھروں سے
نکل کر اور البتہ آزماتا ہے خدا تعالی اسکو جو تمہارے دلوں میں ہے اندیشہ اور اسواسطے
کہ خالص کرے اور جانچے اور پاک کرے اسے جو تمہارے دلوں میں ہے اور خدا تعالی
جانتا ہے دلوں کا احوال اور بھید سب کا ۔ فائدہ احد کی لڑائی میں کتنے شہید
ہوئے اور کتنے بھاگے اور باقی میدان میں رہے ان پر اونگھ آئی پھر جب اونگھ سے
جاگے تو خوف اور وحشت سب جاتی رہی اتنے میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی
ہوشیار ہوئے تو جو لوگ میدان میں حاضر تھے سب حضرت کے پاس جمع ہوئے
اور پھر لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے اور منافق کہنے لگے کہ کچھ بھی ہمارے
ہاتھ نہ تھا یعنی ہماری مشورت نہ مانی تو اتنے لوگ مارے گئے سو خدا تعالی نے فرمایا
کہ اس شکست میں یہ حکمت تھی کہ مومن اور منافق معلوم ہو جاویں اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا
اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ع بیشک وہ لوگ جو پھر گئے تم میں سے لڑائی کے ربع
وقت یعنی بھاگ گئے اس دن جو مقابلے ہوئی تھیں دو فوجیں ایک کافروں کی
اور دوسری مسلمانوں کی احد کی لڑائی میں سو ان کو کھسلا دیا یعنی بہکا دیا شیطان نے
ان کے گناہ کی شامت کے سبب جو نافرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انہوں نے
کی تھی اور تحقیق بخشا خدا تعالی نے ان سے وہ گناہ ان کا بیشک خدا تعالی بخشنے والا ہے
تحمل کرنے والا ہے ۔ فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ احد کی لڑائی میں
بھاگے تھے ان پر گناہ نہ رہا تقصیر ان کی معاف کی خدا تعالی نے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى
لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو تم مانند ان لوگوں کی
جو کافر ہو گئے یعنے منافق ہیں اور کہا انہوں نے جو مسلمان تھے اسوقت کہ جب
سفر کو نکلے ملک میں یا وہ کافروں سے لڑتے تھے اور شہید ہوئے یہ کہا اپنے

بھائیون کو جو مسلمان تھے کہ اگر ہوتے وہ ہمارے پاس تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے
فائدہ سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے مسلمانو تم برخلاف کرو ان کے کہنے کا اس آیتین
لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللّٰهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝
تو ڈالے خدا تعالی اس گمان کو افسوس ان کے دلون مین اور غم اور خدا تعالی ہی جلاتا
ہے اور مارتا ہے اور خدا تعالی تمہارے کام دیکھتا ہے سب جو تم کرتے ہو یعنی اے
مسلمانون تم ان کے برخلاف کرو تو انہین اپنے گمان کا افسوس ہووے جو خدا تعالی
فتح دیوے گا وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ
مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ اور اگر تم مارے گئے خدا تعالی کی راہ مین کافرون سے لڑکر یا موئے
نیک کام مین تو البتہ بخشش ہے خدا تعالی کی اور مہربانی خدا تعالی کی بہتر ہے اس
چیز سے جو کافر جمع کرتے ہین دنیا کا مال اور غرور وَلَئِنْ مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللّٰهِ
تُحْشَرُونَ ۝ اور اگر تم مر گئے نیک کام مین یا مارے گئے کافرون سے لڑکر تو البتہ
خدا تعالی ہی کے آگے جا کر اکٹھے ہو گئے تم سب ۝ **فائدہ** نیک کام پر نکلے اور مر گئے
یا مارے گئے تو نکلنے پر افسوس نکرے اس طرح کا کہ اگر نجاتا تو نہ مرتا اس مین تقدیر پر
انکار آتا ہے اور آخرت کا فائدہ نہ دیکھنا اور دنیا مین جینے کو عزیز رکھنا کافرون کی عادت ہے
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۝
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ پھر خدا تعالی کی بخشش سے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نرم دل ملا ان کو جو بھاگے احد کی لڑائی مین اور اگر تو ہوتا سخت گو غصہ کرنیوالا
سخت دل جو ان کو دلاسا اور مہربانی نکرتا تو بکھر جاتے تیرے گرد سے یعنی تیرے
پاس سے ملول ہو کر چلے جاتے پھر تو اب بخش ان کو اور معافی کر اور گناہ بخشوا ان کے
اور مشورہ کر ان سے لڑائی کے کام مین پھر جب بعد مشورت کے قصد کرے تو
اس کام کرنے کا تو پھر بھروسا کر خدا تعالی ہی پر مشورہ پر بھروسا مت کر بیشک
خدا تعالی دوست رکھتا ہے توکل کرنے والون کو جو لوگ کہ خدا تعالی ہی پر بھروسا
کرتے ہین إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِّنْ
بَعْدِهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ اگر خدا تعالی تمہارے مدد کرے اور فتح دیوے تم کو

کافرون پر تو پھر کوئی تم پر غالب نہوگا اور اگر خدا تعالی چھوڑ دیوے تمکو اور مدد نکرے تمہاری تو پھر کون ہے وہ جو مدد کرے تمہاری بعد چھوڑ دینے خدا تعالی کے پھر چاہیے کہ خدا تعالی ہی پر بھروسا کرین ایمان لانے والے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور نہین ہے لائق نبی کے وہ کہ کچھ چیز چھپا رکھے غنیمت مین سے اور جو کوئی کچھ چھپا رکھے لوٹ کے مال مین سے تو لاوے گا اپنے ساتھ اس چھپائی ہوئی چیز کو قیامت کے دن سب کے روبرو جو سبب رسوائی کا ہووے پھر تمام پاوے اس دن ہر ایک شخص بدلا اس کام کا جو اس نے کیا ہے دنیا مین بھلا یا برا اور ان لوگون پر ظلم نہوگا جیسا انہون نے کیا ہے ویسا ہی بدلہ ملیگا ✤ **فائدہ** کہتے ہین جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی تھی اور غنیمت اس لڑائی کی آئی تھی تو اس مال سے ایک کملی سرخ گم ہوئی تھی بعضے کمبختون نے کہا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے رکھی ہے تب یہ آیت اتری کہ پیغمبرون کا یہ کام نہین بلکہ جو کوئی ایسا کام کرے کہ پہلے بانٹنے اور حصہ کرنے سے کچھ غنیمت کے مال سے لیوے چھپا کر تو قیامت کے دن سب مین رسوا ہوگا کہتے ہین کہ ایک شخص نے ایک رسی پرانے حصہ کرنے سے پہلے لی تھی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا حضرت نے فرمایا کہ رکھ اسے تو قیامت کے دن اپنے ساتھ لے آویگا تو أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ کیا جو شخص کہ تابعداری کرے خدا تعالی کی خوشی کی مانند اسکی ہے جو آوے ساتھ غصہ خدا تعالی کے اپنے گناہ کے سبب اور جگہ اس گنہگار کی دوزخ ہے اور بری جگہہ ہے دوزخ ان کی جا رہنے کی اور پیغمبر اور مومن جو ان سے خیانت ہرگز نہووے هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ان لوگون کی یعنی پیغمبرون کے درجہ بلند ہین خدا تعالی کے پاس اور خدا تعالی دیکھتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو ✤

فائدہ یعنی نبی اور لوگ برابر نہین مین کسی پیغمبر سے طمع کا کام نہین ہوتا لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

بیشک خدا تعالیٰ نے احسان کیا ایمان لانے والوں پر جب کہ پیدا کیا پیغمبر اُن میں انہیں کی قوم میں سے سو پڑھتا ہے اُن کے آگے آیتیں قرآن شریف کی اور پاک کرتا ہے اُن کو شرک کی ناپاکی سے اور سکھاتا ہے اُن کو قرآن اور سمجھ کے اور کام کی باتیں اور یہ لوگ تو پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے البتہ گمراہی میں تھے صریح کہ جو بتوں کو پوجتے تھے اور حق ناحق میں لڑا دیتے تھے اور جانتے تھے

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کیا جب پہنچی تم کو مصیبت شکست یا مارے جانیکی اُس کو تم پہنچا چکے ہو تم اُسکی دو برابر سو کہتے ہو کہ یہ مصیبت کہاں سے آئے جو ہم مسلمان ہیں اور پیغمبر ہم میں موجود ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یہ مصیبت تمہاری ہی طرف سے تمکو پہنچی ہے بیشک خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے ٭

فائدہ یعنی تم بدر کی لڑائی میں ستر کافروں کو قتل کر چکے اور ستر کو قید کر لائے تھے اور احد کی لڑائی میں تمہارے ستر آدمی شہید ہوئے تو بد دل کیوں ہوتے ہو سو یہ بھی تمہارا ہی قصور ہے جو بچکی کی تھی کہ اُس درہ پر سے لوٹنے کو دوڑے تھے یا بدر کے قیدیوں کو قتل نکیا مال لیکر چھوڑا وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ښ اور جو کچھ کہ پہنچی تمکو مصیبت اُس دن جو دو لشکر مقابل ہوئے کافروں اور مومنوں کا حکم خدا تعالیٰ کیسے اور اسواسطے کہ تو معلوم کرے مومنوں کا ثابت رہنا اور تو معلوم کرے منافقوں کی دشمنی کو وَقِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ اور کہا منافقوں کو آؤ لڑو خدا تعالیٰ کی راہ میں مشرکوں سے ہمارے رفیق ہو کر یا دفع کرو اُن کی شرارت کو جو وہ مدینہ کے لوگوں کو لوٹنے آئے ہیں تب دیا یہ جواب منافقوں نے کہ اور قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ۭ ھُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ کہا کہ اگر ہم لڑائی جانیں اور واقف ہوں لڑائی سے تو البتہ تمہارے ساتھ رہیں اس بات میں تین معنی نکلتے ہیں ایک یہ کہ جب لڑائی کا وقت ہوگا تو تمہارے رفیق ہونگے ابھی لڑائی کہاں ہے ۔ دوسرے معنی یہ کہ ہمیں معلوم نہیں کہ لڑائی ہوگی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم قریش سے مل جاویگا تیسرے معنی یہ کہ ہم لڑائی نہیں جانتے

یہ طعن ہے یعنی ہماری مصلحت اول نمانی تمنے تہیں و توقف نہیں اور ہم جو لڑائی کی باتیں جانتے ہیں تمہارے ساتھ نہیں رہتے سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ منافق کفر کے اُس دن بہت پاس ہیں جو طرف ایمان کی یعنی کافروں سے نزدیک ہیں جو اُن کے رفیق ہوویں مسلمانوں کی رفاقت سے اور یہ منافق یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ کہتے ہیں اپنے مونہوں سے جو نہیں ہے اُن کے دلوں میں یعنی ظاہر میں کہتے تھے کہ لڑائی نہو گی اور دل میں سمجھ رہے تھے کہ لڑائی ہو گی اور خدا تعالی خوب جانتا ہے جو کچھ کہ چھپاتے ہیں دشمنی اور فریب جو اُن کے دلوں میں ہے اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۗ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وہ لوگ ہیں منافق جو کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو یعنی منافقوں کو کہتے ہیں اور آپ بیٹھ رہے ہیں اپنے گھروں میں یہ کہتے ہیں کہ اگر ہماری بات مانتے جو مارے گئے ہیں احد کی لڑائی میں تو مارے نجاتے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن منافقوں کو کہ اب دور کر لو تم اور ہٹا دیجو اپنے اوپر سے موت کو اگر تم سچے ہو اس بات میں یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہماری بات نماننے سے مارے گئے تو تم اپنے تئیں موت سے بچا رکھیو جو بغیر اجل کوئی مرتا نہیں اور جب اجل آتی ہے تو کسی جگہہ نہیں بچ سکتا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اور نہ سوجھو اور نہ سمجھو اُن لوگوں کو جو مارے گئے ہیں خدا تعالی کی راہ میں مردے یعنی موئے نہیں ہیں بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ بلکہ جیتے ہیں وہ خدا تعالی کے پاس روزی پاتے ہیں خوشی کرتے ہیں اُس چیز سے جو دیا ہے اُن کو خدا تعالی نے اپنے فضل سے وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور خوشوقت ہوتے ہیں اُن کی طرف سے جو لوگ ابھی نہیں ملے ساتھ اُن کے پیچھے اُن کے سے جو امیدوار ہیں کہ جا پہنچیں گے اُن میں اس واسطے کہ نہ ڈر ہے اُن پر اور نہ وہ غمگین ہونگے يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ خوشوقت ہوتے ہیں خدا تعالی کی نعمت سے اور بخشش سے

اور اس بات سے خوش ہوتے ہین کہ خدا تعالیٰ ضائع نہین کرتا مزدوری ایمان لانے والون کی ✽ **فائدہ** شہیدون کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ملتی ہے جو اس زندگی مین کھاتے پیتے ہین خوش رہتے ہین جو اور مردون کو نہین میسر ہوتی مگر قیامت کے بعد خوشی کا کھانا پینا ملے گا ✽

فائدہ جب جنگ احد تمام ہوئی اور قریش مکے کی طرف پھرے ابو سفیان جو سردار مکے کا فرون کا تھا پچھتایا پھر کر جتنے اتنے مسلمان ہلاک کیے پر ان کا کام پورا نکیا جو پھر قضیہ باقی نرہتا اب پھر چلیے اور ان سب کو قتل کیجیے ایک کو نچھوڑیے ان مین سے ایک نے کہا کہ اب پھر چلنا صلاح نہین کس واسطے کہ مسلمان بہت قتل ہوے ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب مسلمان جھنجلا رہے ہین ایسا نہو کہ باقی جو مدینہ مین ہین جمع ہو کر آوین اور تم پر غالب ہون تمہارا کہا اب فتح ہوئی ہے پھر شکست ہو جاوے تو خوب نہین ابو سفیان نے اس کی بات مانی اور مکے کو گیا پر ابو سفیان پھرنے کی مصلحت کی خبر مدینہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی اور یہ ہفتہ کے دن ساتوین تاریخ شوال کی مدینہ مین آ رہے تھے اسی دن پیغمبر کو حکم ہوا کہ فجر ہی سب وہی لوگ جو لڑائی مین حاضر تھے شہر سے باہر نکلے اصحاب اس پر کہ سست اور زخمی تھے حکم بجا لائے اور اپنے زخمون کو باندھ کر بغیر مرہم لگائے کمال دلیری اور بہادری سے باہر نکل کر حمراء اسد مین خیمہ کیا حق تعالیٰ نے ان کے حق مین یہ آیت بھیجی کہ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ط لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ٥ وہ لوگ جنہون نے حکم مانا خدا تعالیٰ کا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد اسکے جو پہنچ چکے تھے زخم ان کو لڑائی مین جو نیک ان سے اور پرہیزگار ہین ان کے واسطے ثواب بڑا ہے ✽

فائدہ جب مسلمانون کی پھر نکلنے کی خبر ابو سفیان کو پہنچی تو خوف آیا اور لڑائی سے ڈر کر مکے کی طرف کوچ کیا پھر وہان جا کر یہ چاہا کہ اپنے دبدبہ اور بڑائی کی خبر مدینہ مین بھیج کر مسلمانون کو ڈراوے ایک شخص مکے سے مدینہ کی طرف جاتا تھا اسے کچھ دیکر کہا کہ یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا کہ لشکر قریش کا بے نہایت

جمع ہوا ہے اور تمسے لڑنے کی تیاری کی ہے ایسی کہ تمہین اُن کے مقابلہ کی طاقت نہین مسلمانون نے یہ خبر سنکر کہا کہ حسبنا اللہ جیسے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وہ حکم ماننے والے جنکو کہا لوگون نے مکے سے آنکر کہ بیشک مکے کے لوگون نے جمع کیا ہے سامان اور مستعد ہوئے ہین تمہارے لڑنے کو پہر تم ڈرو اُن کے آنے سے جو تمہین اُن سے لڑنے کی طاقت نہین یہ خبر سنکر پہر زیادہ ہوا ایمان اُن لوگون کا اور کہا کہ بس ہے ہمین خدا تعالی اور کیا خوب کارساز ہے خدا تعالی فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ پہر چلے آئے مسلمان مقام حمرۃ الاسد سے کافرون کی راہ دیکھکر خدا تعالی کے احسان اور فضل سے سوداگری کا نفع لیکر جو کچھہ برائی نپہنچی اُن کو سلامت پہرے بغیر لڑائی کے اور پیروی کی خدا تعالی کی خوشی کی اور حکم ماننا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور خدا تعالی صاحب ہے بڑے فضل کا اور احسان کرنے والا اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ یعنی مقرر یہ خبر شیطان ہی ہے جو ڈراتا ہے اپنے دوستون سے یعنی وہ خبر جو آئی کہ قریش جمع ہوکر تمسے لڑنے آتے ہین وہ خبر شیطان کی تہی سو تم اے مسلمان مت ڈرو اُن سے اور ڈرو مجہسے اگر ہو تم ایمان لانے والے وَلَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَلَّا یَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِی الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجہے فکرمند نکرین وہ لوگ یعنی تو غمگین مت ہو اُن لوگون سے جو تلاش کرتے ہین مددگاری مین کافرون کی بیشک وہ لوگ کچھہ بہی بگاڑ سکینگے خدا تعالی کا یعنی مومنون کا جو خدا تعالی کے کام مین مصروف ہین چاہتا ہے خدا تعالی جو اُن کو فائدہ نپہنچے آخرت مین نیکی سے اور اُن کے واسطے بڑا عذاب ہے ہمیشہ دوزخ مین رہینگے سو وہ لوگ منافق ہین جو اُن کی صفت یہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وہ لوگ جنہون نے خریدا کفر ایمان کے بدلے سو ہرگز کچھہ نبگاڑ سکینگے

خدا تعالی کا اور واسطے اُن لوگوں کے عذاب ہے دکھ دینے والا آگ کا دوزخ میں
وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْٓا
اِثْمًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ۞ اور نہ سمجھیں کافر وہ کہ جو ہمنے ڈھیل دی اُن کو کچھ اُس میں
بھلائی ہے اُن کے واسطے ہمنے جو فرصت دی ہے اُن کو کہ تو زیادہ کریں گناہ
اور اُن کے واسطے عذاب ہے خوار کرنے والا مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ
عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ ؕ نہیں وہ کہ خدا تعالی جو چھوڑ رکھے
مسلمانوں کو اس چیز پر جس پر تم ہو اے منافقو جب تلک کہ جدا کرے خدا تعالی ناپاک
یعنی منافقوں کو خالص مسلمانوں سے جدا اور ظاہر کرے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ
عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ۚ وَ
اِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَکُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۞ اور نہیں ہے ایسا خدا تعالی کہ تمکو خبردار کرے غیب کی
بات پر اور لیکن خدا تعالی چن لیتا ہے اپنے پیغمبروں میں سے جسکو چاہتا ہے پھر تم
یقین لاؤ خدا تعالی پر اور اسکے پیغمبروں پر اور اگر یقین درست لاؤ اور شرک
اور نفاق سے بچتے رہو اور ڈرتے رہو تو پھر تمہارے واسطے ثواب بہت بڑا ہے
وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ ؕ بَلْ ھُوَ شَرٌّ
لَّھُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ اور نہ سمجھیں وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں ساتھ
اس چیز کے جو دیا ہے اُنکو خدا تعالی نے اپنے فضل سے مال دنیا کا یعنی جو دولتمند
کہ مال جمع کر رکھتے ہیں تو یہ سمجھیں کہ مال کا خرچ نکرنا بہتر ہے اُن کے واسطے بلکہ
برا ہے اُن کے واسطے جو طوق ہو کر پڑیگا اُن کے گلوں میں قیامت کے دن وہ
مال جو بخیلی کرتے تھے اُس سے وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا
ع ۹ تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۞ اور خدا تعالی ہی وارث ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور خدا تعالی
واقف ہے اُن کاموں سے جو کچھ کہ تم کرتے ہو ❊ فائدہ جو کوئی مالدار زکوۃ
اور خیرات نہ دیوے تو اُسکا وہ مال سب قیامت کے دن اژدہا بنکر اُسی کے گلے میں
طوق ہوگا اور اُسکے منہ کو پکڑے گا اور خدا تعالی ہی وارث ہے آخر کو سب کے
مال کا یعنی تم سب چھوڑ کر مر جاؤگے اور جو خیرات کروگے تو تمہارے ساتھ رہیگا
ثواب اس کا ❊ فائدہ جب آیت اقرضوا اللہ قرضا حسنا نازل ہوئی تو یہودیوں نے

کہا کہ خدا محتاج ہے جو ہم سے قرض مانگتا ہے تب یہ آیت اتری لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ
الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ ربع
بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ بیشک سنی بات خدا تعالی نے ان لوگون
کی جنہون نے کہا کہ خدا تعالی فقیر ہے اور ہم دولتمند ہین سو خدا تعالی فرماتا ہے
کہ ہم لکھین گے اُن کی وہ بات جو کہی اُنہون نے اور مار ڈالا اُنہون نے پیغمبرون کو
ناحق اور ہم کہین گے اُن کو قیامت کے دن کہ چکھو تم اب عذاب جلتی آگ کا
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۚ یہ عذاب اُس کا
بدلہ ہے جو آگے بھیجا ہے تمنے اپنون اپنے اور خدا تعالی نہین عذاب کرتا بندون پر
بیگنہ گنہگار اپنے کیے کا بدلہ پاوین گے اور سنا خدا تعالی نے اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ
عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ ان لوگون کی
بات کو جو کہا اُنہون نے کہ بیشک خدا تعالی نے قول کر بھیجا ہماری طرف یعنی حکم کیا
ہمکو کہ یقین نلاوین ہم کسی رسول پر جب تک لا دے ہمارے پاس ایک نیاز
جسے کہا جاوے آگ ۔ فائدہ بنی اسرائیل پر قربانی کا کھانا حرام تھا اور
یہ دستور تھا کہ جب کوئی قربانی کرتا تو اُس قربانی کو میدان مین رکھ دیتا اور اُس وقت کے
نبی اور علما اور سردار سب جمع ہو کر قربانی سے دور کھڑے ہو کر عاجزی اور مناجات
جناب الٰہی مین کرتے جب تک کہ وہ قربانی قبول ہوتی اور قبول ہونے کی نشانی
یہ تھی کہ ایکا ایک آسمان سے آگ آتی اور اُس قربانی سے لپٹ کر سب جلا دیتے
سو یہودی کہتے تھے کہ توریت مین لکھا ہے کہ جس نبی کا یہ معجزہ ہو اُس پر ایمان لائیو
خدا تعالی اُن کو الزام دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ یہودیون کو کہ مقرر آئے پیغمبر مجھسے پہلے نشانیان اور معجزے لیکر
اور ساتھ اُس معجزے کے بھی آئے جو تم کہتے ہو پھر کیون اُن کو تمنے مار ڈالا اگر تم
سچے ہو تو یعنی حضرت زکریا اور یحیی علیہما السلام کا تو یہی معجزہ تھا کہ قربانی کو
آگ کھا جاتی تھی پھر اُن کو کیون قتل کیا تمنے اگر سچ کہتے ہو تو پس یہ بہانے تمہارے
سب جھوٹے ہین اور سب پیغمبرون کو ایک ہی معجزہ کیا ضرور ہے ہر ایک نبی کو

جلاتے جلاتے معجزے ہیں فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۵ پھر اگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھٹلا دین تجکو تو ملول نہو پھر مقرر جھٹلائے گئے اور پیغمبرون کو پہلے تجسے جو وہ آئے تھے لیکر معجزے اور دور قون نصیحت کے اور کتابون روشن کے جسمین حلال اور حرام مفصل بیان کیا ہے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۵ ہر ایک شخص چکھنے والا ہے موت کے مزے کا اور البتہ بدلہ دیا جاویگا کامون کا تم سب کو قیامت کے دن پھر جسکو ہٹا دیا آگ سے اور داخل کیا بہشت مین وہ مقرر پہنچے مقصود سے ملا اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر جنس دغا بازی کی اور دہوکے کی لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۵ اور البتہ آزمائے جاوگے تم مال سے اور جان سے اور البتہ سنوگے تم ان لوگون سے جنکو کتاب ملی تم سے پہلے اور مشرکون سے سنوگے باتین بری اور طعنے بہت اور اگر صبر کروگے اس آزمائش اور انکی باتون پر اور پرہیزگاری کروگے تو پھر یہ کام مضبوطی ہے دل کی ۵

فائدہ جب مسلمان مکے میں اپنے گھر اور کنبا چھوڑ کر مدینے میں آ رہے تھے تو مکے کے کافر ان کے مال اور زمین اور باغ کو ظلم سے چھین لیتے تھے اور جو کوئی مسلمان ہاتھ لگتا تو عذاب سے مار ڈالتے تھے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس مصیبتون پر صبر کروگے تو تمہارے حق میں اچھا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۵ اور جب کر لیا خدا تعالیٰ نے قول ان لوگون سے جنکو کتاب دی یعنی یہود اور نصاریٰ کو توریت اور انجیل میں حکم کیا کہ البتہ ظاہر اور بیان کریو صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو آخری زمانے کا پیغمبر ہے اور مت چھپائیو تعریف ان کی سو انہون نے پھینک دیا اپنے پیٹھ کے پیچھے اپنے اقرار کو اور خرید کیا اس کے بدلے تھوڑا سا مول پھر کیا برا ہے وہ جو خرید کرتے ہیں لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ

يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ست توجہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کاموں پر
اور تعریف لوگوں سے چاہتے ہیں ایسی نہ کی پر ہرگز مت سمجھ اُن کو کہ چھٹکارا
پائے ہوئے ہیں عذاب سے اور اُن کے واسطے عذاب دکھ دینے والا ہے

فائدہ علما یہود کے مسئلہ غلط بتا کر رشوتیں لے کھاتے تھے اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تعریف چھپاتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ ہمکو کوئی پکڑ نہیں سکتا کوئی
اور چاہتے تھے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ یہ خوب دیندار اور عالم ہیں ہر طرح

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۵ اور خدا تعالیٰ ہی کو ع ۱۹ ۱۰
ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور خدا تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے
إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ
مقرر آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور بدلنے میں رات دن کے البتہ نشانیاں
ہیں قدرت کے واسطے عقلمندوں کے سو عقلمند وہ لوگ ہیں الَّذِينَ يَذْكُرُونَ
اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۵
جو لوگ یاد کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے کروٹ سے
اور فکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں اور جی سے کہتے ہیں کہ
اے پروردگار ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ سب کچھ عبث اور ناحق تو پاک ہے
سب عیبوں سے اور نقصانوں سے پھر بچا ہمکو آگ کے عذاب سے اور کہتے ہیں
رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۵
اے پروردگار ہمارے بیشک تو جسکو داخل کرے آگ میں پھر مقرر اسکو رسوا
کیا تو نے اور نہیں کوئی گنہگاروں کا مددگار اور کہتے ہیں رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۵ اے پروردگار ہمارے مقرر ہمنے سنا کہ ایک پکارنیوالا
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتا ہے طرف ایمان لانے کے وہ کہ ایمان لاؤ
اپنے پروردگار پر پھر ایمان لائے ہم اے پروردگار ہمارے پھر بخش دے ہمکو گناہ

ہمارے اور اُتار ہم سے برائیاں ہماری اور موت دے ہمکو ساتھ نیک بخت لوگوں کے
اور بخشے ہیں رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ اے پروردگار ہمارے دے ہمکو وہ جو وعدہ کیا تو نے ہمارے
واسطے اپنے پیغمبروں کے ساتھ اور مت رسوا کر ہمکو قیامت کے دن بیشک
تو نہیں خلاف کرتا وعدے کو فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ پھر قبول کی اُن کی دعا اُن کے پروردگار نے
وہ کہ میں ضائع نکروں گا محنت کسی محنت کرنے والے کی تم میں سے مرد یا عورت
کوئی کرے کچھ نیک کام تم آپس میں ایک ہو یعنی ثواب میں تفاوت نہیں مرد اور
عورت کے عمل میں فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا
فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ پھر وہ لوگ جو
وطن سے نکلے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری
راہ میں اور لڑے کافروں سے صرف دین کے واسطے اور مارے گئے البتہ
اُتاروں گا میں اُن سے برائیاں اُن کی اور داخل کروں گا میں اُن کو باغوں
میں جنکے نیچے بہتی ہیں ندیاں بدلہ ہے یہ خدا تعالی کے پاس سے اور خدا تعالی
پاس بہت اچھا بدلہ ہے لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ
ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ نہ بہکاوے تجکو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آنا جانا اور پھرنا اُن لوگوں کا جو کافر ہیں شہروں میں سوداگری کو
یہ فائدہ ہے تھوڑا سا دنیا کا جو جاتا رہے گا پھر ٹھکانا اُن کا دوزخ ہے اور بری
جگہ ہے دوزخ رہنے کو اُن کے لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝
لیکن وہ لوگ جو ڈرتے رہے اپنے پروردگار کے عذاب سے اُن کے واسطے
باغ ہیں جو بہتی ہیں اُن کی نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے اُن باغوں میں مہمانی ہے
خدا تعالی کے پاس سے سو بہت اچھا ہے نیکبختوں کے واسطے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ لَا یَشْتَرُوْنَ

بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ
اور البتہ کتاب والون سے کوئی شخص ہے جو ایمان لاتا ہے خدا تعالی پر اور اُس پر
جو تم پر اُترا ہے اے مسلمانو یعنی قرآن اور اُن پر اُترا ہے یعنی توریت اور انجیل
وہ شخص جیسے عبداللہ بن سلام اور بادشاہ اُس کے یا نجاشی اور تابعدار اُس کے اُس پر
ایمان لائے ہیں اور ڈرتے ہوئے ہیں خدا تعالی کے آگے خرید نہین کرتے
خدا تعالی کی آیتون کے ساتھ تھوڑا سا مول وہ جو اُن کے واسطے ہے بدلہ اُن کے
کامون کا اُن کے پروردگار کے پاس بیشک خدا تعالی جلد حساب لینے والا ہے
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ
تُفۡلِحُوۡنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کرو کافرون کے دُکھ دینے پر اور ع ۱۱
ثابت رہو میدان میں کافرون کے سامنے لڑنے کے وقت اور تیار اور درست
رہو کافرون سے لڑائی کے واسطے خدا تعالی کی راہ میں اور ڈرتے رہو خدا تعالی
سے شاید کہ تم چھٹکارا پانیوالے ہو عذاب سے اور پہنچنے والے ہو اپنی مراد کو ✤ ✤ ✤

سُوۡرَۃُ النِّسَآءِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ | مِائَۃٌ وَّسِتٌّ وَّسَبۡعُوۡنَ اٰیَۃً

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنۡھَا زَوۡجَھَا وَبَثَّ
مِنۡھُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ
کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ۝ اے لوگو ڈرتے رہو اپنے پروردگار سے جس نے پیدا کیا
تمکو ایک شخص سے یعنی حضرت آدم سے اور پیدا کیا پہلے اُسی ایک شخص سے اُس کا
جوڑا یعنی بی بی حوا کو اُن کی بائین پسلی سے پیدا کیا اور بکھیرا اُن دونون سے بہت
مرد اور عورت کو یعنی بے نہایت خلقت پیدا کی اور ڈرتے رہو اُس خدا تعالی
سے جسکی آپس میں قسمین دیتے ہو اور واسطہ دیتے ہو اور اپنے ناتے دارون کا
حق ادا کرو مہربانی سے بیشک خدا تعالی تم پر نگہبان ہے یعنی تمہارے کامون
اور باتون سے واقف ہے وَاٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَھُمۡ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِیۡثَ بِالطَّیِّبِ
وَلَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَھُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حُوۡبًا کَبِیۡرًا ۝ اور دو تم یتیمون کو مال اُن کا
اور بدل نہ لو ناپاک مال پاک کی عوض اور مت کھاؤ مال یتیمون کا اپنے مال میں

ملا کر یتیمونکا مال کھانا بہت بڑا گناہ ہے ❊ فائدہ جس لڑکے کا باپ
مرجاوے اُسکے وارثون کو تقید ہے کہ اُسکے مال کو احتیاط سے جدا اپنے مال سے
رکھیں اور جب وہ بیٹے ہوش سنبھالے سب مال اُن کے ورثہ کا اُسکے حوالے
کر دین وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی
وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ اور اگر ڈرو کہ انصاف نکر سکو گے یتیم لڑکیون کے مال مین تو پہر
نکاح کرلو جو خوش آوین لڑکیان دو دو تین تین چار چار جوروان کرلو فَاِنْ خِفْتُمْ
اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۚ ذٰلِکَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ۙ پہر اگر ڈرو
کہ برابر نہ او اکر سکو حق جورون کا تو ایک ہی نکاح کرو یا لونڈی جو اپنا مال ہو
یہ بات یعنی ایک نکاح یا لونڈی کو حرم کرنا نزدیک ہے اُسکے جو نہ پہرو گے
انصاف سے اور ظلم نکرو گے حق تلفی سے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ
طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَکُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ۝ اور دو تم عورتون کو مہر اُن کا جیسے
نکاح کیا ہے خوشی سے مہر دو پہر اگر عورتین اپنی خوشی سے تم کو اپنے مہر مین
سے کچھہ چہوڑ دیوین تو پہر کہاؤ تم اُسے مزے مزے سے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ
اَمْوَالَکُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَکُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاکْسُوْهُمْ
وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ اور مت دو بیعقلون کو اپنا وہ مال جو بنایا
خدا تعالیٰ نے اُس مال کو سبب تمہاری گذران کا اور کہلاؤ پہناؤ یتیمون کو اُس
مال سے اور کہو اُن سے باتین اچہی اور ملائم ❊ فائدہ یعنی لڑکوں بیسمجھو کو
اُن کا مال نہ دو جب تلک کہ اُنہین بہلے برے کا ہوش نہ آوے تب تلک اُنہین
کہلاؤ پہناؤ اور تسلی دو لاسے سے کہ یہ مال سب تمہارا ہے تمہین کو دینگے ہم
خیر خواہی کرتے ہین تم سے وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ
مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْکُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّکْبَرُوْا ؕ
وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ
اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۝ اور آزماؤ یتیمون کو جب تلک
کہ پہنچین وہ نکاح کی عمر کو یعنی جوانی تلک پہر اگر دیکہو اُنمین ہشیاری اور سمجھ
پہر اُن کے حوالے کرو مال اُن کا اور مت کہاؤ مال یتیمون کا زیادہ خرچ اور

فضولی کر کے اور گھبرا کے کہ جو یتیم بڑے ہو جاوین اور اپنا مال لے لیوین یعنی مال یتیمون کا بے نہایت نہ خرچ کرو اس ڈر سے کہ بڑے ہو جاوین گے تو اپنا مال ہم سے لے لیوین گے اور جو کوئی یتیم کے پالنے والون سے اپنی جمعیت رکھتا ہو تو چاہیئے کہ بچتا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو پھر کھاوے یتیم کے مال مین سے موافق دستور کے جتنا ضرور ہو پھر جب حوالے کرو یتیمون کو مال اُن کا تب گواہ کر لو اُس مال دینے کے وقت اور خدا تعالی بس ہے حساب سمجھنے والا ✦ **فائدہ** یعنی یتیم کا مال اپنے خرچ مین نہ لاؤ اور اگر یتیم کا رکھنے والا محتاج ہو اُس کی خدمت کے موافق ورا بہ لیوے جب کوئی مرے اور اُس کا بیٹا یا بیٹی اور مال رہے تو پنچون کے روبرو یتیم کا مال لکھ کر امانت دار کو سونپ دیوین جب یتیم جوان ہشیار ہو اُس لکھے کے موافق اُس کا مال اُس کو حوالہ کر دین اور جو کچھ خرچ ہوا ہو وہ اسکو سمجھا دیوین اور دیتے وقت شاہدون کو دکھا کر دیوے امانت دار لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا مردون کو بھی حصہ ہے یعنی بیٹون کو اگر بچے ہون یا جوان اُس مال سے جو ماں باپ چھوڑ مرین اور ناتے دارون کو بھی حصہ ہے اور عورتون کو بھی یعنی بیٹیون کو بھی حصہ ہے اگر بے سمجھ ہون یا ہشیار ہون اُس مال سے جو ماں باپ چھوڑ مرین اور ناتے دارون کو بھی حصہ ہے اُس مال سے تھوڑا ہو یا بہت ہو حصہ مقرر کیا ہوا ہے **فائدہ** حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے رسم تھی جو بیٹیون کو ورثہ مال نہ ملتا تھا اب بیٹیون کی بھی میراث مقرر ہوئی وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا اور جب حاضر ہون اور موجود ہون ناتے دار ورثہ کا مال بانٹنے کے وقت جنکو میراث نہین پہنچتی اور یتیم اور محتاج اُسوقت پاس روبرو ہون تو پھر دو اُن کو کچھ اُس مال سے اور کہو اُن سے بات لائق اچھی طرح **فائدہ** جسوقت میراث بانٹین اور برادری کے لوگ جمع ہون تو جسکو حصہ نہین پہنچتا اور ناتے دار ہے یا یتیم ہے یا محتاج ہے تو انہین کچھ کھلا کر رخصت کرو اور بات کرو نرم زبان سے

سخت نہ بولو اُن سے وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا
عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ اس بات سے
کہ اگر چھوڑ جاویں پیچھے اپنے اولاد عاجز کو تو خطرہ کھاویں اُن پر یعنی اپنی اولاد پر
دہیان کریں کہ ہمارے پیچھے ایسا ہی حال اُن کا ہوگا پھر چاہیے کہ ڈریں خدا تعالیٰ
سے اور کہیں بات محتاج اور یتیموں سے سیدھی اور اچھی تو اُن کا دل نہ ٹوٹے
اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَ
سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا بیشک وہ لوگ جو کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق سوائے اسکے
نہیں جو وہ کھاتے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور جلدی سے وہ لوگ
گھسیں گے آگ میں دوزخ کی يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ
حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ
وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ حکم کرتا ہے خدا تعالیٰ تمکو تمہاری اولاد کے کام میں جو میراث
بانٹنے کا اندازہ فرماتا ہے کہ مرد کو حصہ ہے برابر دو عورت کے پھر اگر سب عورتیں
ہی ہوویں دو سے اوپر یعنی زیادہ دو سے ہوویں پھر اُن کو حصہ دو تہائیاں ہیں
اُس مال سے جو چھوڑ موا اور اگر ایک ہی بیٹی ہے تو پھر اُسے آدہا حصہ ہے مردے کے
سارے مال سے وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَ
لَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ
اور میت کی ماں اور باپ ہر ایک کو اُن دو سے چھٹا حصہ ہے اُس مال سے جو چھوڑ موا
اگر میت کی اولاد ہو وے تو اور اگر میت کی اولاد نہیں اور وارث ماں اور باپ ہی
ہیں اُس کے تو پھر اُس کی ماں کو ہے تہائی حصہ اُس مال سے جو چھوڑ موا پھر اگر میت
کے کئی بھائی ہیں تو اُس کی ماں کو چھٹا حصہ ہے مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ
دَيْنٍ مد بعد وصیت کے جو دلوا موا کسی کو یا قرض دینے کے بعد جو بچے اُس کا
چھٹا حصہ ماں کو پہنچے اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً
مِّنَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمکو
معلوم نہیں جو کون اُن میں سے جلد پہنچے تمہارے کام میں اور کون فائدہ پہنچاوے
تمکو شتاب دنیا میں یا دین میں حصہ مقرر ہوا خدا تعالیٰ کی طرف سے بیشک

خدا تعالی خبردار ہے اور واقف ہے مضبوط کام کرنے والا ہے ✽

فائدہ اس آیت میں وہ میراث فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اور اگر اولاد میں کئی بیٹے اور بیٹیاں ہیں تو مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا اور اگر ایک بیٹی ہو تو آدہا مال اور اگر زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں اور اگر جو میت کی اولاد اور بہائی بہن ایک سے زیادہ ہو ویں تو ماں کو چہٹا حصہ اور اگر بہائی بہن اور اولاد نہیں تو تہائی ماں کا حصہ اور میت کا مال اول اس کے کفن اور دفن پر خرچ کیجیے پہر اس کا قرض ادا کیجیے پہر جو وصیت کر موا ہو ایک تہائی تک وہ دیجیے بعد اس کے جو بچے اس میں وارثوں کو حصہ ہیں اور ان حصوں میں عقل کو دخل نہیں حکم خدا تعالی کا ہے جو وہ سب سے بہت دانا ہے وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ اور تمکو ہے مردو حصہ آدہا اس مال سے جو چہوڑ مریں تمہارے عورتیں اگر ان کو اولاد نہو تو پہر اگر ان کو اولاد ہو تو ہے یا اور خاوند سے پہر تمہارا جو تہائی حصہ ہے اس مال سے جو چہوڑ مریں بعد وصیت کے جو دلوا مریں یا قرض ادا کرے کے بعد وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ اور عورتوں کا حصہ جو تہائی ہے جو تم چہوڑ مرو اے مردو اگر تمہاری اولاد نہ ہے سمجہو پہر اگر تمہاری اولاد رہے پیچہے اس عورت سے یا کسی اور عورت سے تو جوروں کا حصہ آٹہواں ہے اس مال سے جو چہوڑ مرو تم پر بعد وصیت کے جو دلوا مرو تم یا قرض ادا کرنے کے بعد ✽

فائدہ عورت کے مال سے مرد کو میراث آدہا مال پہنچتا ہے اگر اولاد نہو عورت کی اسی طرح مرد کے مال سے عورت کو جو تہائی حصہ پہنچتا ہے اگر مرد کو اولاد نہو اور اگر مرد اولاد چہوڑ مرے کسی عورت سے تب عورت کو آٹہواں حصہ پہنچتا ہے خاوند کے مال سے پر بعد وصیت کے جو دلوا مرا ہے یا قرض ادا کئے کے بعد جو بچے نقد جنس حویلی باغ گہوڑا اسیطرح کا مال ہو اور مہر عورت کا شمار ہے قرض میں داخل ہے وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ

اور اگر ہووے وہ مرد جس کی میراث کا مال لیتے ہین بن ماں باپ اور بن بیٹا
بیٹی کا یا عورت ہو ایسی یعنی مرد یا عورت مرے ایسے جو اُس کے ماں باپ اور
بیٹا بیٹی کوئی نہو اور ہو اُس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو پھر ہر ایک کو اُس کے
بھائی بہن سے چھٹا حصہ پہنچے اُس کے مال سے فَإِنْ كَانُوٓا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ
شُرَكَآءُ فِى ٱلثُّلُثِ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً
مِّنَ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ پھر اگر زیادہ ہووین اُس کو ایک بھائی سے یا ایک بہن سے
پھر وہ سب شریک ہین ایک تہائی مین بعد وصیت کے جو دلوا مرے یا قرض ادا
کرے کے بعد جب کہ مرنے والے نے نقصان نکیا ہو اور وارثون کا یہ بیان
کر دیا خدا تعالی نے اور خدا تعالی سب کچھ جاننے والا ہے تحمل کرنے والا ۞

فائدہ یہان میراث بھائی بہن کی فرمائی سو باپ اور بیٹے کی ہوتی کچھ میراث
بھائی بہن کو نہین پہنچتی اگر باپ اور بیٹا نہو تب بھائی بہن کو میراث پہنچی اگر سگی ایک
ماں باپ سے ہون تو اگر سوتیلی بھائی بہن ہون تو تیسرے حصہ مین سب شریک
ہین اس مین مرد عورت برابر ہین حصہ مین تفاوت نہین یہ بعد وصیت کے اور
قرض دینے کے بعد ہے اور فرمایا کہ وصیت اور دین اول ہے جب اورون کا
نقصان نکیا ہو نقصان کی دو طرح ہین ایک یہ کہ مرنے والا اپنے مال کی تہائی سے
زیادہ کسی کو دلوا مرا تہائی تلک جاری ہے زیادہ روا نہین دوسرے یہ کہ
جسکو میراث کا حصہ ملیگا اُسکو اپنی طرف سے عنایت کرکے کچھ زیادہ میراث سے
دلوا مرا وہ بھی درست نہین اگر سب وارث راضی ہون تو یہ دونون وصیتین
قبول رکھین نہین تو نہ رکھین یہ پانچ میراثین جو فرمائین یہ حصہ دارون کی ہین
اور سوائے ان کے اور طرح کے وارث ہین جنکو عصبہ کہتے ہین اُن کو حصہ مقرر
نہین پر اگر عصبہ ہو اور حصہ دار نہو تو سب مال عصبہ لیوے اور جو دونون ہوین
تو حصہ دارون سے جو بچے وہ عصبہ لیوے اور جو کچھ نہ بچے تو نہ لیوے اصل عصبہ
تو وہ ہے جو مرد ہو اور عورت نہو اور عورت واسطہ دار نہو اسکے چار درجہ
ہین اول درجہ مین بیٹا اور پوتا ۞ اور دوسرے درجہ مین باپ اور
دادا اور تیسرے درجہ مین بھائی اور بھتیجا اور چوتھے درجہ مین چچا اور چچا کا بیٹا

یا پوتا اگر کئی شخص ہون تو جو مرنے والے سے نزدیک کا ناتا رکھتا ہو وہ مقدم ہے
جیسے پوتے سے بیٹا بھتیجی سے بھائی نزدیک ہے پہر سوتیلے سے سگا نزدیک ہے
باقی اولاد مین اور بھائیون کے مرد کے ساتھ عورت بھی عصبہ اور وارث ہین نہین
فائدہ اگر دونون قسم کے وارث نہون تو تیسری قسم ذوی الارحام ہین یعنی
ایسے ناتے دار جنکو واسطہ عورت کا ہے اور حصہ دار نہین جیسے نواسا اور
نانا اور بہانجا اور ماموں خالہ اور پھوپھی کی اور اُن کی اولاد اُن کا حساب بھی عصبہ کا سا ہے
تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہ حدین باندہی ہوئی ہین خدا تعالی کی اور
جو کوئی حکم مانے خدا تعالی اور اُسکے بھیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
داخل کرے گا اُسے خدا تعالی بہشتون مین جنکے تلے بہتی ہین ندیان ہمیشہ
رہینگے اُن باغون مین اور یہ بہشت مین ہمیشہ رہنا ہی ہے بڑی آرزو
سے ملنا اور مقصود پانا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا
خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۠ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدا تعالی کی اور
پیغمبر کی اور بڑہ جاوے خدا تعالی کی حدون سے داخل کرے گا اُسے خدا تعالی
دوزخ کی آگ مین ہمیشہ رہے گا اُسی آگ مین اور اُسکے واسطے ہے عذاب خوار
کرنے والا وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ
اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ
اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ اور وہ عورتین جو بدکاری کرین تمہاری
نکاحیون سے تو پہر تم شاہد لاؤ اُن کی بدکاری پر چار مرد گواہ اپنی قوم سے
یعنی مسلمان دیندار عاقل بالغ ہو وین چار دل پہر جب چار و نمرد گواہی دیوین
تو پہر اُن عورتون کو بند کر رکھو گہرون مین جب تک کہ مارے اُن کو موت یعنی
ملک الموت یا پیدا کرے اور بتاوے اور مقرر کرے خدا تعالی اُن کے واسطے
راہ جو قید سے خلاصی پاوین ✽
فائدہ یہ حکم زنا کا ہے جو فرمایا کہ چار مرد مسلمان نیکبخت شاہد چاہئین اور بیان
حد زنا کی نہین فرمائی وعدہ رکھا سو وہ حد زنا کی سورہ نور مین فرمائی ہے

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا
اور دو شخص جو کوئی تم میں سے مسلمان مرد اور عورت برا کام کریں ستاؤ ان دونوں کو پھر اگر دو نون توبہ کرین بدکاری سے اور سنوار دین اپنا کام تو پھر ستانا موقوف کرو کیونکہ بیشک خدا تعالیٰ مہربانی کرنیوالا ہے توبہ کرنے والوں پر
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ سوائے اسکے نہین کوئی مقرر توبہ قبول کرنا خدا تعالیٰ پر ہے لیکن واسطے اُن لوگون کے جو برا کام کرتے ہین انجانی سے پھر جلد توبہ کرتے ہین پھر ان لوگون شتاب کرنے والون کی توبہ قبول کرتا ہے خدا تعالیٰ اور ہے خدا تعالیٰ سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝
اور توبہ قبول نہین اُن لوگون کی جو کئے جاتے ہین برے کام جب تک سامنے آوے ایسی کسی کو موت یعنی مرتے وقت تک برے کام چھوڑے اور کہے مرنے کے وقت کہ مین توبہ کرتا ہون اب یہ توبہ قبول نہین اور اُن کی توبہ قبول نہین جو مرتے ہین کافر وہ لوگ ایسے جو تیار کیا ہے ہمنے اُن کے واسطے عذاب دکھ دینے والا دوزخ کا ✤ **فائدہ** یعنے جب موت کا یقین ہو جاوے اور امید زندگی کی نرہے اُسوقت کا توبہ کرنا اور ایمان قبول نہین اور اُس سے پہلے قبول ہے

ف کہتے ہین کہ پہلے اسلام سے یون دستور تھا کہ جب کوئی مرتا تو اُسکی عورت کو سوتیلا بیٹا وارثہ مین داخل کر لیتا یا بھائی مرنے والے کا یا اور کوئی وارث اُس کی عورت کے سر پر چادر ڈال کر اپنے قبضہ مین لیتا پھر چاہتا تو نکاح کر کے رکھتا یا بغیر نکاح اپنے گھر مین رکھتا یا اور کسی مرد سے نکاح کرا کر آدھا مہر اُس کا لیتا یا اُسے قید کر رکھتا ساری عمر اور اُس کے مال کا وارث ہوتا مگر وہ رانڈ عورت اگر جو پہلے چادر ڈالنے سے اپنے کنبے مین جا بیٹھتے تو مرنے والے کے وارثون کا اُس پر دعوا نہوتا پھر جب اسلام شروع ہوا تو اوّل وہی رسم تھی جب تک کہ ایک انصاری موا اور اُس کی عورت کو اُس کی سوتیلی بیٹی نے اپنے حصہ مین لیکر ستانا شروع کیا اسواسطے کہ اُسے مال جو خاوند کے ورثہ سے پہنچا ہے وہ اُسے دلوے

اُس رانڈ عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت مین اپنا حال ظاہر کیا حضرت صلعم نے فرمایا کہ جا گھر مین صبر کرکے بیٹھ جب تک کہ حکم الٰہی آوے اور کئی عورتین مدینہ مین جو ایسی ہی مصیبت مین گرفتار تھین اُنہون نے بھی فریاد کی تب خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تمکو حلال اور روا نہین وہ کہ میراث مین لے لو عورتون کو زور سے اور نہ اُن کو بند کرو اسواسطے کہ لے لو اُن سے اُس چیز سے جو دیا ہے تمنے اُن کا مہر مگر وہ کہ کرین بیحیائی صریحًا اور گذران کرو عورتون سے اچھی طرح سلوک سے پھر اگر وہ بُری لگین تمکو پھر شاید کوئی خو اور عادت اُن کی تمکو خوش نہ آوے اور کرے خدا تعالی اُس مین بہت خوبی یعنی اگر کوئی بات بُری ہوگی تو البتہ کوئی بات بھلی بھی ہوگی *

فائدہ اگر کوئی شخص مرے اُس کی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے مرنے والے کے بھائیون کو روا نہین جو زور اور زبردستی سے اپنے نکاح مین لیوین یا اُسے قید کر رکھین اسواسطے کہ لاچار ہوکر کچھ خاوند کے ورثہ سے جو اُسے ہاتھ آیا پھیر دیوے مگر جو بدچلن چلے تو روکنا چاہیے وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا اور اگر بدلا چاہو تم ایک عورت کی عوض دوسری عورت کو یعنی چاہو کہ ایک جورو کو چھوڑ کر دوسری کرو اور پہلی عورت کو دے چکے ہو بہت سا مال اُس کے مہر مین تو اُس سے پھر نلو اُس دیئے ہوئے مال سے کچھ بھی کیا لیا چاہتے ہو اُس مال کو ناحق اور گناہ سے صریحًا وَ كَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝ اور کس حجت سے اور کیونکر لے سکتے ہو اُس مال کو اور پہنچ چکا تم مین سے کوئی کسی عورت کی طرف یعنی جورو خاوند مل چکے اور صحبت کر چکے سارا مہر دینا واجب ہو چکا اور لے چکے تمسے انہون نے نکاح کے وقت قول مضبوط

فائدہ جب تک مرد نے نکاح کرکے صحبت نہین کی تو آدھا مہر دینا آتا ہے اگر طلاق دیو

اور اگر صحبت کر چکا تو سارا مہر مرد پر دینا لازم ہوا بغیر عورت کے بخشے نہیں چھٹتا
اور قول مضبوط یہ کہ حکم شرع کے سے عورت مرد کے قبضہ مین آچکے اور نہیں تو
مرد اسکا مالک نتھا اسلام سے پہلے احمق لوگ باپ کی نکاحی سے نکاح کر لیتے تھے
سو خدا تعالی نے اِس کام سے منع فرمایا کہ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيْلًا اور اپنے نکاح مین نلاؤ تم
اُن عورتون کو جن عورتون کو اپنے نکاح مین لائے تھے تمہارے باپ مگر وہ جو
آگے ہو چکا پہلے اسلام سے وہ معاف کیا مقرر یہ کام بےحیائی بڑی ہے اور غضب کا
کام ہے اور بہت بُرا چلن ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ حرام ہوئین اے
مسلمانون تم پر مائین تمہاری اِس مین نانی اور دادی داخل ماؤن کی ہے
وَبَنٰتُكُمْ اور حرام ہوئین بیٹیان تمہاری تم پر اس مین داخل ہین نواسے اور
پوتے وَاَخَوٰتُكُمْ اور حرام ہوئین تم پر بہنین تمہاری خواہ باپ کی طرف سے
خواہ مان کی طرف سے سگے یا سوتیلے وَعَمّٰتُكُمْ اور حرام ہوئین تم پر پھپیان
تمہاری یعنی باپ اور دادا کی بہن سگی اور سوتیلی وَخٰلٰتُكُمْ اور حرام ہوئین تم پر
خالائین تمہاری یعنی مان اور نانی کی بہن وَبَنٰتُ الْاَخِ اور حرام ہوئین تم پر
بیٹیان بھائی کی یعنی بھائی کی بیٹی اور نواسی اور پوتی حرام ہوئین وَبَنٰتُ
الْاُخْتِ اور حرام ہوئین تم پر بیٹیان تمہاری بہن کی یعنی بہن کی بیٹی اور نواسی
اور پوتی حرام ہوئین وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ اور حرام ہوئین تم پر وہ مائین
تمہاری جنہون نے تمکو دودھ پلایا یعنی جس عورت کا دودھ پیا بچپن مین اُس کا
حکم بھی ماہی کا سا ہے جتنے مان کے ناتے حرام ہین اُتنے ہی اُسکے بھی ناتے
حرام ہین وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور حرام ہین تم پر دودھ کی بہنین تمہاریان
یعنی جس سے دودھ شراکت ہے اُس کا حکم بہن کا سا ہے وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور
حرام ہوئین تم پر مائین تمہاری نکاحیون کی یعنی جورو کی مان اور نانی دادی خالہ
پھوپھی سگی حرام ہین سب وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور حرام ہین تم پر
وہ بیٹیان جنکو گود مین پالا تمنے اور وہ جنی ہوئی ہین تمہاری جوروؤن کی جنسے تمنے

صحبت کی ہے اور اگر تمنے اُن نکاحیون سے صحبت نہین کی تو اُن کی بیٹی ہوئی بیٹی سے نکاح درست ہے گناہ نہین تم پر وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور حرام ہین تم پر نکاحیان تمہارے اُن بیٹونکی جو تمہاری پشت سے ہین یعنی سگے بیٹے کی جورو حرام ہے اور لے پالک اور منہ بولے کی جورو سے بعد طلاق یا رانڈ ہونے کے نکاح مباح ہے وہ کسی طرح بیٹا نہین ہے اور حرام ہین تم پر وہ کہ اکٹھے کرو دو بہنون سے نکاح مگر وہ جو آگے ہو چکا اسلام سے پہلے وہ معاف ہوا بیشک خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے حکم ماننے والون پر

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ

اور حرام ہین تم پر عورتین خاوند والیان مگر وہ جنکو مالک ہو جاوین ہاتھ تمہارے یعنی دار الحرب کی بندی کی عورتین اگر خاوند والی ہون تو بھی حرام نہین پر جب کہ دار الحرب سے باہر نکلین اور اُن کے خاوند ساتھ نہ آوین تب مباح ہین اور اگر اُن کے خاوند بھی مسلمان ہو جاوین تو اپنی جورو لے لیوین

حکم ہوا ہے خدا تعالی کا تم پر اے مسلمانو اِس طرح سے نکاح کے کام مین جو بیان ہوا وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ اور حلال ہین تمکو سب عورتین سوائے اُن عورتون کے جو بیان ہو چکین اوپر حلال اِس طرح ہوئین کہ چاہو اور طلب کرو یعنی نکاح مین اور مہر مقرر کرو تم اپنے مال سے قید مین لانے کو نہ مستی نکالنے کو

فائدہ جو عورتین اوپر حرام فرمائین اُن کے سوا سب حلال ہین لیکن کئی شرطون سے پہلے اول یہ کہ طلب کرو یعنی زبان سے ایجاب قبول درمیان مین آوے دوسرے یہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر تیسرے یہ کہ قید مین لانے کی طرح ہو مستی نکالنے کی غرض نہو یعنی ہمیشہ کو وہ عورت اُس عرد کی ہو جاوے مدت کی قید نہو بغیر مرد کے چھوڑے نچھوٹے اِس آیت سے متعہ حرام ہوا چوتھے یہ کہ گواہ کر لو کم سے کم دو یا ایک مرد دو عورت شاہد ایجاب قبول کے وقت حاضر ہون فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ

أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ۚ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ پھر جب کام مین لائے تم اور فائدہ مزہ پایا تمنے اُنکے تون
نکاحیون سے تو پھر دو تم حق مہر اُن کا جو مقرر کیا ہے اور گناہ نہین تم پر اُس کام مین
جو ٹھیرالو تم آپس مین دونون خوشی سے یعنی عورت اپنی خوشی سے کچھہ مہر مین سے
بخش دے یا مرد اپنی رضا سے مہر کے بدلے کچھہ زیادہ دیوے مختار ہین بیشک خدا تعالیٰ
سب کچھہ جاننے والا ہے مضبوط کام کرنے والا ❊ **فائدہ** اگر عورت سے
نکاح کرکے صحبت کی تو مہر سب پورا دینا آتا ہے کسی طرح عورت کے بخشے بغیر نہین
چھٹتا اور اگر صحبت نہین کی اور چھوڑ دے تو آدھا مہر دینا آتا ہے وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ
طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ
الْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ ۚ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ اور جو کوئی مقدور
نپاوے تم مین سے بے جمعی سے جو نکاح مین لاوے بے بیاں مسلمان پھر کرلیوے
اُن مین سے جو ہاتھہ کا مال ہے تمہاری لونڈیون سے مسلمان کو اور خدا تعالیٰ خوب
جانتا ہے تمہارے ایمان کو آپس مین ایک دوسرے کے جو تم سب ایک ہو اسلام مین ❊
فائدہ اگر کوئی مفلس کسی بی بی سے نکاح کرنیکی قدرت نرکہتا ہو اور بغیر عورت کے
نرہ سکے اور حرام سے ڈرے تو کسی کی مسلمان لونڈی کی تلاش کرکے فَانْكِحُوهُنَّ
بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ
پھر نکاح کرلو لونڈیون سے اُن کے مالکون کی رخصت اور رضامندی سے اور دو تم لونڈیکا
مہر نکاح کرکے موافق دستور کے خوشی سے قید مین آنے والیان ہووین نہ مستی نکالنے
والیان اور نہ چھپے یاری کرنے والیان ہو دین ❊ **فائدہ** چھپی یاری سے منع
فرمایا اور جس شخص کے نکاح مین ایک بی بی ہو تو اُسکو کسی کی لونڈی سے نکاح حلال
نہین فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ
مِنَ الْعَذَابِ ۚ پھر جب کہ وہ لونڈیان نکاح کرکے قید مین آچکین تو پھر اگر آدین
برا کام کرنے کو یعنی بدکاری کرین تو پھر اُن لونڈیون پر آدھا عذاب ہے بی بیون سے
فائدہ اگر آزاد مرد یا عورت نکاح کرکے مزہ لیچکے پھر زنا کرے تو سنگسار ہووے
اور اگر بغیر نکاح کئے زنا کرے تو سو کوڑے آتے ہے اور لونڈی غلام کو نکاح کئے پر بھی

بچاس کوڑے ہین زیادہ نہین ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا
خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یہ حکم لونڈی سے نکاح کرنا اُس کے واسطے ع ۳
ہے جو ڈرے محنت اور مشقت مین پڑنے سے اور اگر صبر کرو یعنی نکاح لونڈیون سے نکر
تو بہت اچھا ہے تمہارے واسطے اور خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے صبر کرنیوالو
يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ چاہتا ہے خدا تعالی جو بیان کرے تمہارے واسطے حکم حلال اور حرام کا
اور راہ دکھاوے تمکو ان لوگون کی جو تمسے پہلے تھے جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت
اسماعیل علیہما السلام اور خاص امت اُن کی اور معاف کرے تمکو اور پاک کرے احکام
تم پر اور بخشے اور خدا تعالی جاننے والا ہے مضبوط کام کرنے والا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ اور خدا تعالے
چاہتا ہے وہ کہ توبہ بخشے تم پر اور چاہتے ہین وہ لوگ جو تابعداری کرتے ہین اپنے
جی کی خوشی کی کہ تم مڑ جاؤ سیدھی راہ اسلام کی سے مڑ جانا بہت دور کا یعنی بری صحبت
مین بدکار لوگ شرع کی بات سے دل کو پھیر کر برے کام پر دوڑاتے ہین يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝ چاہتا ہے خدا تعالی وہ کہ ہلکا کرے
تم سے حکم نکاح کا اور حلال حرام کو بیان کرے اور پیدا ہوا ہے آدمی کمزور بے قوت
یعنی شریعت مین کسی چیز کی تنگی نہین جو کوئی حلال چھوڑ کر حرام پر دوڑے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً
عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
مت کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس مین ناحق جھوٹھ بول کے یا دغابازی سے
یا چوری سے مگر وہ کہ سوداگری کرو تم رضامندی سے آپس کی اور مت خون کرو
آپس مین یعنی ایک کو مار ڈالو اپنی جی کی خوشی کے واسطے بیشک خدا تعالی
تم پر مہربانی کرنے والا ہے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا
وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اور جو کوئی کرے ایسا کام یعنی کسی کا مال ناحق
کھاوے یا قتل کرے کسی کو بے حجت ستم سے اور ظلم سے تو ہم اسکو ڈال دینگے
آگ مین دوزخ کی اور یہ آگ مین ڈالنا خدا تعالی پر آسان ہے ✣ **فائدہ** یعنی مغرور

اس بات پر کہ ہم مسلمان ہین دوزخ مین نہین جاتے کے خدا تعالی مالک مختار ہے
یہ آسان ہے اسکے آگے جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ
مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ اگر کنارے
اور بچتے رہوا ے مسلمانو اور پرہیز کرو اُن بڑے گناہون سے جو منع ہوئے ہین تمکو تو
چھوڑ دین گے ہم اور معاف کرین گے تمسے چھوٹے گناہ تمہارے اور داخل کرین گے ہم تمکو
بڑی عزت کے مکان مین جو وہ بہشت ہے ✤

فائدہ کبیرہ گناہ یعنی بڑا گناہ وہ ہے جس پر صاف وعدہ دوزخ کا ہے قرآن مین
یا غصہ خدا تعالی کا ہے اُس پر یا حد مقرر فرمائی ہے اُس پر اور چھوٹا گناہ وہ ہے
جس سے منع فرمایا اور کچھ زیادہ نکہا ✤

فائدہ عورتون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہرجگہ
خدا تعالی مردون پر حکم فرماتا ہے عورتون کا ذکر نہین کرتا اور میراث مین مرد کو دوہرا
حصہ ٹھیرایا ہے خدا تعالی نے اُن کے جواب مین یہ آیت بھیجی کہ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ
اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ
مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ اور آرزو اور
ہوس مت کرو جس چیز مین بڑائی دی ہے خدا تعالی نے ایک کو دوسرے پر یعنے
مردون کو عورتون پر مردون کا حصہ مقرر ہے ثواب کا جیسے کچھ وہ کام کرتے ہین
اور عورتون کا حصہ مقرر ہے ثواب کا جیسے کچھ یہ کام کرتی ہین اور مانگو خدا تعالی سے کچھ
فضل اور مہر اسکے بیشک خدا تعالی سب چیز سے خبردار ہے اور واقف ہے
اُس سے چھپا ہوا نہین وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ
ع ۵ ۸ ۲ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ اور
ہر ایک کے واسطے اے مسلمانو تم مین سے مقرر کردئیے ہین وارث اُس مال کے
جو چھوڑ مرین ماں باپ اور کنبے والے اور وہ لوگ جنسے قول قسم باندھا ہے تمنے
دو تم اُن کو حصہ اُن کا بیشک خدا تعالی سب چیز پر گواہ ہے اور تمہارے سب قول
اور قسم سے واقف ہے ✤ **فائدہ** بہت لوگ ایسے مسلمان تھے جو آپ
مسلمان ہوئے تھے اور سب کنبا اُن کا کافر تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی کر دیا تھا وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے
تھے پھر جب ان کے کنبے کے لوگ بھی مسلمان ہوئے تب یہ آیت اتری کہ میراث
کنبے اور ناتے داروں ہی کو ملتی ہے اور منہ بولے قول کے بھائیوں سے زندگی
ہی میں سلوک ہے یا مرتے ہی وقت کچھ وصیت کر مرے اور بعد مرنے کے ورثہ
میں کچھ حصہ نہیں * **فائدہ** ایک صحابیہ عورت نے اپنے خاوند کی نافرمانی
بہت کی آخر کو مرد نے ایک طمانچہ مارا عورت نے اپنے باپ سے فریاد کی عورت
کے باپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر احوال ظاہر کیا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند سے بدلہ لیوے اتنے میں یہ آیت
اتری کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَا
اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس واسطے کہ بڑائی دی خدا تعالی نے ایک کو
ایک پر یعنی مرد کو عورت پر اور اس واسطے کہ خرچ کرتے ہیں مرد عورتوں پر اپنا مال
پھر کے ویسے ہیں اور ہمیشہ کی خوراک اور پوشاک میں فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ
فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ پھر نیکبخت عورتیں حکم ماننے والیاں نگہبانی کرنے والیاں
خاوند کے مال کی پیٹھ پیچھے ساتھ اس کے جو نگہبانی کی خدا تعالی نے اور وہ عورتیں جنکی
بدخوئی کا اندیشہ ہو تمکو پھر سمجھاؤ ان کو جو بدخوئی چھوڑیں جو نمانیں تو پھر جدا رہو
ان کے ساتھ سونے سے لیکن اسی گھر میں جو اس پر بھی نمانیں تو مارو ان کو پر
نہ ایسا جو نشان رہے یا ہڈی ٹوٹے فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا پھر اگر عورتیں تمہاری فرمانبرداری کریں
اور کہا مانیں تو مت تلاش کرو ان پر بری راہ ستانے کی بیشک خدا تعالی ہی
سب سے بلند بزرگوار تم سب اس سے ڈرتے رہو وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ
بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا اور اگر ڈرو تم اے مسلمانو اور معلوم کرو کہ عورت خاوند آپس میں
برخلاف اور ضد رکھتے ہیں تو پھر کھڑا کرو ایک منصف مرد کے لوگوں سے اور ایک
منصف عورت کی طرف والوں سے جو چاہیں یہ دونوں منصف کہ صلح کروا دیں

عورت خاوند مین توموافقت کردیگا خداتعالی اگر دونون عورت خاوند مین
بیشک خداتعالی سب کچھ جاننے والا خبردار ہے سب چیز سے واعبدوا اللہ و
لا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتمی والمسکین والجار
ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت
ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا اور بندگی کرو خداتعالی کی اور شریک نکرو اسکے ساتھ
کسی چیز کو اور مان باپ سے نیکی کرو اور اپنے نزدیک کنبے والون سے نیکی کرو
اور یتیمون اور فقیرون سے نیکی کرو اور ہمسایون نزدیکون سے اور ہمسایہ غیر سے
اور پاس کے بیٹھنے والے دوست سے نیکی کرو اور راہ مسافر سے نیکی کرو اور
لونڈی غلام سے جو تمہارے تابعدار ہین ان سے نیکی کرو بیشک خداتعالے
بیزار ہے اور دوست نہین رکھتا اسکو جو ہووے خودپسند اترانے والا
اپنی بڑائی اور شیخی کرنے والا الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ویکتمون
ما اتہم اللہ من فضلہ واعتدنا للکفرین عذابا مہینا ۵ وہ لوگ جو خداتعالی کی راہ
مین نہین دیتے محتاجون کو اور منع کرتے ہین لوگون کو کہ خیرات ندو اور چھپاتے
ہین لوگون سے اپنا مال جو خداتعالی نے دیا ہے ان کو اپنے فضل سے اور تیار
کر رکھا ہے ہمنے کافرون کے واسطے عذاب خوار کرنے والا رسوا کرنے والا
والذین ینفقون اموالہم رئاء الناس ولا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر ومن
یکن الشیطن لہ قرینا فساء قرینا ۵ اور وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین مال اپنا لوگون کے
دکھانے کو اور ایمان نہین لاتے خداتعالی پر اور نہ قیامت کے دن پر یعنے
خداتعالی کو وحدہ لاشریک نہین جانتے اور قیامت کے آنے کی تصدیق نہین
جانتے اور جس شخص کا شیطان ہووے رفیق یار پاس بیٹھنے والا پھر بہت برا ہے
وہ رفیق * **فائدہ** یعنی جیسے بخیلی کرنے اور خداتعالی کی راہ مین ندینا برا ہے
ویسا ہی لوگون کے دکھانے کو دینا برا ہے اور خیرات کرنا ان لوگون کا اچھا ہے
جس کا ذکر اوپر ہوا اور نیت بھی کرتے خیرات کرنے مین کہ آخرت مین اسکا بدلہ ملے گا
اور دنیا مین کسی طرح کا عوض نچاہے وماذا علیہم لو امنوا باللہ والیوم الاخر و
انفقوا مما رزقہم اللہ وکان اللہ بہم علیما ۵ اور کس چیز کا نقصان ہوتا ان کافرون پر

اگر ایمان لاتے خدا تعالیٰ پر جو وحدہ لا شریک جانتے اور یقین مانتے قیامت کے
آنے کو اور دیتے محتاجون کو اُس مال مین سے جو دیا ہے اُن کو خدا تعالیٰ نے اور ہے
خدا تعالیٰ اُن کے کامون اور باتون سے واقف کچھہ چھپا ہوا نہین اُس سے اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝
بیشک خدا تعالیٰ نہین کہوتا اور ضائع نہین کرتا کسی کا حق ذرہ بھی جو حق تلف کرنا ظلم ہے
اور اگر ہووے نیکی کسو کی تو دونا کر دیتا ہے ثواب اُس کا اور دیتا ہے اپنے پاس سے
زیادہ اُس کو ثواب اپنے فضل سے بڑے بخشش اور ثواب فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا
مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ۝ پھر کیا حال ہوگا
کافرون کا اور ظالمون کا جبکہ لاوینگے ہم اور بلواوین گے ہر قوم اور ہر اُمت سے
ایک شاہد اُن کا احوال کہنے والا اور لاوین گے ہم تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُسوقت اُس قوم پر جو تیری اُمت ہے گواہی دینے والا اور اُن کا احوال کہنے والا۔

فائدہ قیامت کے دن ہر وقت کی اُمت کے پیغمبر کو بلوا کر اُس اُمت کا احوال
پوچھین گے جو کون ایمان لایا اور کون ایمان نلایا يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا
الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا اُس دن آرزو کرین گے کافر
اور حکم نمانے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ برابر ہو جاوین زمین کے اور نہ چھپا سکینگے
خدا تعالیٰ کے آگے کچھہ بات سب ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔

فائدہ یعنی قیامت کے دن چاہین گے کہ ہم خاک ہو جاوین تو کیا اچھا ہو یعنی کہ
ہم اب پیدا نہوتے مٹی مین مل کر نیست نابود ہو جاتے يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا
الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نزدیک نہو تم نماز کے اُسوقت کہ جو تم نشہ مین ہو
جب تک کہ جانو تم جو کچھہ کہو تم یعنی ہوش آوے تمکو اپنی بات سمجھنی کا یعنی نشہ مین
جو منھہ سے نکلے اور خبر نہو جو کیا کہا تو کیا جانے جو نماز مین کیا پڑھا جب ہوش آوے
تب نماز پڑھو اور نماز کے نزدیک نہو جب کہ تمکو غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلنے کے
وقت مسافری مین جب تک کہ تم غسل کرو ❊

فائدہ یہ حکم جب تک تھا کہ شراب کا پینا حرام نہوا تھا کہ نشہ مین نماز نہ پڑھو اور اب

یہ حکم ہے کہ اگر بہت نیند سے یا بیماری سے ایسا حال ہو جاوے کہ منھ سے بات نکلنے کی خبر
نہو جو کیا کہا اُسوقت کی نماز درست نہیں جب ہوش آوے تو پھر قضا پڑھے غسل کی
حاجت ہو تو بغیر نہائے نماز درست نہیں وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ
مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا اور اگر ہو تم بیمار یا سافری
مین راہ چلتے یا آیا کوئی تم مین سے جا ضرور پھر کر یا پیشاب کر کے یا عورت کے بدن سے
بدن لگا ہو پھر ایسی حالتون مین نپاؤ پانی کو تو پھر قصد کرو پاک زمین کا یا ستھری خاک کا
پھر وہ خاک ملو منھ اپنو کو اور اپنے ہاتھون کو بیشک خدا تعالیٰ معاف کرنے والا
بخشنے والا ہے ❖ **فائدہ** اس آیت مین تیمم کا ذکر ہے فرمایا کہ تیمم اُسوقت
روا ہے کہ جب پانی کا عذر ہو اور طہارت ضرور ہو سو طہارت دو قسم کی فرمائی ہے
ایک یہ کہ جا ضرور یا پیشاب کر کے آیا وضو کی حاجت ہے دوسرے یہ کہ عورت سے ملا او
غسل کی حاجت ہے اور عذر پانی کا تین طرح سے فرمایا ایک تو یہ کہ مسافر ہے اور
پانی موجود نہیں دوسری یہ کہ پانی تھوڑا ہی پینے کو رکھا ہے اور دور تک پانی نہین
وضو کرے تو پیاس سے ہلاک ہو تیسرے یہ کہ پانی ہے لیکن بیماری کے سبب خطرہ
ہے کہ اگر پانی لگے تو مرض زیادہ ہو ان تین حال مین تیمم کرے اِس طرح کہ زمین پاک پر
دونون ہاتھ مار کر اپنے منھ پر پھیرے اچھی طرح پھر دونون ہاتھ زمین پر مار کر اپنے
ہاتھون کو ملے کہنیون تک اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ
الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ٥ کیا نہ دیکھا تو نے اُن کی طرف جنکو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا
توریت یا انجیل وہ خرید کرتے ہین گمراہی کو اور چاہتے ہین کہ تم بھی اے مسلمانو بہکو
راہ سیدھی اسلام کی سے اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنون کو اور بس ہے
خدا تعالیٰ دوست حمایتی اور بس ہے خدا تعالیٰ مددگار تمہارے دشمنون پر ❖
فائدہ یہود اور نصاریٰ کو کتاب سے یہ حصہ ملا کہ صفت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی معلوم کی سو وہ یہ گمراہی خریدتے ہین کہ دنیا کی عزت اور رشوت کے واسطے
چھپاتے ہین اور منکر ہوتے ہین جانکر حسد سے اور چاہتے ہین کہ مسلمان بھی دین سے پھر کر

گمراہ ہو جاوین مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ بعضے لوگ یہودیون مین سے پھیرتے ہین باتون کو اس کے ٹھکانے سے اور کہتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے کہ سنی ہمنے بات تمہاری اور نمانی ہمنے اور سن جو نہ سنایا جائیو اور راعنا کہتے موڑکر اپنی زبان کو اور عیب کرتے ہین دین اسلام مین ❊

فائدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جو یہودیون سے بات کرتے تو جواب مین کہتے کہ سنا ہمنے یعنی قبول کیا ہمنے لیکن آہستہ کہتے کہ نمانا ہمنے یعنے کان سے سنا دل سے نہ سنا اور یہودی کہتے کہ سن نہ سنایا جائیو ظاہر ظاہر مین یہ لفظ دعا ہے یعنی کہ تو ہمیشہ غالب رہیو کوئی بُری بات نہ سنا سکے اور دل مین نیت یہ رکھتے کہ تو بہرا ہو جائیو اور راعنا کہتے یعنی مہر سے ہمکو دیکھ اور زبان کو پھیر کر راعینا کہتے یعنی تو چرواہا ہے ہمارا اور عیب کرتے دین مین کہ جس دین کا پیغمبر چرواہا ہووے وہ کیا دین ہے اور جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور کتنے ہی پیغمبرون نے چرواہی کی اور دوسرا عیب کرتے تھے کہ اگر یہ شخص پیغمبر ہوتا تو ہمارا فریب معلوم کرتا سو خدا تعالی نے انہین جواب دیا وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَکَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰکِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِکُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا اور اگر وہ کہ یہود کہتے کہ سنا ہمنے اور حکم مانا ہمنے اور قبول کیا اور سن ہماری بات اور دیکھ مہر سے ہماری طرف البتہ یہ بات بہتر تھی ان کے حق مین اور درست اور سیدھی تھی لیکن لعنت کی ان کو خدا تعالی نے ان کے کفر کے سبب سو یہود دی ایمان نہین لاتے مگر تھوڑے سے یعنی کئی شخص ایمان لائے ہین اب خدا تعالی فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤی اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ کَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اے وہ لوگو جو دی ہے تمہین کتاب یعنی توریت ایمان لاؤ اور سچ جانو اسے جو اتارا ہے ہمنے یعنی قرآن پر ایمان لاؤ جو سچا بتاتا ہے اسکو جو تمہارے پاس ہے یعنی توریت کے موافق ہین حکم اس قرآن کی اصل دین مین ایمان لاؤ پہلے اس سے جو مٹا ڈالین ہم ان صورتون کو پھر الٹ دین ہم ان چہرون کو

جمعہ کی طرف یا لعنت کریں ہم یعنی نکال دیں اپنی رحمت سے اُن صورتوں کو جیسے کہ نکال دیا اور لعنت کیا رحمت سے ہفتہ کے دن والوں کو اور حکم خدا تعالیٰ کا مقرر ہونے والا ہے ۔ **فائدہ** یعنی ایمان لاؤ پہلے عذاب کے آنے سے جو صورت حیوان کی بدل کر حیوان کی شکل بن جاوے جیسے یہودیوں میں اصحاب سبت کی صورتیں بندر اور سؤر کی بن گئی تھیں قصہ اصحاب سبت کا سورہ اعراف میں آویگا

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ۝ بیشک خدا تعالیٰ نہیں بخشتا وہ کہ اُسکا شریک پکڑے کسی چیز کو اور بخشے گا اُسکے سوائے جو گناہ ہو پر جسکو چاہے بخشے اور جس نے ٹھیرایا شریک کسی چیز کو خدا تعالیٰ کے ساتھ پھر مقرر باندھا بڑا جھوٹھ ۔

فائدہ یہودی جو بچھڑے کو پوجتے تھے اور حضرت عُزیر کو ابن اللہ کہتے تھے اُنہوں نے جب اِس آیت کو سنا کہ شرک بڑا گناہ ہے ایسا کہ ہرگز نہ بخشا جائے گا کہنے لگے کہ ہم شرک نہیں کرتے بلکہ ہم خاص بندے ہیں خدا تعالیٰ کے اور پیغمبر زادے ہیں اور پیغمبری ہماری ارث ہے خدا تعالیٰ کو یہ شیخی پسند نہ آئی یہ آیت بھیجی کہ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُم ۚ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو جو پاکیزہ کہتے ہیں اپنے آپ کو بلکہ خدا تعالیٰ پاکیزہ اور ستھرا کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ظلم نہ ہوگا اُن شیخی کرنے والوں پر ایک تاگے برابر بھی یعنی وہ اپنی اِس شیخی کرنے کے عذاب میں آپ گرفتار ہے نہایت ہوں گے اُن پر عذاب ناحق نہ ہوگا انظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا ۝ دیکھ جو کیسا باندھتے ہیں خدا تعالیٰ پر جھوٹھ اور بس ہے جھوٹھ باندھنے کا گناہ صریحاً أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ۝ کیا نہ دیکھا تو نے اُن لوگوں کی طرف جنکو ملا ہے کچھ حصہ کتاب توریت سے یعنی یہودیوں کو دیکھا جو وہ یقین لاتے ہیں اور مانتے ہیں بتوں کو اور شیطان کو اور کہتے ہیں یہودی مکے کے کافروں کو کہ یہ مکے کے کافر زیادہ راہ پائے ہوئے ہیں مسلمانوں سے اور یہ بات اِس حسد سے کہی جو پیغمبری

اور سرداری دین کی ہمارے سوا اور کسی قوم مین کیون ہووے سو خدا تعالی نے
اُن پر لعنت کی کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۞
وہی لوگ ہین جنکو دور کیا خدا تعالی نے اپنی رحمت سے یعنی لعنت کی اُن پر اور جسکو
لعنت کرے خدا تعالی پھر نپاوے تو اُسکا کوئی مددگار جو عذاب سے چھڑاوے ۞
فائدہ یہودی اپنے خیال مین جانتے تھے کہ سرداری دین کی اور پیغمبری
ہماری ارث ہے اور ہمین کو لائق ہے اس سبب عرب کے رہنے والے پیغمبر کے
متابعت سے غیرت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر کو حکومت ہمین کو پہنچ رہے گی
سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ
نَقِيْرًا ۞ اسے کیا کچھ اُن کو حصہ ہے سلطنت مین یعنی اُن کو کچھ حصہ نہین اور کبھی
حاکم ہووین تو ندیوین لوگون کو ایک تل برابر بھی یعنی ایسے بخیل ہین جو بادشاہت
مین فقیر کو تل برابر بھی ندیوین اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۞ حسد کرتے ہین لوگون کی
اسواسطے کہ دیا ہے اُن کو خدا تعالی نے اپنے فضل سے پھر مقرر دیا ہمنے ابراہیم
علیہ السلام کی اولاد کو کتابین یعنی حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کو توریت
اور انجیل دی اور علم شریعتون کا دیا اُن کو اور دیا ہمنے اُن کو بڑی بادشاہت
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۞ پھر اُن مین سے
کوئی ایمان لایا اُس پر اور کوئی اُن مین سے ہٹ رہا اُس سے اور بس ہے دوزخ کی
بھڑکتی آگ کافرون کی عذاب کو ۞ **فائدہ** یعنی ہمیشہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
گھرانے مین بزرگی دی ہے خدا تعالی نے اور اب بھی اُسی کے گھرانے مین پیغمبر ہے جو کوئی قبول نکرے اُسکے واسطے
دوزخ کی بھڑکتی آگ تیار ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا
كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۞
بیشک اُن لوگون کو جو منکر ہوئے اور نمانا ہماری آیتون کو جلد ڈالین گے ہم
اُن کو آگ مین دوزخ کی پھر جب تک پک جاوے یا جل جاوے کھال اُن کے
بدن کی تو ہم اُن کو بدل کرین گے اور کھال پہلی جلی ہوئی کی سوا ہے اِس
واسطے کہ تو چکھین عذاب کو مقرر خدا تعالی زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۞ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں البتہ داخل کریں گے ہم اُن کو باغوں میں جنکی نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہیں گی اُن باغوں میں کبھی نہ نکلیں گی وہاں سے اُن مومنوں کے واسطے اُن باغوں میں عورتیں ہیں پاکیزہ ستھری اور داخل کریں گے ہم اُن کو گہری چھاؤں میں جو سورج کی گرمی ہرگز وہاں نہ پہنچے گی اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۞ بیشک خدا تعالی فرماتا ہے تمکو اے مسلمانو کہ پہنچا دو امانتیں امانت والوں کو یعنی جسکی جو چیز امانت ہے اُسی کو دو اُس میں خیانت نکرو اور جب تم حکم کرو کسی جھگڑے قضیہ میں تو حکم کرو انصاف سے کسی کی طرفداری نکرو خدا تعالی اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے تمکو اسے مانو تم بیشک خدا تعالی سننے والا ہے سب کھلی اور چھپی بات کا اور دیکھنے والا ہے سب ظاہر اور پوشیدہ چیز کا اور کام کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۞ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو حکم مانو اور تابعداری کرو خدا تعالی کی اور تابعداری کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور تابعداری کرو اپنے وقت کے حاکم کی جو تم میں سے ہو اگر جھگڑو کسی بات میں دین کے تو اُس جھگڑے کو رجوع کرو خدا تعالی کی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یعنی کلام اللہ اور حکم رسول کی طرف اگر ہو تم ایمان لانے والے خدا تعالی پر اور قیامت کے دن پر یہ بات بہت اچھی اور بہت بہتر ہے آخر کو ❊

فائدہ حاکم وقت بادشاہ یا صوبہ دار بادشاہ کی طرف سے یا قاضی جو کسی کام پر مقرر ہو بادشاہ یا حاکم کی طرف سے اُن کے حکم کا ماننا بھی ضرور ہے جب تک کہ وہ خلاف حکم خدا تعالی کے اور رسول اللہ کے حکم نکرے اور اگر صریح خلاف خدا تعالی اور رسول کے حکم کرے تو نمانے اور اگر دو مسلمان آپس میں جھگڑتے ہوں ایک نے کہا کہ چلو شرع میں رجوع کریں دوسرا کہنے لگا میں شرع نہیں جانتا یا کہے کہ شرع سے

سمجھے کام نہیں تو مقرر کافر ہوا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے اُن لوگوں کی طرف جو دعوے کرتے تھے کہ ایمان لائے ہیں وہ اُس چیز پر جو اُترا ہے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی قرآن اور جو اُترا ہے پہلے تجھ سے انبیاء پیغمبروں پر جیسے توریت اور انجیل یعنی جو لوگ کہ زبان سے کہتے ہیں کہ ہم قرآن اور سب کتابوں پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے اس کہنے پر چاہتے ہیں کہ فیصلہ لیجاویں شیطان کی طرف اور مقرر ہو چکا ہے حکم قرآن میں اُن کو کہ اُس شیطان کو نہ مانیں اور چاہتا ہے وہ شیطان کہ گمراہ کرے اُن کو اور بہکا کر دور ڈال دے سیدھی راہ اسلام کی سے ❊ **فائدہ** ایک یہودی اور ایک منافق جو ظاہر میں مسلمان تھا ایک معاملہ میں جھگڑنے لگے یہودی نے کہا چل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور منافق نے کہا چل کعب بن اشرف کے پاس جو یہودیوں کا سردار تھا آخر کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت کیا منافق جو جھوٹا تھا باہر نکل کر کہنے لگا کہ چلو حضرت عمر کے پاس جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے سے مدینہ میں جھگڑا فیصل کرتے تھے منافق یہ سمجھ کر حضرت عمر پاس گئے کہ مجھے مسلمان جانکر میری طرفداری کرینگے جب حضرت عمر نے یہ جھگڑا سنا اور یہودی نے کہہ دیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جا چکے ہیں اور وہ مجھے سچا کر چکے ہیں حضرت عمر نے یہ بات تحقیق کر کر اُس منافق کی گردن ماری اور کہا کہ جو کوئی ایسے قاضی کے فیصلہ کو نمانے اُس کی سزا یہی ہے اُس کے وارث حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور جا کر خون کا دعوی کیا اور قسمیں کھانے لگے کہ ہم اسواسطے گئے تھے کہ صلح کروا دیں اُنہوں نے قتل کیا تب یہ آیتیں اُتریں اور حضرت عمر کا لقب فاروق فرمایا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا اور جب اُن منافقوں کو کہئے جھگڑے کے وقت کہ آؤ خدا تعالی کے حکم کی طرف جو اُس نے اُتارا ہے اور اُسکے بھیجے ہوئے کی طرف یعنی جو قرآن میں حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے ہیں اُسے اُنکو تو دیکھے تو اُسوقت منافقوں کو جو اُٹر رہتے ہیں

اور بند ہو رہتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کہ اُن کا جی نہین چاہتا
جو مانین یہ بات فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا پہر کیا ہوا اور کیا کرین جب اُن کو پہنچی مصیبت اُس ایک سے
کی جو کرتے ہین اپنے ہاتھون پہر آوین مصیبت کے وقت تیرے پاس قسمین
کہاتے اللہ کی کہ ہم نچاہتے تھے سوائے بہلائی کے اور موافقت کے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ
اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ۝
وہ لوگ منافق وہ ہین کہ خدا تعالی جانتا ہے جو اُن کے دلون مین ہے بدی نفاق کی
پہر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی بات سے تغافل کر اور نصیحت کر اُن کو اور کہہ
اُن سے اُن کے حق مین بات بڑی اور اُن کے فائدہ کی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اور نہ بہیجا ہمنے کوئی رسول اپنے بندون کی
طرف مگر اسی واسطے کہ اُس کا حکم مانین خدا تعالی کے فرمانے سے اور اگر وہ لوگ
جسوقت کہ برا کیا تہا اپنا آپ اُنہون نے اُسوقت آتے تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پہر بخشواتے خدا تعالی سے اور بخشواتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو تو البتہ
خدا تعالی کو پاتے توبہ قبول کرنیوالا مہربان گناہ معاف کرنیوالا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ
وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ پہر نہین ہے دراصل اُن کا ایمان قسم ہے تیرے
پروردگار کی جو ایمان اُن کا ہوگا مضبوط جب تک کہ تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم منصف جانین گے اُس قضیہ مین جو قضیہ اُٹھے اُن کو آپس مین اور تو حکم
کرے تو پہر نپاوین اپنے جی مین شک اور خفگی تیری انصاف کرنے مین اور قبول
رکھین اور مانین تیرے حکم کو جی کی خوشی سے تب دراصل مومن ہووین
وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ
اور اگر ہم حکم کرتے اُن لوگون پر وہ کہ قتل کرواپنے تئین آپ یا نکل جاؤ اپنا وطن اور
گہر چہوڑ کر تو نکرتے یہ فرمانبرداری مگر تھوڑی اُن مین سے حکم بجالاتے وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا
يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ اور اگر یہ لوگ جو ظاہر مین

ایمان لائے ہیں کرتے جو کچھ کہ اُن کو نصیحت ہوتی ہے تو اُن کے حق میں البتہ اچھا
ہوتا اور زیادہ ثابت ہوتی دین ایمان میں ❊ **فائدہ** یعنی جانوں کا مالک
خدا تعالیٰ ہے اُسکے حکم سے جان تلک دینی کیا چاہیے اگر خدا تعالیٰ ویسا حکم کرتا تو
یہ منافق کب بجا لا سکتے اور یہ حکم نصیحت کی ہے اگر بجا لاویں تو اُن کے حق میں بہت
اچھا ہے جو نفاق سے نکلیں خالص مسلمان ہو جاویں پر سمجھتے نہیں وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ
مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ اور جب کہ یہہ
منافق نصیحت مانتے تو البتہ دیتے ہم اُن کو اپنے پاس سے بڑا ثواب اور مقرر راہ
دکھاتے ہم اُن کو سیدھی بہشت میں پہنچنے کی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ اور جو کوئی حکم مانے خدا تعالیٰ کا اور اُسکے بھیجے ہوئے کا پھر وہ
لوگ ساتھ اُن کے ہیں جن پر نعمت دی ہے خدا تعالیٰ نے پیغمبروں سے اور صدیقوں
اور شہیدوں سے اور نیکبختوں سے اور کیا اچھے لوگ ہیں یہ رفیق بہت اچھی ہے اُن کی
صحبت ❊ **فائدہ** پیغمبر وہ ہیں جن پر فرشتہ پیغام لاتا ہے خدا تعالیٰ کے
پاس سے اور صدیق وہ ہیں کہ جو پیغام خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کو آوے
اُن کے جی میں آپ ہی وہ بات اچھی لگی اور شہید وہ ہیں جنکو پیغمبروں کے حکم پر ایسا
صدق آیا کہ اُس حکم پر جان نثار کرتے ہیں اور نیکبخت وہ ہیں جن کا مزاج نیکی پر
پیدا ہوا ہے اور سوائے اِن کے اور لوگ جو اِن سے محبت رکھتے ہیں اور
اُن کی تابعداری فرمانبرداری کرتے ہیں وہ بھی انہیں کی شمار میں آویں گے
ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ یہ بزرگی اور فضل خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے
اور کفایت کرتا ہے خدا تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ❊ **فائدہ** اب یہاں سے آگے
مذکور لڑائی کا ہے کافروں سے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ
اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو اپنے ہتھیار اور خبردار رہو پھر
باہر نکلو دشمنوں سے لڑنے کو جدے جدے جتھے ہر طرف یا جاؤ سب ملکر اکٹھے
کافروں سے لڑنے کو وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝ اور البتہ تم میں سے ایسا ہے کوئی جو دیر لگاتا ہے اور ڈھیل

کرتا ہے باہر نکلنے میں لڑنے کو پھر اگر پہنچی تمکو اے مسلمانو مصیبت شکست کی تو
کہے وہ ڈھیل کرنے والا کہ مقرر خدا تعالی نے فضل کیا مجھ پر جو میں نہ تھا اُن کے ساتھ
لڑائی میں حاضر وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ
يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ اور اگر پہنچی تمکو اے مسلمانو نیکی
اور فضل خدا تعالی کی طرف سے جیسے فتح اور مال لوٹ کا ہاتھ لگے تمہارے تو البتہ
کہنے لگے وہ ڈھیل کرنے والا گویا کہ نہ تھے تم میں اور اُس میں کچھ دوستی جو اپنے تئیں
انجان کر کے کہے کہ کیا اچھا ہوتا جو میں بھی ہوتا اُن کے ساتھ تو پاتا بڑی مراد جو لوٹ کا
مال ہاتھ آتا میرے ۞ **فائدہ** ایسا شخص منافق ہے جو خدا تعالی کا حکم نہیں
سمجھتا بلکہ نفع دنیا کا ڈھونڈھتا ہے اگر لوگوں کو اس کام میں کچھ دکھ پہنچے تو الگ رہ کر
خوش ہوتا ہے اور اگر مسلمانوں کو نفع پہنچے تو افسوس کھاتا ہے اور دشمنوں کی طرح
حسد کرتا ہے فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ
وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا پھر چاہیے کہ لڑیں
خدا تعالی کی راہ میں وہ لوگ جو بیچتے ہیں دنیا کی زندگانی کو واسطے آخرت کے اور
جو کوئی خدا تعالی کی راہ میں پھر مارا جاوے یا فتح کرے دونوں طرح البتہ دیویں ہم
اُسکو بڑا ثواب آخرت میں جو بیان میں نہ آسکے وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ
هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا اور کیا ہے تمکو
کہ نہ لڑو خدا تعالی کی راہ میں اور واسطے اُن بیچاروں کے جو گرفتار ہیں مکے میں
کافروں کے ہاتھ میں مرد اور عورتیں اور لڑکے جو کہتے ہیں یعنی دعا مانگتے ہیں کہ اے
پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس شہر مکے سے جو ظالم ہیں یہاں کے رہنے والے
اور بنا ہمارے واسطے پاس اپنے سے کوئی حمایتی اور بنا ہمارے واسطے اپنے
پاس سے کوئی مددگار جو حمایت کرے ہماری ۞
فائدہ بہت لوگ مسلمان غریب مکے میں ایسے تھے جو مدینہ میں نہ آسکتے
تھے اور نہ سکتے واسطے ڈر کے اُن کے کافر ستاتے تھے جو پھر کافر ہو جاویں
سو خدا تعالی نے فرمایا کہ دو واسطے تمکو کافروں سے لڑنا ضرور ہے ایک تو یہ کہ

دین برحق خدا تعالی کا بلند ہووے اور دوسرے وہ کہ مظلوم مسلمان جو کے
مین کافرون کے بس مین گرفتار ہین وہ اس بلا سے چھوٹین اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۞ جو لوگ ایمان
لائے ہین سو لڑتے ہین کافرون سے خدا تعالی کی راہ مین اور جو لوگ کہ کافر ہین
سو لڑتے ہین مسلمانون سے شریرون اور مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم اے
مسلمانون شیطان کی دوستون اور حمایتون سے مقرر مکر فریب شیطان کا سست ہے
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
اے کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کی طرف جنکو حکم ہوا تھا
کہ اپنے ہاتھ تھام رکھو لڑائی سے اور قائم رکھو نماز کو یعنی وقت پر پڑھا کرو اور
اور دیتے رہو مال زکوٰۃ کا محتاجون کو ٭ **فائدہ** کے مین کافر مسلمانون کو
بہت ستاتے تھے اور ظلم کرتے تھے مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت مین آنکر حال ظاہر کرتے اور رخصت مانگتے کہ اگر فرماؤ تو ہم بھی ان سے بدلہ
ظلم کا لیوین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ صبر کرو ابھی مجھے حکم لڑائی کا نہین ہے
فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ
خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ پھر جب مدینہ
مین آنکر حکم ہوا مسلمانون پر کافرون سے لڑنے کو تب ایک جماعت مسلمانون سے
ایسی ڈرنے لگی کافرون کی لڑائی سے جیسے کہ ڈرا چاہیے خدا تعالی سے بلکہ زیادہ اس سے
بھی ڈرنے لگی اور کہنے لگی کہ اے پروردگار ہمارے کس واسطے حکم کیا ہم پر لڑائی کا
کیون نہ چھوڑا ہمین امن سے موت تلک جو نزدیک ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا
قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ فائدہ اور مزا دنیا کا تھوڑا سا ہے اور آخرت بہت اچھی ہے اُسکے
واسطے جو پرہیز کرتے شرک سے اور بڑے گناہون سے اور یقین جانے کہ ہماری
محنت اور کوشش کا ثواب ضائع نہ ہوگا ایک تاگے برابر بھی اور کہو اُن کو یعنی سمجھاؤ کہ اَيْنَ مَا
تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ جس جگہ تم ہوگے شہر مین

آ پاڑے گی تمکو موت اگرچہ ہوگے تم مضبوط قلعون مین یا برجون مین یعنی کیسے ہی مضبوط مکان مین اور امن کی جگہہ مین رہو موت تمہین کسی طرح چھوڑے گی وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ اور اگر پہونچے ان لوگون کو کچھ بھلائی جیسے فتح یا لوٹ کا مال تو کہین یہ خدا تعالی کی طرف سے ہے اور اگر پہنچے ان لوگون کو برائی جیسے شکست یا زخم یا نقصان تو کہین یہہ بات تیری طرف سے ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تیری تدبیر اگر درست ہوتی تو یہہ بدی نہ پہنچتی بے تدبیری سے تیری یہ بدی پہنچی ہمکو قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سب نیکی اور بدی اور فتح اور شکست خدا تعالی کی طرف سے ہے پہر کیا حال ہے ان لوگون کا جو عقل کے پاس نہین تو سمجھین بات ٭

فائدہ یہ ذکر منافقون کا ہے کہ اگر تدبیر لڑائی کی درست آئی اور فتح ہوئی اور لوٹ کا مال ہاتھ آیا تو کہتے ہین کہ خدا تعالی کی طرف سے ہے یعنی اتفاقاً بات بن آئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدبیر کے قائل نہوتے اور اگر بگڑ جاتے تو الزام رکھتے تدبیر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ سب خدا تعالی کی طرف سے ہے یعنی وہ تدبیر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدا تعالی کا الہام ہے غلط نہین اور بگڑی کو بگڑا نہ سمجھو یہ خدا تعالی تمکو سدہاتا ہے اور آزماتا ہے تمہاری تقصیر پر اس طرح کہ مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا جو پہنچے تجکو اے بندے کسی طرح کی بھلائی تو سمجھ کہ یہ خدا تعالی کے فضل سے ہے اور جو کچھ پہنچے تجکو کسی طرح کی برائی سے تو جان اپنے نفس کی طرف سے ہے اور بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگونکو واسطے پیغام پہنچانے کو اور خدا تعالی کفایت کرتا ہے گواہ تیرے پیغمبری پر ٭

فائدہ بندے کو چاہیئے کہ نیکی خدا تعالی کے فضل سے سمجھے اور سختی تکلیف کی اپنی تقصیر سے جانے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام نہ رکھے اور سب طرح کی تقصیر ون سے خدا تعالی واقف ہے اور وہی اس کا بدلہ دیتا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ جس نے حکم مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

حکم مانا خدا تعالی کا اور جو کوئی پھرا حکم ماننے سے پھر نہیں بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں پر نگہبان جو ان کو گناہ نکرنے دیوے تو تیرا کام پیغام پہنچانا ہی ہے جو کوئی حکم مانے گا اس کا بھلا ہے اور جو نمانے اسے عذاب ہوگا اور بعضے لوگ یعنی منافق ایسے ہیں جو وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ اور کہتے ہیں روبرو تیرے کہ قبول کیا حکم تیرا پھر جب باہر گئے تیرے پاس سے تو آپس میں رات کو کہتے ہیں بعضے ان میں سے سوائے اس بات کے جو تیرے پاس کہی تہی اور خدا تعالی لکہتا ہے جو وہ تدبیر کرتے ہیں رات کو فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا پہر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تغافل کر ان سے اور بہروسا کر خدا تعالی پر سب اپنے کام اسے سونپ دے اور بس ہے خدا تعالی کام بنانے والا أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝ کیا فکر نہیں کرتے غور سے قرآن کے معنوں میں اور اگر یہ ہوتا اور کا بنایا ہوا سوائے خدا تعالی کے تو البتہ پاتے اس میں تفاوت بہت سا خواہی معنوں خواہی لفظوں میں وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ط اور جب آتا ہے کوئی کام یا کوئی خبر امن کی جیسے قصد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صلح کے واسطے یا خبر فتح لشکر اسلام کی یا خبر ڈر کی جیسے کہیں جمع ہونا دشمنوں کا یا کام بگڑ جانا کسی فوج مسلمان کا تو ایسی خبریں مشہور کر دیتے ہیں بغیر تحقیق کے وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ اور اگر پہنچا دیتے اس خبر کو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور طرف اپنے حاکم سردار کے تو البتہ تحقیق کرتے اس خبر کو وہ لوگ جو تحقیق کرنیوالے ہیں ان میں سے وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ اور اگر نہوتا فضل اور رحمت خدا تعالی کی تم پر اے مسلمانو اور بخشش اس کی ہوتی جو تم پر اس کا بہیجا ہوا اشتہار سب جہان میں ہے تو البتہ تم تابعداری کرتے شیطان کی مگر تہوڑے سے بچ رہتے شیطان کی تابعداری سے ❊

فائدہ یعنی اگر کہیں سے کچھ خبر آوے تو چاہیئے کہ اول پہنچا دیں سردار حاکم کو اور اس کے نائبوں کو جب وہ اس خبر کو تحقیق کر لیویں اور اس پر تدبیر کام کی مقرر

کرچلیں تب آپ اُس پر عمل کرے ❊ **فائدہ** یعنی بات جو اپنی عقل سے
کچھ دریافت ہو تو اُسے مشہور نکیجے جب تک تحقیق نہ ہووے باتیں مشہور ہوتی ہیں جو
دراصل بڑا جھوٹھ ہوتا ہے فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا پھر تو اے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی کر خدا تعالی کی راہ میں کافروں سے تو ذمہ وار نہیں مگر
اپنی جان سے اور تاکید کر مسلمانوں کو جو لڑیں مشرکوں سے تو شاید جو خدا تعالی بچا رکھے
مسلمانوں کو لڑائی سے کافروں کی اور خدا تعالی سخت زیادہ لڑائی کرنے والا ہے
اور بہت سخت عذاب اور سزا دینے والا ہے ❊

فائدہ یعنی اگر کافروں کی لڑائی سے سست مسلمان ڈرتے ہیں تو خدا تعالی سے
لڑسکیں گے یعنی اگر حکم خدا تعالی کا نہ مانیں گے تو اُن پر غصہ خدا تعالی کا ہوگا تو پھر
خدا تعالی کے غصہ سے کافروں سے لڑنا اور مارنا اور مارا جانا آسان ہے ❊
مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ
مِنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا جو کوئی سفارش کرے سفارش کرنی نیک
کسی کے حق میں تو ہووے گا شفاعت کرنے والے کو حصہ اُس نیکی میں سے اور جو
کوئی سفارش کرے سفارش کرنی بری کسی کے حق میں تو ہووے گا اُسے بھی حصہ
اُس بدی میں سے اور ہے خدا تعالی سب چیز پر قدرت رکھنے والا اور سب چیز کا
حصہ بانٹنے والا ❊ **فائدہ** اگر کوئی محتاج کو دولتمند سے کچھ دلوا دے تو اُس
خیرات کے ثواب میں دلوانے والا بھی شریک ہے اور کوئی کافر بدکار کو حرام زادے
شریر کو چھڑا دے پھر وہ بدی کرے تو یہ چھڑانے والا بھی اُس فساد میں شریک ہے
وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا
اور جب کوئی دعا دیوے تو تم بھی اُسے دعا دو اُس سے بہتر یا وہی اُلٹ کر تو بیشک
خدا تعالی سب چیز کا حساب کرنیوالا ہے **فائدہ** یعنی اگر کوئی کہے السلام علیکم
تو واجب ہے اُس کا جواب دینا اگر برابر چاہے تو وعلیکم السلام کہے اور جو ثواب زیادہ
چاہے تو ورحمۃ اللہ بھی کہے اور اگر اُس نے یوں کہا تو آپ کہے وبرکاتہ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا خدا تعالی ہے

بیشک جو نہیں اس کے سوائے کوئی خدا تعالی کے لائق جو اُس کی بندگی کیجئے مگر وہی ایک خدا تعالی وحدہ لاشریک ہے البتہ مقرر اکٹھا کرے گا تم سب کو قیامت کے دن کو اُن میں سے اُٹھا کر کچھہ شک اور شبہہ نہیں اس میں ہرگز اور کون شخص زیادہ سچا ہے بات کہنے میں اور وعدہ کرنے میں یعنی یہ وعدہ قیامت کے آنے کا اور سب باتیں جو خدا تعالی نے فرمائیں ہیں سب سچ ہیں ✣

فائدہ کہتے ہیں کہ ایک قوم مکے سے نکل کر مدینہ کو آنے لگے رستہ میں پچتا کر پھر گئی اور مدینہ میں اپنے اسلام لانے کی خبر بھجوا دے پھر مدینہ میں مسلمانوں کو اس خبر سے تردد پیدا ہوا بعضوں نے کہا کہ وہ مسلمان ہوئے اور بعضوں نے اُن کا اسلام لانا جھوٹھ جانا اور کہا کہ اگر وہ اسلام لا کر آتے تھے تو پھر راہ میں سے کیوں پھر گئے اس مقدمہ میں خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْاؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا پھر کیا ہوا تمھیں اے مسلمانو جو منافقون کے واسطے دو فرقہ ہوئے تم اور خدا تعالی نے اُن کو الٹ دیا اُن کے کاموں پر جو کئے اُنہوں نے اے کیا چاہتے ہو تم اے مسلمانو جو دین اسلام کی راہ پر لاؤ اُن کو جنکو گمراہ کرے خدا تعالی اور جسکو گمراہ کرے خدا تعالی پھر نہ پاوے تو اُس کے واسطے کوئی راہ سیدھی ✣

فائدہ یہان منافق اُن لوگون کو فرمایا خدا تعالی نے جو ظاہر میں ہی ایمان لائے تھے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت ظاہر کی اور ملاپ رکھتے تھے اس سے غرض وہ تھی کہ اگر اُن کی فوج ہماری قوم پر جاوے تو لوٹ سے اور مار سے جانے سے بچ رہیں جب مسلمانون نے یہ معلوم کیا کہ ان کا اخلاص اس غرض کا ہے دل کی محبت سے نہیں تو بعضے مسلمان کہنے لگے جو ان سے ملنا ترک کیجئے جو ایک طرف ہو جاویں اور بعضون نے کہا ان سے ملے جایئے شاید ایمان لاویں سو خدا تعالی نے فرمایا کہ ہدایت اور گمراہی خدا تعالی کے اختیار میں ہی تمھیں اس کا فکر کیا ہے بلکہ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِؕ چاہتے ہیں وہ کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہیں تو پھر تم سب برابر ہو جاؤ گمراہی میں پھر مت پکڑو تم اے مسلمانو کسی کو اُن میں سے

دوست اور کسی کافر سے اخلاص نکرو جب تک وہ اپنا وطن چھوڑکر نہ آوین خدا تعالی
کی راہ مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ
وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا پھر اگر نمانین یعنی ایمان نلاوین اور وطن نہ چھوڑین تو پکڑو انہین قید کرو
اور قتل کرو اُن کو جہان پاؤ اُن کو اور نہ ٹھیراؤ اُن مین سے کسی کو دوستدار رفیق اور
مددگار اپنا اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰی قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ
اَنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ یُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ مگر وہ لوگ جو مل رہے ہین ایک قوم
جو اُس قوم مین اور تم مین عہد ہے یا آئے ہین تم پاس جو دق ہوگئے ہین دل اُن کے
تمہاری لڑائی سے یا اپنی قوم کی لڑائی سے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَیْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ
فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَیْهِمْ سَبِیْلًا
اور اگر چاہتا خدا تعالی تو البتہ زور دیتا اُن کو تم پر اے مسلمانو پھر تم سے لڑتے وہ پھر
کنارہ پکڑین تم سے جو پھر نہ لڑین تم سے اور ڈالین تمہاری طرف صلح اور امان مانگین تم سے
پھر نہین دی خدا تعالی نے تمکو اُن پر راہ قتل کرنے کی اور لوٹ لینے کی ✽
فائدہ یعنی اس ظاہر کے ملنے سے اُن کو لڑائی مین نہ بچاؤ مگر دو طرح سے ایک تو
یہ کہ جن لوگون سے تمہاری صلح ہے اُن سے اُن کو عہد ہے اور قسم ہے تو وہ بھی
صلح مین داخل ہین اور دوسری طرح یہ کہ جو لوگ لڑائی سے تھک کر تمہارے آپ صلح
کرین اس بات پر کہ نہ اپنی قوم کی طرف ہو کر تم سے لڑین اور نہ تمہارے ساتھ ہو کر
اپنی قوم سے لڑین پھر اس عہد پر قائم رہین تو یہ خدا تعالی کا احسان جانو کہ تمہاری
لڑائی سے بند ہوئے سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَیَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا
رُدُّوْٓا اِلَی الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِیْهَا اب تم دیکھوگے کہ ایک قوم آویگی مدینہ مین مسلمان
ہونے کو جو چاہتے ہین کہ امن مین رہین تم سے پھر جب قوم مین جاوین تو کافر ہون
اس واسطے کہ امن مین رہین اپنی قوم سے ✽ فائدہ جس وقت بلاوین اُن کو طرف
فساد کے تو پھر جاوین اس ہنگامہ مین فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْكُمْ وَیُلْقُوْٓا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ وَیَكُفُّوْٓا
اَیْدِیَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَیْهِمْ
سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا پھر اگر تمہاری لڑائی سے کنارہ نکرین اور صلح اختیار نکرین اور اپنے ہاتھ
نہ تھامین تمہاری لڑائی سے تو پھر اُن کو پکڑو اور مار ڈالو جہان پاؤ اور وہ لوگ ع

جو دیا ہم نے تم کو اُن پر سند اور دلیل صریحا * **فائدہ** یعنی جو لوگ تم سے
قول کر جاویں کہ تم سے نہ لڑیں اپنی قوم کے ہمراہ ہو کر اور نہ لڑیں اپنی قوم سے لڑیں تمہارے
رفیق ہو کر پھر جب اپنی قوم کا غلبہ دیکھتے ہیں اور اُن کے رفیق ہو جاتے ہیں تو تم بھی اُن کے
قتل کرنے میں قصور نہ کرو تمہارے ہاتھ سند کی ہے یہ کہ وہ اپنے قول پر قائم نہ رہے
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ۚ اور نہیں چاہیے مسلمان کو کہ مار ڈالے مسلمان کو
مگر چوک کر انجانی سے اور جو کوئی مسلمان کو مار ڈالے انجانی سے پھر لازم ہوا اُس پر آزاد کرنا
ایک بردہ مسلمان اور خون بہا پہنچانا اُس کے وارثوں کو مگر وہ کہ وارث اُس کے
خون بہا خیرات کر دیں یعنی بخش دیں تو خیر فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ پھر اگر وہ مارا گیا ہوا تھا ایک قوم سے جو وہ قوم تمہاری دشمن ہے
یعنی کافر ہیں اور آپ وہ مقتول مسلمان تھا تو لازم ہے مارنے والے پر آزاد کرنا ایک
بردہ مسلمان اور خون بہا اُس کے وارثوں کو نہ دے جو مسلمان اور کافر ہیں وراثت نہیں
وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ
اور اگر مارا گیا ہوا تھا ایک قوم سے جو اُس قوم میں اور تم میں عہد اور قول ہے
تو لازم ہے مار ڈالنے والے پر خون بہا پہنچانا اُس کے وارثوں کی طرف اور
آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ ۗ
وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا پھر جو کوئی نہ پاوے یعنی آپ سے پیدا نہ ہووے جو بردہ مسلمان خرید کے
اور آزاد کرے تو وہ دو مہینے لگے ہوئے روزے رکھے یعنی دو مہینے میں ایک
روزہ بھی نہ توڑے یہ حکم خدا تعالیٰ کا ہے بخشوانا ہے خدا تعالیٰ سے اپنی خطا کا اور
خدا تعالیٰ ہی سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا *
فائدہ انجانی اور چوک کئی طرح سے ہے یہاں وہ مذکور ہے جو مسلمان کافروں میں
ہو اور اس نے نہ سمجھا کہ وہ مسلمان ہے اور قابو میں آیا تو اسے مار ڈالا ہر طرح خطا کی
پھر مار ڈالنے والے پر دو چیز لازم ہیں ایک تو آزاد کرنا مسلمان بردہ اور اگر مقدور
نہ ہو تو دو مہینے کے ملے ہوئے روزے رکھنے اُس خطا کا کفارہ ہے خدا تعالیٰ کی
جناب میں دوسرے خون بہا دینا اُس کے وارثوں کو جو اُن کا حق ہے اور اگر مارے گئے

ہوا کے سگے وارث خیرات کر کے چھوڑ دیوین تو چھٹا رہین سو اگر اسکے وارث مسلمان ہین یا کافر ہین لیکن صلح رکھتے ہین تو ادا کرنی واجب ہے اور اگر کافر ہین اور دشمن ہین واجب نہین خون بہا مذہب حنفی مین مسلمان کے دو ہزار سات سو چالیس روپیے تخمیناً دینے لازم ہین قاتل کی برادری کو تین برس مین کئی بار کر کے ادا کرین وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو قصد کر کے اور جان بوجھ کے تو پھر سزا اُس کی دوزخ ہے ہمیشہ پڑا رہے گا وہ اُسی مین اور غضب خدا تعالی کا ہوا اُسپر اور دور ہوا وہ رحمت سے خدا تعالی کی اور تیار ہوا اُسکے واسطے عذاب بڑا ۞

فائدہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مسلمان اگر مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے وہ مقرر دوزخی ہوا اُس کی توبہ قبول نہین لیکن اور علما کہتے ہین کہ سزا تو اُس کی یہی ہے جو ابن عباس سے روایت ہے آگے خدا تعالی مالک ہے پر اگر وہ اسکے بدلے مارا جاوے تو سب کے قول مین وہ پاک ہوا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب کہ مسافری کرو تم خدا تعالی کی راہ مین یعنی کافرون سے لڑنے کو پھر خوب تحقیق کرو اور مت کہو اُس شخص کو جو بھیجے تمہاری طرف سلام علیک کہ تو مسلمان نہین یعنی جو کوئی سلام علیک کہے اُسے مسلمان جانو جو یہ لفظ اول نشانی ہے اسلام کی تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ط كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا چاہتے ہو تم مال دنیا کی زندگانی کا یعنی لوٹنے کی تلاش ہے تمہین پھر خدا تعالی کے پاس ہین بہت غنیمتین ایسے ہی تھے تم پہلے اِس سے پھر خدا تعالی نے تم پر فضل کیا جو تم مضبوط ہوئے دین مین پھر تحقیق اور دریافت کرو بیشک خدا تعالی تمہارے کامون سے جو کرتے ہو خبردار ہے کچھ اُسسے تمہارے دلون کا بھید چھپا نہین ہے ۞

فائدہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک فوج کو ایک قوم پر بھیجا اُس قوم مین ایک مسلمان تھا اُس نے اپنا مال اسباب اور مواشی اُن مین سے نکال کر علیحدہ کھڑا ہو رہا اور مسلمانون کو دیکھ کر سلام علیک کہا اُن مسلمانون نے سمجھا کہ اسوقت

غرض کہ سبب اپنے تئین مسلمان جتاتا ہے اُسکو مار ڈالا اور سب مال اور مواشی آسکے لوٹ لئے تب یہ آیت اُتری اور حکم ہوا کہ تم بہی پہلے اسلام سے ایسے ہی تہے جو دُنیا کی غرض سے ناحق خون کرتے تھے پر اب مسلمان ہوکر ایسا کام نکیا چاہیئے یا پہلے ایسے ہی تھے یعنی تم بہی کافرون کے شہر مین رہتے تھے کچہ حکومت نرکھتے تہے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ برابر نہین بیٹہہ رہنے والے مسلمان تندرست اور خدا تعالیٰ کی راہ مین لڑنے والے کافرون سے اپنی جان اور مال سے یعنی لنگڑے لُنجے اندہے اور بیمار نہون اور لڑنے کو نہ نکلین اپنے گہرون سے اور وہ لوگ جو کافرونسے خدا کی راہ مین لڑین اور اپنا مال بہی خرچین اور مارے بہی جاوین وہ دونون برابر نہین فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً بڑائی دی ہے خدا تعالیٰ نے کافرون سے لڑنے والون کو جو ساتھ مال اپنے اور جان اپنی کی دریغ نہین کرتے اُن پر جو بیٹہہ رہے ہین گہرون مین اپنے درجے مین یعنے کافرون سے لڑنے مین خدا کے واسطے اپنی جان اور مال نثار کرتے ہین اُن کے بڑے درجے ہین اُن سے جو بیٹہہ رہتے ہین اپنے گہرون مین وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا اور سب کو جو لڑنے جاتے ہین اور جو بیٹہہ رہتے ہین اِن سب مومنون کو وعدہ دیا خدا تعالےٰ نے نیک اور اچہا جو بہشت ہے اور بڑائی دی خدا تعالیٰ نے لڑنیوالونکو اوپر بیٹہنے والون کے بڑا ثواب جو ہین آگے دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا درجے ہین بلند خدا تعالیٰ کے فضل سے اور بخشش ہے اور مہربانی ہے اور ہے خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ❖ **فائدہ** بدن کے نقصان والے یعنی اپاہج لوگون پر جہاد کا حکم معاف ہے اور سوائے اِن کے سب مسلمانون سے لڑنے والون کا بڑا درجہ ہے بیٹہہ رہنے والون پر اگرچہ لڑائی مین نجانے والے بہی بہشت مین جاوین گے اِس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہین یعنی بعضے مسلمان جہاد کرتے رہین تو جہاد نکرنیوالے معاف ہین اور جو سب موقوف کرین تو سب گنہگار ہین ❖ **شان نزول** کہتے ہین کہ کئی شخص چہپے ہوئے مسلمان

سکے میں تھے اور ظاہر میں کافروں کے ساتھ ہو کر لڑنے آئے اور مارے بھی جاتے تھے اُن کے حق میں یہ آیت اُتری کہ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا بیشک وہ لوگ جنکی جان نکال لیتے ہیں فرشتے اُس حال میں جو اپنا بُرا کر رہے ہیں کہتے ہیں اُن سے فرشتے کہ تم کس بات میں تھے دین کے کام سے جو کونسے فرقہ میں تھے مومنوں یا مشرکوں سے کہا اُنہوں نے فرشتوں کو کہ ہم لاچار تھے اِس ملک میں کافروں کے کہا پھر فرشتوں نے اُن کو کہ کیا نہ تھی زمین خدا تعالی کی کشادہ جو نکل جاتے تم وطن چھوڑ کر اُس میں جیسے اور لوگ نکلکر حبش اور مدینہ میں گئے پھر وہ لوگ جنہوں نے وطن نچھوڑا خدا کی راہ میں اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بہت بُری جگہ ہے دوزخ پھر جا رہنے کو اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا مگر وہ لوگ جو در اصل لاچار ہیں مرد اور عورتیں اور لڑکے جو کر نہیں سکتے تلاش وطن سے نکلنے کی اور نہیں پہچانتے راہ کسی شہر کی فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا پھر وہ لوگ لاچار امیدوار ہیں جو شاید کہ خدا تعالی معاف کرے اور بخشے اُن سے اور ہے خدا تعالی معاف کرنے والا بخشنے والا ❊ **فائدہ** یہ آیت اُن کے حق میں ہے جو کافروں کے شہر میں ویسے مسلمان ہیں اور اُن کے ظلم سے ظاہر نہیں ہو سکتے پھر اگر اپنی روزی آپ پیدا کر سکتے ہیں اور سفر کی تدبیر سے واقف ہیں تو اُن کا عذر قبول نہیں چاہیئے کہ اور شہر میں جا رہیں ملک خدا تعالی کا کشادہ ہے اگر وہاں سے نہ نکلیں اور اُسی طرح مریں تو اُن پر عذاب ہوگا اور اگر لاچار ہیں اور پرائے بس میں ہیں تو اُنہیں اُمید ہے جو خدا تعالی بخش دے اِس سے معلوم ہوا کہ جس ملک میں مسلمان کہلا نہ رہ سکے وہاں سے نکلنا فرض ہے وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً اور جو کوئی نکلے وطن چھوڑ کر خدا تعالی کی راہ میں پاوے ملک میں وہ مکان بہت آرام کا اور ملے روزی کشادہ اُسے وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ

فقد وقع اجرہ علی اللہ وکان اللہ غفورا رحیما ۝ اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن
چھوڑ کر طرف خدا تعالی کے اور رسول اسکے کے پھر آ پکڑے اسے موت راہ میں
پھر مقرر ثابت ہو چکا اسکا ثواب خدا تعالی پر اور ہے خدا تعالی بخشنے والا مہربان
ہجرت کرنے والوں پر ۔ **فائدہ** یعنی کافروں کا ملک چھوڑنے میں
ونہی کا ڈر نکریں جو بہت جگہ ہے روزی مل رہتی ہے کشائش سے اور یہ بھی
خطرہ نکرے کہ شاید راہ میں مارا جاوے سو اس میں بھی ثواب پورا ہے اور
موت وقت مقرر سے پہلے نہیں آتی واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم
جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا ان الکافرین
کانوا لکم عدوا مبینا ۝ اور جب سفر کرو تم ملک میں
تو تم پر گناہ نہیں جو کچھ کم کرو نماز میں سے اگر تم ڈرتے ہو اس سے کہ ستاویں تمکو
یا مار ڈالیں وہ لوگ جو کافر ہیں سو مقرر کافر ہے تمہارے دشمن ہیں صریحا ۔
فائدہ سفر جو تین منزل کا ہو اس میں سے چار رکعت فرض میں سے دو ہی
رکعت پڑھنی چاہیے اور کافروں کے ستانے کا ڈر اسوقت تھا جب یہ حکم ہوا
اور دو رکعت چار میں سے معاف ہوئیں پھر اب ہمیشہ سفر میں چار رکعت
فرض نہ پڑھے جو خدا تعالی کی بخشش سے بے پرواہی ہوتی ہے اور سنت کا
تقید سفر میں نہیں واذا کنت فیہم فاقمت لہم الصلوۃ فلتقم طائفۃ منہم
معک ولیاخذوا اسلحتہم اور جب کہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے
ان مسلمانوں میں وقت خوف دشمنوں کے تو پھر کھڑا کرے تو ان کو نماز میں تو چاہیے
ان مسلمانوں کی دو جماعتیں کر جو ایک جماعت ان کی کھڑی ہو تیرے ساتھ
نماز پڑھنے کو اور چاہیے لے لیویں اپنے ساتھ اپنے ہتھیاروں کو نماز میں
اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہیں فاذا سجدوا فلیکونوا من ورائکم
ولتات طائفۃ اخری لم یصلوا فلیصلوا معک ولیاخذوا حذرہم واسلحتہم پھر جب سجدہ
کر چکیں نماز پڑھنے والے تیرے ساتھ کے پھر چاہیے کہ ہٹ جاویں تیرے
پاس سے مقابلہ دشمن کے ہوویں پھر آویں جماعت دوسری جس نے نماز
نہ پڑھی تھی پھر پڑھیں نماز تیرے ساتھ اور اپنے ساتھ لے لیویں اپنا بچاؤ جیسے

سپر زرہ خود اور ہتھیار جیسے تلوار تیر کمان نیزہ اپنے پاس رکھیں تا زمین
کسواسطے کہ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ
مَيْلَةً وَاحِدَةً چاہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کسی طرح تم اے مسلمانو بیخبر ہو
اپنے ہتھیاروں سے اور اپنے اسباب سے تو حملہ کریں تم پر یکبارگی سب
جمع ہوکر اور لوٹ لیجاویں وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ
مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا اور گناہ نہیں
تم پر اے مسلمانو اگر تمکو تکلیف ہو مینہ سے یا تمکو بیماری سے طاقت نہو ہتھیار
اٹھانے کی تو کچھ گناہ نہیں کہ اتار رکھو ہتھیار اپنے جیسے تلوار تیر کمان نیزہ اور ساتھ
لے لو اپنا بچاؤ جیسے سپر زرہ خود بیشک خدا تعالی نے تیار کر رکھا ہے
کافروں کے واسطے عذاب خوار اور رسوا کرنے والا

فائدہ (۱۱) اس طرح سے خوف کے وقت نماز فرمائی ہے جو مقابلہ ہو دشمن کی
فوج کا تو اپنی فوج کے دو حصے ہوجاویں پہر جماعت آدھی نماز میں امام کے
ساتھ ہوں اور آدہی جلدی پہرین ایسے وقت نماز میں آمدورفت معاف ہے
اور تلوار تیر کمان زرہ سپر ساتھ رکھنا بھی معاف ہے اور اسقدر بھی
فرصت نہو تو جماعت موقوف کرکے ایک ایک پڑھ لیویں پیادے خواہ سوار
اشارت سے اگر یہ بھی میسر نہو تو قضا کریں فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا
وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
كِتَابًا مَوْقُوتًا ۝ پہر جب تم نماز پڑھ چکو تو پہر یاد کرو خدا تعالی کو کھڑے ہوئے
اور بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے کروٹ سے پہر جب خاطر جمع ہو اور ڈر جاوے
تو پہر نماز پڑہو درست موافق قاعدے شرطوں کے بیشک جو نماز ہے او پر
مومنوں کے فرض کی ہوئی وقتوں پر

فائدہ یعنی خوف کے وقت اگر نماز میں کوتاہی ہوئی ہو بعد نماز کے ہر طرح
سے خدا تعالی کو یاد کرے ہر حال میں ہر وقت یہ نماز نہیں قید ہے جو وقت ہی
پڑہا چاہیے اور یاد خدا تعالی کی ہر صورت میں درست ہے وَلَا تَهِنُوا فِي
ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ

وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور سستی اور کاہلی نکرو پیچھا کرنے میں
کافرون کی اگر تم ہو دکھ پاے ہوئے اُن کی لڑائی سے اور زخمی پھر وہ بھی مقرر زخمی
اور دکھ پاے ہوئے ہین جیسے کہ تم تھکے اور دکھ پاے ہوئے ہو اور تم اُمید
رکھتے ہو خدا تعالی سے جو وہ اُمید نہین رکھتے کافر اور خدا تعالی ہی سب کچھ
جاننے والا مضبوط کام کرنے والا +

فائدہ کہتے ہین کہ ایک سست مسلمان نے رات کو دوسرے مسلمان کے
گھر کو نقب دیکر چوری کی ایک چمڑے کی تھیلی مین آٹا تھا اُس مین زرہ تھے
وہ سب چرا لے گیا اتفاقاً اُس تھیلی مین سوراخ تھا راہ مین آٹا گرتا گیا اُسکے
گھر تلک اُسکا ایک یہودی آشنا تھا اُسکے گھر لیجا کر زرہ اور تھیلا امانت رکھا
وہان بھی آٹا گرتا گیا صبح کو مالک نے زرہ کے آٹے کی کھوج پر اُس چور کے
گھر جاکر زرہ مانگے اور جھاڑہ لیا اُس نے قسم کھائی کہ مین واقف نہین مالک زرہ کا
آٹے کی کھوج پر یہودی کے گھر جاکر اُسے پکڑا یہودی نے کہا کہ فلانا شخص
کل رات زرہ اور تھیلہ امانت رکھ گیا ہے اور ہمسایون نے گواہی دی
مالک زرہ کا یہ قصہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور لایا چور کی قوم نے
آپس مین غیرت سے مقرر کیا کہ اس پر چوری ثابت نہو یہودی سے جھگڑنے
لگے اور اُسی کو چور ٹھیرایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی خاطر مبارک
مین گذرا کہ مسلمان جھوٹی قسم نکھاتا ہوگا یہودی ہی سے خطا ہوئی ہوگی اور
چاہا کہ یہودی پر غصہ فرماوین ایسے مقدمہ مین یہ کئی آیتین اُتری اور یہ
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی کہ یہ جو مسلمان قسم کھاتا ہے یہی چور ہے
یہودی اس بات مین سچا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ
النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا بیشک ہمنے اُتاری تیری طرف
اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب یعنی قرآن سچ اس واسطے کہ تو حکم کرے
لوگون مین جو سجھاوے تجھکو خدا تعالی اور مت ہو تو دغا بازون کے واسطے
جھگڑنے والا وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور بخشوا خدا تعالی سے
اُن بدنیتون کو جو یہودی پر تہمت رکھتے تھے بیشک خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے

توبہ کرنے والوں پر وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ
كَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا اور مت جھگڑا سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف ہوکر
جو اپنے جی میں دغا رکھتے ہیں بیشک خدا تعالی دوست نہیں رکھتا اسکو جو کوئی
ہووے دغاباز خیانت کرنیوالا بدکار یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ
وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا چھپاتے ہیں
لوگوں سے اپنا عیب شرم سے اور نہیں چھپاتے ہیں یعنی نہیں شرماتے خدا تعالی
سے اور خدا تعالی ہر دم ان کے ساتھ ہی اس سے چھپا نہیں رہتا جب کہ رات کو
مشورت کرتے ہیں اس بات کا جس سے راضی نہیں خدا تعالی جو جھوٹی
قسم کھا کر یہودی کو چوری لگا دیں اور ہے خدا تعالی اس چیز کو جو یہ لوگ
کرتے ہیں گھیرنے والا هٰاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰهَ
عَنْهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَمْ مَّنْ یَّكُوْنُ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا تم اسے چور کی قوم جو جاہلیت
کی غیرت سے جھگڑتے ہو چور کی طرف سے تو چوری اسے نہ لگے زندگانی
میں دنیا کی پھر کون ہے جو جھگڑے گا خدا تعالی سے قیامت کے دن جو چوری
کے عیب سے پاک ہو یا کون ہے ان پر نگہبان کہ ان پر عذاب نہو آخرت میں
وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا
اور جو کوئی کرے برائی جو اس سے کسی کو دکھ پہنچے یا کرے ستم اپنے اوپر پھر بخشواوے
خدا تعالی سے ان گناہوں کو تو پاوے خدا تعالی کو بخشنے والا مہربان وَمَنْ
یَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا یَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا اور جو کوئی کرے گناہ
اور چاہے کہ کسی پر تہمت دھرے پھر مقرر وہ کام کرتا ہے اپنے حق میں یعنی وہ
برائی اسی پر پھر آتی ہر راہ سے خدا تعالی سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنیوالا
فائدہ یعنی لوگ اسی کی حمایت نکریں اور بیگناہ پر تہمت نہ دہریں کسواسطے
کہ خدا تعالے جانتا ہے اور یہی فرماتا ہے کہ ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں ا
وَمَنْ یَّكْسِبْ خَطِیْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ بَرِیْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا
اور جو کوئی کرے تقصیر انجانی سے یا کرے گناہ جان کر پھر لگاوے وہ گناہ بے تقصیر کو
پھر ایسے کام کرنیوالوں نے مقرر اٹھایا گناہ اور بہتان صریح یعنے دو گناہ اس کے

ع ۱۸ ۱۴

ومتہ ہوے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ اور نہو تا فضل خدا تعالیٰ کا اور بخشش اسکی تو البتہ قصد کیا ہی تھا ایک قوم نے اُن میں سے جو بہکا دیوین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف کے حکم سے اور نہ بہکاوین وہ مگر اپنے تئین آپ اور تیرا کچھہ نہ بگاڑ سکتے جو تو خدا تعالیٰ کی پناہ مین ہے وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا اور اُتاری ہے خدا تعالیٰ نے تجھ پر کتاب یعنی قرآن اور سمجھ کی بات اور سکھایا ہے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بات جو تو نجانتا تھا آپ سے اور ہے خدا تعالیٰ کا فضل تجھ پر بہت بڑا لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ نہین ہین اچھے اُن کے مشورے جو کرتے ہین مگر جو کوئی کہ خیرات کرنے کو یا نیک بات جیسے کسی کا حق ادا کرنا یا صلح کر دینی لوگون مین اور جھگڑا مٹانا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اور جو کوئی کرے ایسے کام خدا تعالیٰ کی خوشی کے واسطے تو ہم جلد دیوینگے ہم اُسکو بڑا ثواب ✣

فائدہ منافق لوگ حضرت سے کان مین باتین کرتے تاکہ لوگون مین اپنا اعتبار ٹھہراوین اور مجلس مین بیٹھ کر آپس مین کان مین باتین کرتے کسی کا عیب کسی کا گلہ اُسکو اللہ صاحب نے فرمایا کہ ان کی مشورت اکثر بے خیر ہے صاف بات کو حاجت نہین چھپانے کی مگر کچھہ اُس مین دغا ملی ہے اور چھپاوے تو خیرات کو تاکہ لینے والا شرمندہ نہو یا مسئلہ دین کی غلطی بتانے کو تا نادان خجل نہوں ـ یا لڑائیون مین صلح کرانے کو کہ بخشنے والا جوش مین صلح نہین مانتا اول آپس مین ٹھہرائے پھر اُسکو سنائے وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اور جو کوئی مخالفت کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے اسکے جو کھل چکی اُس پر سیدھی راہ یعنی جب اُسے تحقیق ہو چکی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ درست ہے اور حکم سچ ہے بعد اس تحقیق کے مخالفت کرے اور چلے سوائے مسلمانوں کے

ڈالا اور چلیں مسلمانوں کا چھوڑ دے تو چھوڑیں ہم اسکو اسی طرف جو راہ پکڑی
اس نے اور ڈالیں ہم اسے دوزخ میں اور بری جگہ ہے دوزخ جارہنے کو
إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۔ تحقیق ہے کہ خدا تعالی نہیں بخشتا وہ کہ شریک
ٹھیرائے خدا تعالی کا اور بخشتا ہے جو سوائے شرک کے ہے جسے چاہتا ہے
اور جو کوئی شریک ٹھیراوے خدا تعالی کا پھر مقرر بھولا راہ بھولنا دور دراز کا
اور وہ شریک کرنے والا إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا ۚ وَإِنْ يَدْعُونَ
إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ۔ نہیں پکارتے سوائے خدا تعالی کے مگر عورتوں کو اور نہیں
پکارتے مگر شیطان تکبر کرنے والے حکم نہ ماننے والے کو یعنے سوائے خدا تعالی
کے شرک شیطانوں کو اور کسی عورتوں کو پوجتے ہیں نام بتوں کا عورتوں کا سا
جیسے لات اور عزی اور اسی طرح لَعَنَهُ اللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ
نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۔ لعنت کی شیطان پر خدا تعالی نے یعنی نکال دیا شیطان کو
اپنی رحمت سے اور کہا شیطان نے البتہ لونگا مال تیرے بندوں سے
حصہ ٹھیرایا ہوا ✦ **فائدہ** یعنی تیرے بندے اپنے مال میں میرا حصہ
ٹھیرا رکھیں گے جیسے دستور ہے نکالتے ہیں بتوں کی نیاز کرتے تھے یا حصہ
مقرر یہ کہ ہزاروں کو بہکا کر یا ان ان کا کھو کر اپنے ساتھ دوزخ میں لیجاونگا
جیسے کہ شیطان کہتا ہے کہ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ
الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۔ اور البتہ گمراہ کروں گا میں تیرے بندوں کو
اور آرزو میں ڈالوں گا اور امیدیں دوں گا ان کو اور سکھاؤں گا میں ان کو
چیریں کان چوپاؤں کی اور سکھاؤں گا میں پھر وہ بدلیں گے صورتیں بنائی
ہوئیں خدا تعالی کی وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا
مُبِينًا ۔ اور جو کوئی پکڑے شیطان کو دوست خدا تعالی کو چھوڑ کر پھر مقرر اس نے
نقصان کیا نقصان کرنا صریحا ✦ **فائدہ** کافروں کا دستور تھا جو گائے یا
بکری کا بچہ بت کے نام کا کرکے اس کے کان چیر دیتے یا نشانی اس کے کان
میں ڈال دیتے اور صورت بدلنا یہ کہ جیسے خوجہ کرنا اور بدن کو گود کر نقش بنانا

اور سیلا داغ دینا پانچون کے سرون پر چوٹیان رکھنی بت کے نام کی سلمانونکو
ان کامون سے بچنا ضرور ہے اپنے بزرگون سے یہ معاملہ نکرے کافر بھی جنسے کرتے تھے بزرگ
تھے جانکر کرتے تھے يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا وعدہ
دیتا ہے ان کو شیطان جھوٹا اور آرزو مین ڈالتا ہے اُن کو اور جو وعدہ
دیتا ہے شیطان اُن کو سو نرا فریب ہے اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ
عَنْهَا مَحِيْصًا ۔ وہ لوگ جو تابع شیطان کے ہین اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور
نپاوین گے وہان سے بھاگ جانے کی جگہہ جو نکل جاوین دوزخ سے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور
کام اچھے کیے اُن کو داخل کرین گے ہم باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین ہمیشہ
رہین گے وہ اُن باغون مین کبھی نہ نکلین گے وہ وہان سے وعدہ ہے خدا تعالیٰ کا
سچا اور کون ہے بہت سچا خدا تعالیٰ سے بات مین اور وعدے مین ۞

فائدہ یہودی اور نصرانی اور مسلمان بعضے آپس مین بحث کرتے تھے اور ہر ایک
کہتا تھا کہ ہم ہی بہشت مین جاوین گے تب یہ آیت اُتری لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ
اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا
نہ تمہاری آرزو پر ہے مسلمانو نہ کتاب والون کی آرزو پر وعدہ ثواب کا ہے
جو کوئی برا کام کرے گا اُس کام کی سزا پاوے گا اور نپاوے گا خدا تعالیٰ کے سوا
کوئی حمایتی اور کوئی مددگار جو چھٹاوے عذاب سے ۞

فائدہ کتاب والون کو یعنی یہودیون اور نصرانیون کو یہ گمان تھا کہ ہم ہی
خاص بندے ہین کہ گناہون مین پکڑے نہین جانے کے ہمارے پیغمبر حمایت
کرکے ہمین عذاب سے چھڑالیوین گے اور احمق مسلمان بھی اپنے دل مین
یہی سمجھتے تھے سو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی برا کام کرے گا ویسی سزا پاویگا
کسی کی حمایت کام نہ آوے گی خدا تعالیٰ کے عذاب کے وقت خدا تعالیٰ
اپنے فضل سے چھوڑدے تو ہی چھوٹے دنیا کی مصیبت اور بیماری مین آدمی دھیان کرلیوے
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ اور جو کوئی کام کرے اچھے مرد ہو یا عورت ہو پر چاہیے
کہ ایمان رکھتا ہو پھر وہ لوگ داخل ہوں گے بہشت میں اور ان کا حق ضائع نہوگا
تل بھر بھی وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا ۝ اور کون ہے بہت اچھا دین میں اس شخص سے جس نے مستعد رکھا ہیا
خدا تعالیٰ کے حکم پر اور وہ نیک کام کرتا ہے دل لگا کر اور پیروی کرتا ہے
حضرت ابراہیم کے دین پر سوا ابراہیم علیہ السلام سب دینوں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ
کی رضا میں چلا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ اور پکڑا خدا تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو
دوست اپنا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝ ۱۸ ع ۱۱ ۱۵
اور خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور ہے خدا تعالیٰ
سب چیز کا گھیرنے والا یعنے سب چیز پر قدرت رکھتا ہے وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا
كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا
لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝
اور رخصت مانگتے ہیں مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ حق نکاح
کرنے عورتوں کے تو کہہ اُن کے جواب میں کہ خدا تعالیٰ رخصت دیتا ہے تمکو
عورتوں کے نکاح کے حق میں اور وہ جو پڑھ سناتے ہیں تمکو قرآن شریف میں
بیچ حق یتیم عورتوں کے وہ یتیم عورتیں جو نہیں دیتے تم اُن کو حق اُن کا جو مقرر کیا
ہوا ہے اور چاہتے ہو جو اُن کو نکاح میں لاؤ اپنی اور بے بس غریب لڑکوں کے
حق میں جو ان کا ورثہ نہیں دیتے تم اور وہ کہ قائم رہو واسطے یتیموں کے کام پر
انصاف سے اور وہ جو کرتے ہو اور کرو گے یتیموں اور بچوں کے حق میں سو
خدا تعالیٰ کو سب ذرہ ذرہ معلوم ہے ❊
فائدہ اس سورہ کے اول میں تقید فرمایا ہے یتیموں کے حق میں کہ جس
لڑکی کا والی نہو مگر چچا کا بیٹا اگر جانے کہ میں اس کا حق ادا نکر سکوں گا تو
آپ اس سے نکاح نکرے کسو اور سے اس کا نکاح کر دیوے جو اس کا آپ
حمایتی رہے تو مسلمانوں نے ایسی عورتوں سے نکاح کرنا موقوف کیا تھا

پھر دیکھا کہ بعضی جگہ لڑکی کے حق میں بہتر ہے کہ اپنا والی ہی آپ سے نکاح میں لاوے جو
وہ اس کی جی سے خاطرداری کرے گا غیروں سے نکرے گا تب مسلمانوں نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت مانگی تب یہ آیت اتری اور رخصت ملی اور
فرمایا کہ وہ جو قرآن شریف میں اول سے سنا تمنے سو اسو اسطے ہے جو ان کا حق
پورا ادا نکر سکو اور یتیم کے حق ادا کرنے کی تاکید ہے پھر اگر بھلائی کیا چاہو ان سے
تو رخصت ہے نکاح کر والے سے وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ
اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ
اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کی لڑائی اور غصہ سے یا روٹھ جانے
اور بیزار ہونے سے پھر کچھ گناہ نہیں ان دونوں پر وہ کہ آپس میں صلح کر لیویں
کسی طرح اور صلح بہت اچھی ہے اور سامنے دلوں کے حاضر اور موجود ہے بخیلی
اور حرص ۞ **فائدہ** اگر عورت مرد کا دل اپنے سے پھرا دیکھے تو اسے
خوشی کرنے کو کچھ حق میں سے چھوڑ دیوے تو روا ہے اور حرص آدمی کی ہر وقت
پاس ہے مال کی کفایت سے البتہ خوش ہوتا ہے کچھ پھر سے بخش کر خوش کرے
وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور اگر نیکی کرو اور پرہیز
کرو لڑنے سے اور بدسلوکی کرنے سے آپس میں تو پھر خدا تعالی جانتا ہے مقرر
ان چیزوں کو جو تم کرتے ہو کوئی کام اس سے چھپا ہوا نہیں وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ
تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ
وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہرگز نہ سکو گے تم وہ کہ برابر
حق ادا کرو عورتوں کا روزمرہ کے خرچ میں اور صحبت کرنے میں اور اگرچہ
اسکا شوق کرو پھر نہ سکو گے پھر تم تمام پھر نہ جاؤ کہ پھر ڈال رکھو ایک عورت کو
درمیان میں لٹکتے گرفتار جو نہ نکاح میں ہو نہ طلاق دی ہوئی ہو اور اگر سنوارتے
رہو اور پرہیزگاری کرتے رہو ستانے سے یا عورت کو آزردہ رکھنے سے تو
خدا تعالی بخشنے والا مہربان ہے ۞ **فائدہ** یعنی اگر کسی نکاحوں میں ایک کو
زیادہ جی چاہے تو لازم ہے کہ تا مقدور حق ادا کرنے میں قصور نکرے بعد اسکے
خدا تعالی بخشنے والا ہے اور درمیان لٹکتے گرفتار یہ کہ نہ آپ اسکو آرام سے رکھے

چھوڑ دیوے جو اور کسو سے نکاح کرلے وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ط
وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا اور اگر دونوں جدا ہو جاویں تو خدا تعالیٰ ہر ایک کو محفوظ کریگا
اپنی کشایش سے اور گنجائش سے اور ہے خدا تعالیٰ کشائش اور فراخی بخشنے والا
مضبوط کام کرنے والا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ اور خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں
میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور مقرر فرمایا ہے ہمنے اُن لوگوں کو جنکو کتاب دی ہے
تمسے پہلے اور تمکو بھی فرمایا ہے وہ کہ ڈرتے رہو خدا تعالیٰ سے اور نافرمانی نکرو اس کی
وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا
اور اگر نمانو گے حکم خدا تعالیٰ کا تو پھر مقرر خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں
اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور ہے خدا تعالیٰ بے پرواہ سب خوبیوں سے تعریف کیا ہوا
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور خدا تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ
کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور بس ہے خدا تعالیٰ کام بنانے والا
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا
اگر چاہے خدا تعالیٰ لیجاوے تمکو دنیا سے یعنی فنا کرے اور دوں کو لے آوے
یعنی پیدا کرے اور خلقت تمہاری عوض جو فرمانبرداری کریں اور ہے خدا تعالیٰ
اس کام پر قدرت رکھنے والا مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا جو کوئی چاہے ثواب دنیا کا پھر خدا تعالیٰ کے
پاس ہے ثواب دنیا کا اور آخرت کا اور ہے خدا تعالیٰ جو دیکھتا ہے سبکے کام
اور سنتا ہے سب کی باتیں یعنی اگر سب مسلمان ملکر شرع پر قائم رہو تو خدا تعالیٰ
دنیا بھی دیوے اور آخرت بھی دیوے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ
شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى
بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو قائم رہو مضبوط درست انصاف پر گواہی دینے میں
خدا تعالیٰ کے واسطے اور اگرچہ ہو تمہارے ہی اوپر حق کسی کا یا تمہاری ماں باپ
یا کسی نزدیکی کنبے والے پر اگر ہووے صاحب جمعیت یا محتاج ہو پھر خدا تعالیٰ اُن کا

خیر خواہ ہے تمسے زیادہ پہر تابعداری نکرو تم دل کی آرزو اور خواہش کی اس بات
مین چاہیئے کہ سب کو برابر سمجھو گواہی کے وقت اور اگر تم زبان پہیروگے سچی
گواہی دینے سے یا منھہ پھیر جاؤگے گواہی کے وقت تو پہر بیشک خدا تعالی
واقف ہے اُن سب کامون سے جو تم کرتے ہو کچھہ اُس سے چھپا ہوا نہین ہے
فائدہ یعنی گواہی دینے مین دولتمندون کی خاطر نکرو اور محتاج پر ترس نکہاؤ
اور ناتے نزدیک پر دہیان نکرو حق بات ہو سو کہو اور اگر سچ کہو پر زبان داب
جو سننے والا شبہ مین پڑے یا تمام قصہ نکہو کچھہ رکھہ جاؤ تب بہی گناہ مین داخل ہو
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ
اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یقین دل سے خدا تعالی پر اور
اُس کے بہیجے ہوئے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُس کتاب پر ایمان لاؤ جو اُتاری ہے
خدا تعالی نے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُس کتاب پر جو اُتری ہے
قرآن شریف سے پہلے اور جو کوئی نمانے گا اور یقین نلاوے گا خدا تعالی پر اور اُس کے
فرشتون پر اور اُس کی اُتاری ہوئی کتابون پر اور اُس کے بہیجے ہوئے پیغمبرون پر
اور آخر کے دن پر جو قیامت ہے پہر تحقیق وہ شخص یقین نہ لانے والا بہولا سیدہی راہ
بہولنا دور دراز کا ۞ **فائدہ** ایمان لانے والے فرمایا ہے اُن کو جو ظاہر مین
مسلمان ہوئے اُن کو تقید ہے کہ جب تک دل سے یقین نلاوین اِن چیزون کا
تو خدا تعالی کے نزدیک وہ مسلمان ہی نہین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ
كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝ بیشک
وہ لوگ جو ایمان لائے پہر کافر ہوگئے پہر ایمان لائے پہر کافر ہوئے تیسری بار
پہر زیادہ کیا کفر کو اُن لوگون کو خدا تعالی بخشنے والا نہین اور نہ اُن کو دیوے گا
راہ نجات کی جو عذاب سے چھوٹین ۞ **فائدہ** یعنی اگر ظاہر مین مسلمان ہوئے
اور دل سے بہٹکتے رہے اور آخر کو بے یقین مرے کافر کے برابر ہین اُن کو
بخشش نہین اور ظاہر کی مسلمانی وہان کچھہ کام نہ آوے گی بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ خوشی سنادے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون کو

وکدان کے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا جو کبھی اس سے خلاصی نپاوینگے الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وہ لوگ جو پکڑتے ہین کافرون کو دوست مسلمانون کو چھوڑکر اسے کیا ڈھونڈھتے ہین ان کے پاس بیٹھنے سے عزت سو عزت خدا تعالے کے واسطے ہے ساری جو کوئی خدا تعالی کا حکم بجا لاویگا اس کو عزت ملے گی وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا اور تحقیق خدا تعالی نے بھیجا تم پر حکم قرآن شریف مین اے مسلمانو وہ کہ جب سنو تم آیت خدا تعالی کی اور حکم قرآن شریف مین جو مشرک انکار لاوے اس آیت پر اور ہنسی مزاح کرے اس پر تو پھر مت بیٹھو ان سے مل کر جب تک کہ دریافت کرین اور شروع کرین اور کوئی بات سوائے ہنسی اور مزاح اور انکار کے نہین تو تم بھی اسوقت ان کے برابر ہو بیشک خدا تعالی اکٹھا کریگا منافقون کو اور کافرون کو دوزخ مین سب کو باہم قیامت کو ❊ فائدہ جو شخص کہ ایک مجلس مین اپنے دین پر طعنہ اور عیب سنے اور پھر انہین مین بیٹھا سنا کرے اگرچہ آپ نہ کہے وہی منافق ہے الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وہ لوگ جو لگ رہے ہین تاک مین تمہاری اور راہ دیکھتے ہین کہ پھر اگر فتح ہو تمہاری خدا تعالی کے فضل سے تو کہین کیا ہم نہ تھے ساتھ ہمین بھی حصہ لوٹ کا دو اور اگر ہووے کافرون کا حصہ لڑائی مین یعنی وہ غالب آوین تو کہین وہ کافرون کو کیا نہ ہمنے تھام رکھا تھا تم پر سے مسلمانون کو اور غالب نہ ہونے دیا مسلمانون کو تم پر اور ہمنے بچا دیا تمکو مسلمانون سے ہمارا حصہ لاؤ لوٹ مین سے فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ پھر خدا تعالی حکم کریگا تم مین قیامت کے دن اور ہرگز نہ دیگا خدا تعالی کافرون کو اوپر مسلمانون کے راہ غلبہ کی کسی طرح سے فائدہ ہر شخص جو ایسا ہو کہ کافرون اور مسلمانون دونون سے اپنی غرض کی دوستی رکھے وہی

منافق ہیں سے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا
كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا البتہ مقرر منافق فریب کرتے ہیں
ساتھ اللہ تعالی سے یعنی خدا تعالی کے دوستوں سے دغا بازی کرتے ہیں اور خدا تعالی
انکو اس فریب کی جزا دیوے گا جسوقت کہ کھڑے ہوتے ہیں نماز پڑھنے کو تو
اٹھتے ہیں سستی اور کاہلی سے لوگوں کے دکھلانے کو اور نہیں یاد کرتے خدا تعالی کو
مگر تھوڑا سا بھی لوگوں کے سامنے مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا حیران اور لٹکے ہوئے ہیں بیچ کفر اور اسلام کے نہ کافروں
کی طرف ہیں اور نہ مسلمانوں کی طرف ہیں اور جسکو گمراہ کرے خدا تعالی پھر تو نہ پاوے
اس کے واسطے کوئی راہ نجات کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا اے گروہ لوگو جو
ایمان لائے ہو مت پکڑو کافروں کو دوست سوائے مسلمانوں کے اے کیا چاہتے ہو
کافروں کے دوست ہو کر وہ کہ بناؤ تم واسطے خدا تعالی کے اوپر اپنے عذاب
ہونے کے الزام اور دلیل صریح یعنی خدا تعالی اس دلیل سے تم پر عذاب کرے
جو دوست ہو تم کافروں کے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ
تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا بیشک منافق سب سے نیچے کی تہ میں رہیں گے آگ کی اور
نہ پاوے گا تو ان کے واسطے کوئی مددگار جو نکالے وہاں سے یا عذاب کم کروا دے
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا مگر وہ لوگ
جنہوں نے توبہ کی نفاق سے اور بنایا اپنے آپ کو خالص مسلمان اور جنگل مضبوط
پکڑا ساتھ دین خدا تعالی کے اور ستھرا اور پاکیزہ کیا اپنے دین کو خدا تعالی کے واسطے
پھر وہ لوگ نیک مسلمان ہیں ساتھ ایمان لانے والوں کے دین دنیا میں اور جلدی دیگا خدا تعالی
مومنوں کو بڑا ثواب آخرت میں سوان توبہ کرنیوالوں کو بھی اور مومنوں کے ساتھ ثواب ملیگا مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ
اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا کیا کرے گا خدا تعالی تمکو عذاب
کر کے اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ اور ہے خدا تعالی شکر کا ثواب دینے والا
سب کچھ جاننے والا

* * * * * * * * * * * * *

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا عَلِيمًا خدا تعالیٰ کو خوش نہیں آتا کسی کی بری بات کو پکار کر کہنا اور کسی کا عیب ظاہر کرنا مگر وہ شخص جس پر کسی نے ظلم کیا ہو سو اپنا حال ظاہر کرے اور ہے خدا تعالیٰ سب کی بات سننے والا سب کا حال جاننے والا ؏

فائدہ اگر کسی میں عیب دین کا یا دنیا کا معلوم کرے تو مشہور نہ کرے کہ واسطے کہ خدا تعالیٰ واقف ہے سب چیز سے ہر کسی کو موافق اس کے جزا دیوے گا اسی کو غیبت کہتے ہیں پر مظلوم کو رخصت جو ظالم کا ظلم بیان کرے ایسی ہی کسی طرح کی غیبت روا ہے ۔ یہ حکم یہاں شاید اس پر فرمایا کہ منافق کا نام مشہور نہ کریں جیسے حضرت نے مشہور نہیں کیا اس میں اس کا دل زیادہ بگڑتا ہے سمجھ نصیحت کرتے منافق آپ سمجھیگا اس میں شاید ہدایت پاوے إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا اگر تم کھلی بھلائی کرو کسی طرح کی یا چھپا کر کرو اسے یا معاف کرو اور بخشدو برائی کسو کی پھر بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا بڑا زبردست ہے

فائدہ اس آیت میں مظلوم کو رغبت دیتی ہے صبر کرنے میں اور بخشنے میں کہ خدا تعالیٰ جو زبردست مقدور والا ہے عذاب کرنے پر سو لوگ گناہ بخشتا ہے تم بھی لوگوں کی تقصیریں بخشدو إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا وہ لوگ جو کافر ہیں اور منکر ہوتے ہیں خدا تعالیٰ سے اور اسکے پیغمبروں سے اور چاہتے ہیں کہ جدائی ڈالیں اور تفاوت کریں بیچ خدا تعالیٰ کے اور اسکے پیغمبروں کی اور کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اور مانا ہمنے بعضے پیغمبر کو اور نہ مانا بعضے کو اور چاہتے ہیں کہ ایک اور نئی پکڑیں اسکے بیچ میں راہ یعنی ایک نیا مذہب نکالیں کفر اور اسلام کے بیچ میں سو بغیر شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدا تعالیٰ کی راہ پانی مشکل ہے أُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝ وہ لوگ جو کفر اور اسلام کے بیچ میں راہ نکالا چاہتے ہیں وہی اصل کافر ہیں اور تیار کیا ہے ہمنے کافروں کے واسطے عذاب خوار کرنیوالا وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ أُولٰئِكَ سَوْفَ

يُؤْتِيهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا تعالیٰ پر اور اس کے
پیغمبروں پر اور تفاوت نہیں کرتے کسی ایک پیغمبر میں بھی ان میں سے سب پیغمبروں پر ایمان
لائے وہ قوم اصل مومن ہیں جلد دیوے گا خدا تعالیٰ ان کو ثواب ان کا اور ہے خدا تعالیٰ
بخشنے والا مہربان اپنے بندوں پر ۝ **فائدہ** یہاں سے آگے ذکر یہودیوں کا ہے جو
کئی سردار یہودیوں کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو سچ
پیغمبر ہے تو ایک کتاب آسمان سے لا جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے
تب یہ آیت اتری يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا
مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ مانگتے ہیں
تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی وہ کہ اتار لاوے تو ان پر ایک کتاب آسمان سے
ایکبارگی مانند توریت کے سو تحقیق مانگ چکے ہیں موسیٰ علیہ السلام سے بڑی چیز اس سوال سے
جو پھر کہا یہودیوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہ دکھلا ہم کو خدا تعالیٰ کو آشکارا پھر پکڑا ان کو کڑک والی
تجلی نے سبب ان کے ظلم کے جو انہوں نے ایسا سوال کیا ۝ **فائدہ** اس تجلی سے
سب مر گئے پھر خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے انہیں زندہ کیا ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ پھر پکڑا بچھڑے کو
خدا کر کے پیچھے اسکے جو آ چکی تھیں ان پاس نشانیاں خدا تعالیٰ کی طرف سے یعنی معجزے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے دیکھ چکے تھے پھر بخشا ہم نے اور معاف کیا سبب توبہ کے اور دیا ہم نے
موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ صریح تھا جو اس بچھڑے کو مار ڈالا اور خاک کیا وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ
بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ
وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ اور اٹھایا ہم نے ان پر پہاڑ واسطے قول لینے کے ان سے
اور کہا ہم نے ان کو کہ داخل ہو دروازے میں شہر کے سجدہ کرتے ہوئے اور کہا ہم نے ان کو کہ
زیادتی نہ کرو اور حکم سے باہر نہ جاؤ ہفتے کے دن میں اور لیا ہم نے ان سے قول مضبوط ۝
فائدہ حکم تھا یہودیوں کو جو ہفتے کے دن شکار مچھلی کا نہ کریں سو اتفاق ایسا ہوتا
جو سب دنوں سے زیادہ ہفتے ہی کے دن مچھلیاں دریا میں بہت نظر آتیں یہودیوں نے
دریا کے پاس حوض بنائے جو ہفتے کے دن دریا سے مچھلیاں حوضوں میں آتیں تو بند کر رکھتے
پھر دو شنبہ کو شکار کرتے یہ کام فریب کا ہے اور حکم سے باہر جانا ہفتے کے دن کا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ

وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ
عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ پھر ان کے قول توڑنے کی اور کافر ہونے کے سبب جو خدا تعالیٰ
کی آیتوں سے منکر ہوئے تھے اور نبیوں کے ناحق قتل کرنے کے سبب اور ان کی باتوں
کے سبب جو کہا انہوں نے کہ ہمارا دل غلاف میں ہے تیری بات نہیں سمجھتے بلکہ مہر ہے
خدا تعالیٰ کی ان کے دلوں پر ان کے کافر ہونے کے سبب سو ایمان نہیں لائے مگر تھوڑے
سے لوگ یعنی کئی شخص یہودیوں سے ایمان لائے وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ
بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۔ اور ان کے کافر ہونے کے سبب اور ان کی بات کے سبب جو حضرت مریم
پر طوفان بولے وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ اور ان کے
کہنے کے سبب جو کہا کہ ہم نے مار ڈالا عیسیٰ مریم کے بیٹے کو وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ
وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۔ اور نہیں مار ڈالا عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے اور نہ سولی پر چڑھایا انہوں نے
ان کو لیکن وہی صورت بن گئی تھی ان کے سردار کے آگے وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ اور بیشک وہ لوگ جو کئی باتیں
نکالیں ہیں اس احوال میں شک میں پڑے ہیں کچھ انہیں اسکی اصل کی خبر نہیں مگر
اٹکل پر چلتے ہیں وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۔ اور نہیں مار ڈالا یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو
بیشک بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔ بلکہ اٹھا لیا عیسیٰ علیہ السلام کو
خدا تعالیٰ نے اپنی طرف اور ہے خدا تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا ۔

فائدہ یہودی کہتے تھے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالا سو وہ جھوٹے ہیں
ہرگز نہیں انہیں مار ڈالا خدا تعالیٰ نے ایک صورت یہودیوں کو بنا دی سے اس صورت کو
انہوں نے سولی پر چڑھا دیا اور نصاریٰ بھی اول سے یہی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کو یہی مار ڈالا
وہ زندہ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مارا تھا پر تین روز میں زندہ ہو کر بدن سے آسمان پر گئے
اور بعضے کہتے ہیں کہ بدن کو مارا اور روح ان کی خدا تعالیٰ کے پاس گئی ہر طرح یہ بات ٹھیک
اور ثابت نہیں ہوئی سو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ اسکی صورت کو مارا اور ان کے پکڑنے
کے وقت نصاریٰ سب سرک گئے تھے اور یہودی بھی نہ پہنچے تھے اس آن کی خبر
نہ یہودیوں کو اور نہ نصاریٰ کو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۔ اور جتنے فرقے ہیں کتاب والوں کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ایمان لاوینگے انکی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا اُن کا بتانے والا + **فائدہ** یعنی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں چوتھے آسمان پر جب یہودیوں میں دجال پیدا ہوگا
تب اِس جہان میں آن کر اُسے مارینگے اور یہود و نصاری سب اُن پر ایمان لاوینگے کہ موئے نہ تھے
زندہ تھے فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا پھر سبب گناہوں یہودیوں کے حرام کیں ہمنے اُن پر کتنی پاکیزہ چیزیں جو حلال تھیں
اُن پر اور سبب اسکے جو اٹکتے تھے خدا تعالیٰ کی راہ سے بہت + **فائدہ** یعنی اوپر اول
انکے گناہ اور شرارتوں کی تفصیل کرکے بیان فرمایا کہ نہایت گناہ پر دلیر تھے اسواسطے اُنپر شریعت
سخت کی تو سرکشی ٹوٹی وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ
وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۔ اور انکے بیاج لینے کے سبب اُسپر کہ انکو بیاج لینے سے منع
ہو چکا تھا اور سبب مال کھانے لوگوں کے جو ناحق کھاتے تھے لوگوں کا مال اور تیار کر رکھا ہم نے کافروں کے
واسطے عذاب دکھ دینے والا لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۔ لیکن جو ثابت اور مضبوط ہیں علم میں
بنی اسرائیل کی قوم سے اور صاحب ایمان ہیں سو یقین لاتے ہیں قرآن پر جو تجھ پر اترا ہے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور توریت انجیل پر یقین لاتے ہیں جو تجھسے پہلے اتری ہیں کتابیں اور ایمان
لائے نمازوں کے قائم رکھنے والوں پر اور دینے والے زکوٰۃ کے اور ایمان لانے والے خدا تعالیٰ پر
اور آخرت کے دن پر سو اُن لوگوں کو جلد دیوینگے ہم بڑا ثواب اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰي نُوْحٍ
وَّالنَّـبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى
وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۔ بیشک ہمنے وحی بھیجی تیری
طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہ وحی بھیجی ہمنے نوح نبی کی طرف اور طرف اور نبیوں کی جیسے حضرت ہود
اور صالح اور شعیب علیہم السلام کی طرف حضرت نوح کے بعد اور وحی بھیجی ہمنے طرف ابراہیم کے اور اسمعیل کے
اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور یعقوب کی اولاد کی اور طرف عیسیٰ کے اور ایوب کے اور یونس کے اور ہارون کے
اور سلیمان کے اور دی ہمنے داؤد کو کتاب زبور وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا
لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۔ اور کتنے پیغمبر جنکا احوال سنایا ہمنے تجھکو اس قرآن میں پہلے اس سے جو مذکور
ہوا اور کتنے پیغمبر جو انکا احوال نہیں سنایا تجھکو وہ بہت ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کیں بغیر تعلیم کی

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

اور کئی پیغمبر خوشی سنانیوالے ایمان لانیوالے کو اور ڈرانیوالے کافرون کو اور منافقون کو بھیجے بہتیرے تو نرہے
لوگون کو خدا تعالی پر جگہ الزام کے بعد پیغمبرون کے بھیجنے کے اور خدا تعالی زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا
فائدہ یعنی لوگون کو قیامت کے دن اس بات کہنے کی جگہ نہ رہے کہ ہمکو تیری مرضی اور غیر مرضی معلوم نہی
اگر جانتے ہم کہ اس راہ اور اس دین مین تیری خوشی ہے تو ہم وہی کرتے سو اسواسطے پیغمبرون کو معجزے دیکر بہیجا
تو دراستے سمجھین کہ خدا تعالی کی خوشی ہے اور بندون کی نجات ہے وہ راہ بتاویں ۔ **فائدہ** قریش کے
سرداروں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمنے علمائے یہود سے پوچھا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو
دعوی پیغمبری کا کرتا ہے کچھ تمہاری کتاب مین بہی لکہا ہے اور انہون نے جواب دیا کہ ہم آپ نہین پہچانتے اور ذکر انکا
توریت مین نہین ۔ اتنے مین وہ علمائے یہود بہی آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہین قسم دیکر پوچھا کہ
سچ کہو وہ منکر ہوئے اور کہا ہم کچہ نشانی نہین پاتے تیرے پیغمبر ہونے پر تب یہ آیت اتری کہ یہ گواہی نہین دیتے ۔
لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَا اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
لیکن خدا تعالی گواہی دیتا ہے اسپر کہ بہیجا تجہے قرآن جو دلیل ہے بڑی تیری پیغمبری پر سو بہیجا قرآن کو ساتھ علم اپنے کے اور فرشتے
گواہ مین تیری پیغمبری پر اور بس ہے خدا تعالی گواہ ۔ **فائدہ** یعنی ہر پیغمبر کو وحی آتی رہی ہے کچہ نئی بات نہین پر اس
قرآن مین خدا تعالی نے اپنا خاص علم اتارا اور خدا تعالی اس حق کو ظاہر کردیویگا جسکہ یہ ظاہر ہوا کہ جسقدر ہدایت لوگون کو
اس پیغمبر سے ہوئی اور کسی سے نہین ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا
ضَلٰلًا بَعِيْدًا بیشک وہ لوگ جنہون نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچ نہ جانا اور پہیرا خدا تعالی کی راہ سے تحقیق وہ دور
سیدہی راہ گمراہ ہوئے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا
بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور ستم کیا جنہون نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ نہ جانا نہین خدا تعالی بخشنے کے لیے انکو اور نہ انکو راہ دکہا
سکتا ہی جو عذاب سے بچین اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا مگر راہ دوزخ
کی انکو دکہاویگا ہمیشہ رہینگے دوزخ مین اور یہ تہا خدا تعالی پر بہت آسان يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ
بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اے لوگو بیشک آیا تمہارے پاس بہیجا ہوا خدا تعالی کا ٹہیک اور سچی بات لیکر تمہارے پروردگار کے پاس سے پہر یقین لاؤ
اسپر جو بہت اچہا ہے تمکو یہ اور اگر نہ مانوگے تو پہر بیشک خدا تعالی کا ہے جو کچہ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور ہے خدا تعالی جاننے والا تمہارے سب
احوال کا اور مضبوط کام کرنیوالا يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اے یہود یو اور
نصرانیو زیادتی مت کرو اور حد سے نہ نکلو اپنے دین کی باتون مین اور مت کہو خدا تعالی پر سوا سچی بات کے اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ ۚ اَلْقٰہَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ ۡ مسیح جو ہی عیسیٰ بیٹا مریم کا ہی علیہما السلام بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہی اور اسکا کلام ہی جو ڈالدیا مریم کیطرف اور عیسیٰ علیہ السلام ہی روح خدا تعالیٰ کے پاس کی خاص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ ۚ پہر مانو خدا تعالیٰ کو بے شریک کبیرین اور فرزند اور یقین اُسکی پیغمبرین اور مت کہو کہ تین خدا ہین جو یہ بہت برا ہی اِنْتَہُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ۚ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ سُبْحٰنَہٗٓ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ ۘ باز آؤ اور چھوڑ دو اس بات کو جو یہ بہلائی ہی تمہارے واسطے مقرر خدا تعالیٰ ایک ہی معبود ہی سب کا پاک ہی بہت وہ اس سے اور نہین ہی لائق اُسکے جو اُسے اولاد ہو یا عورت ہو لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۧ اُسی کا مال ہی جو کچھ کہ ہی آسمانوں مین اور جو کچھ کہ ہی زمین مین اور بس ہی خدا تعالیٰ کام بنانیوالا

فائدہ یہ خطاب نصرانیونکی طرف ہی جو وہ کہتے ہین کہ خدا تین ہین ایک خدا دوسرے عیسیٰ تیسری مریم یہ ان تینونکو وہ خدا کہتے ہین سو خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ اس بات سے باز آؤ اور توبہ کرو اور لازم ہی کہ دین کی باتین مبالغہ نکرے اگر کسی شخص سے اعتقاد ہو تو اسکی تعریف مین حد سے نہ بڑہی جتنی بات تحقیق ہو اس سے زیادہ نکہو اور لائق نہین خدا تعالیٰ کی جو اُس سے بیٹا صلبی پیدا ہو تم اپنا سا قیاس خدا تعالیٰ پر کرو

لَنْ یَّسْتَنْکِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰہِ وَلَا الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیَسْتَکْبِرْ فَسَیَحْشُرُہُمْ اِلَیْہِ جَمِیْعًا ہرگز عیب اور عار نہین رکھتا مسیح علیہ السلام وہ کہ ہو وے بندہ خدا تعالیٰ کا اور نہ فرشتے نزدیکی عیب رکھتے ہین اُسکی بندگی سے اور جو کوئی عیب اور غیرت کہے اُسکی بندگی سے اور تکبری کرے سو خدا تعالیٰ جمع کریگا اُن سبکو اپنے پاس قیامت کے دن اور بدلہ لیویگا ہر ایک سے غرور اور تکبر کا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْہِمْ اُجُوْرَہُمْ وَیَزِیْدُہُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ۚ پہر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے انہونے نیک کام پہر پورا دیویگا خدا تعالیٰ انکو بدلہ انکے کامونکا اور زیادہ دیویگا ثواب انکو اپنے فضل سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْکَفُوْا وَاسْتَکْبَرُوْا فَیُعَذِّبُہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ اور اما پہر وہ لوگ جو عیب اور ننگ رکہتے ہین اور تکبری کرتے ہین خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری سے پہر عذاب کریگا خدا تعالیٰ انپر عذاب بڑا دکھ دینے والا وَّلَا یَجِدُوْنَ لَہُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۧ اور نپاوینگے اپنے واسطے سوا خدا تعالیٰ کے کوئی حمایتی اور نکوئی مدد کرنیوالا یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْہَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ۧ اے لوگو مقرر آئی تمہارے پاس حجت اور دلیل اور سند تمہارے پروردگار کے پاس سے اور اُتاری ہمنے روشنی یعنی قرآن شریف تمکو صاف فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ فَسَیُدْخِلُہُمْ فِیْ رَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَفَضْلٍ ۙ وَّیَہْدِیْہِمْ اِلَیْہِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۧ پہر وہ لوگ جو ایمان لائے خدا تعالیٰ پر اور پکڑا اسے ساتھ قرآن کے یعنی اسپر عمل کیا سو انکو داخل کریگا خدا تعالیٰ اپنی رحمت میں اور فضل مین اور راہ دکھاویگا انکو اپنی طرف سیدھی راہ یَسْتَفْتُوْنَکَ ؕ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ ؕ حکم چاہتے ہین اور پوچھتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلالہ کی میراث کا کلالہ اُسے کہتے ہین کہ جسکے بیٹا اور باپ نہو جو اُسکے وارث ہوتے ہین تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور

تمہاری دست گیری ... تو تم اور خدا تعالیٰ سب چیز و نسے واقف اور سب کچھ جانتا ہے **فائدہ** کلالہ کے معنے اوپر اور حقیقت یہان فرمایا اسکو جسکے وارث نہین باپ اور بیٹا نہین کہ اصل وارث یہی ہین تو اُسوقت سگے بہائی بہن کو بیٹا بیٹی کا حکم ہے اور اگر سگے نہین تو یہی حکم سوتیلونکا ہے اگر ایک بہن ہو تو آدہا اور دو بہن ہون تو

اطلاع

حضرات اہل ایمان
و عاشقان تفسیر کلام رحمان و
واعظان خوش الحان و صاحبان مطابع و سوداگران
ذی شان کو مژدہ صحت افزا و راحت فزا ہو کہ یہ تفسیر بے نظیر لاثانی
و قابل شنید مفید ہر برنا و پیر مصنفہ حضرت زبدۃ المحققین و عمدۃ المفسرین
جناب مولانا شاہ **عبد القادر** صاحب محدث خلف مولانا حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی۔ عالموں کو علامہ بناتی ہے اور جاہلوں کو علم سکھلاتی
ہے۔ ہر شخص حسب استعداد اس سے فیضیاب اور ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ زبان ایسی شستہ
اور صاف ہے کہ بچہ اور عورتوں کو بھی اس کی تلاوت میں تامل نہیں۔ خوبی یہ ہے کہ سخت سے سخت
مضامین کو سہل عبارت میں بیان کیا ہے۔ شکر ہے کہ بار اول ہاتھوں ہاتھ ہدیہ ہو گئیں۔ ✦✦✦
اب بار ثانی کا موقع نصیب ہوا۔ اور بصرف زر کثیر مطبع خادم الاسلام دہلی میں طبع ہوئی۔ اور
رجسٹری باقاعدہ کرائی گئی۔ کوئی صاحب بلا اجازت ہرگز قصد طبع نہ کریں۔ ہاں جس قدر نسخہ
مطلوب ہوں۔ عالم خاں صاحب حافظ محمد ابراہیم صاحب کوچہ ننواں متصل باغ سرکاری
زیر گنبد گھر یا منصرم مطبع خادم الاسلام دہلی گشتہ غلام محمد خاں بازار لال چاہ سے
نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل طلب فرماویں۔ تاجرانہ نرخ بذریعہ خط و کتابت طے
ہو سکتا ہے۔ قیمت کامل تفسیر بشرح مناسب للعبد ✦

المشتہر
منشی محمود مرزا خاں ترکمانی قادری منصرم
مطبع خادم الاسلام دہلی ✦

تفسیر موضح القرآن
بالکل تیار ہے